e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 62 Monday , December 02 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۶۲) لکھنؤ، بروز پیر ۲-دسمبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۲۹/جمادی الاول ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

موجودہ حالات میں معیشت کی ترقی کیلئے یکساں مواقع ضروری: راہل

نئی دہلی، 01 دسمبر (یو این آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کہا کہ ملک کی اقتصادی حالت مسلسل خراب ہوتی جا رہی ہے اور مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کی شرح نچلی ترین سطح پر آ گئی ہے۔ اس لیے سب کو یکساں مواقع دے کر معیشت کو ترقی دینے کی ضرورت ہے۔ یہاں پارٹی کی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا، ہندوستان کی جی ڈی پی کی شرح نمو دو سال میں سب سے کم 5.4 فیصد پر آ گئی ہے۔ بات واضح ہے- ہندوستانی معیشت اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ صرف چند ارب پتیوں کو اس کا فائدہ مل رہا ہو اور کسان، مزدور، متوسط طبقہ اور غریب مختلف معاشی مسائل سے نبرد آزما ہوں۔ انہوں نے اس صورتحال کو تشویشناک قرار دیتے ہوئے کہا، "خوردہ مہنگائی 14 ماہ کی بلند ترین سطح 21.6 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔

جے شاہ آئی سی سی چیئرمین کے عہدہ پر فائز

نئی دہلی۔ ہندوستانی کرکٹ کے لیے آج ایک بڑا دن ہے۔ آج یعنی 1 دسمبر سے بی سی سی آئی کے سابق سیکریٹری جے شاہ اب آئی سی سی کے نئے چیئرمین کے عہدے پر فائز ہونے جا رہے ہیں۔ رواں سال کے اگست ماہ میں جے شاہ کو متفقہ طور پر آئی سی سی کا نیا چیئرمین منتخب کر لیا گیا تھا۔ جے شاہ سے قبل اس عہدے پر گریگ بارکلے سال 2020 سے براجمان تھے۔ جے شاہ نے چارج سنبھالنے سے قبل ہی یہ اعلان کیا کہ سال 2028 لاس اینجلس اولمپکس میں کرکٹ کا کامیاب انعقاد اور خواتین کی کرکٹ کو فروغ دینا ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ جے شاہ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "میں چیئرمین کا عہدہ سنبھال کر فخر محسوس کر رہا ہوں، آئی سی سی کے سبھی ڈائریکٹرز اور بورڈ ممبران کے تعاون کے لیے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم 2028 لاس اینجلس اولمپکس کی جانب آگے بڑھ رہے ہیں اور یہ سفر کافی یادگار رہنے والا ہے۔

جوڈیشل انکوائری کمیٹی کا سنبھل دورہ، تشدد زدہ علاقہ کا کیا معائنہ

سنبھل کے حالات پر نگرانی، ٹیم نے مسجد کمیٹی سے بھی بات کی، عدالتی جانچ کمیشن کی 3 رکنی ٹیم دو ماہ میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی

سنبھل: سنبھل تشدد کی عدالتی تحقیقات کے لیے تشکیل دی گئی تین رکنی ٹیم آج سنبھل پہنچی۔ ٹیم کو دو ماہ میں اپنی رپورٹ پیش کرنی ہے۔ پولیس کی جانب سے سخت حفاظتی بندوبست کیے گئے ہیں۔ کمیٹی تشدد زدہ علاقوں کا جائزہ لے رہی ہے۔ 24 نومبر کو کورٹ کمشنر نے سنبھل کی شاہی جامع مسجد کو ہری ہر مندر ہونے کے دعوے کو لے کر ایک سروے کیا تھا۔ اس سروے کے دوران تشدد پھوٹ پڑا تھا۔ پتھراؤ، آتش زنی اور فائرنگ میں پانچ افراد کی موت ہو گئی تھی۔ جبکہ متعدد پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔ اس تشدد کے بعد پولیس نے بڑے پیمانے پر کارروائی کی۔ ٹیم نے پولیس انتظامیہ کے افسران کو پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیے ہیں۔ ٹیم نے مسجد کمیٹی سے بھی بات کی ہے۔

ایس پی ایم پی ضیاء الرحمن برق اور ایس پی ایم ایل اے اقبال محمود کے بیٹے سہیل اقبال سمیت کئی لوگوں کے خلاف سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے، جبکہ 2750 نامعلوم افراد کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ تشدد سے نمٹنے کے لیے کئی اضلاع سے پولیس فورس کو تعینات کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی اس معاملے پر سیاست بھی گرم ہو گئی ہے۔ اب حکومت نے جوڈیشل انکوائری کمیٹی بنا دی ہے۔ ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج دیویندر اروڑہ کی قیادت میں تین رکنی تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اس کمیٹی میں سابق آئی پی ایس اے کے جین اور امیت موہن پرساد بھی شامل ہیں۔ یہ کمیٹی دو ماہ میں تحقیقاتی رپورٹ حکومت کو فراہم کرے گی۔

کمیشن کے 4 نکات

- کیا تشدد کسی سازش کے تحت منصوبہ بند تھی؟
- کیا پولیس تحفظ کے انتظامات ٹھیک تھے؟
- کن وجوہات سے اور کن حالات میں تشدد ہوا، اس کی وجہ کیا تھی؟
- آگے مستقبل میں ایسے واقعات نہ ہوں اس کے لیے کیا اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔

اے بی پی لائیو کی خبر کے مطابق مراد آباد کے ڈویژنل کمشنر آنجنیئے کمار سنگھ نے اس سلسلے میں بتایا کمیشن کے دو رکن ہفتہ کو مراد آباد پہنچے۔ تیسرے رکن اتوار کو سنبھل جاتے وقت ان سے ملاقات کر کے اپنا تعاون دیں گے۔ آنجنیئے کمار سنگھ نے آگے کہا کہ جانچ کمیٹی اپنا کام کرے گی، وہ طے کرے گی کہ کیا کرنا ہے، ہمیں صرف ان کی مدد کرنی ہے۔ تحفظ کے انتظامات کیے گئے ہیں، جس مقام پر وہ جائیں گے وہاں سکیورٹی فورس تعینات کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد وہ آئندہ کا لائحہ عمل طے کریں گے۔ جانچ کمیٹی کے مطابق ہی انتظامات ہوں گے۔ سنبھل کے حالات پر نگرانی کی جا رہی ہے۔

ذرائع کے مطابق مراد آباد کے ڈویژنل کمشنر آنجنیئے کمار سنگھ نے اس سلسلے میں بتایا کمیشن کے دو رکن ہفتہ کو مراد آباد پہنچے۔ تیسرے رکن اتوار کو سنبھل جاتے وقت ان سے ملاقات کر کے اپنا تعاون دیں گے۔ آنجنیئے کمار سنگھ نے آگے کہا کہ جانچ کمیٹی اپنا کام کرے گی، وہ طے کرے گی کہ کیا کرنا ہے، ہمیں صرف ان کی مدد کرنی ہے۔ تحفظ کے انتظامات کیے گئے ہیں، جس مقام پر وہ جائیں گے وہاں سکیورٹی فورس تعینات کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد وہ آئندہ کا لائحہ عمل طے کریں گے۔ جانچ کمیٹی کے مطابق ہی انتظامات ہوں گے۔ سنبھل کے حالات پر نگرانی کی جا رہی ہے۔ یوپی کے ایڈیشنل سکریٹری (داخلہ) دیپک کمار کی طرف سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق سنبھل تشدد کے لیے تشکیل جانچ کمیشن کے چیئرمین الہ آباد ہائی کورٹ کے سبکدوش جج جسٹس دیویندر کمار اروڑہ ہیں۔ جبکہ دیگر اراکین میں سبکدوش آئی اے ایس افسر امت موہن پرساد اور سبکدوش آئی پی ایس افسر اروند کمار جین شامل ہیں۔ کمیشن کے چیئرمین ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج دیویندر اروڑہ نے سنبھل سے روانہ ہوتے ہوئے میڈیا کو بتایا کہ یہ تحقیقات دو ماہ تک جاری رہے گی۔ واقعے کی تہہ تک پہنچیں گے۔ اب کمیشن کی ٹیم نے واقعہ کے بارے میں ابتدائی معلومات حاصل کی ہیں اور جائے حادثہ کا معائنہ کیا ہے۔ تاکہ صورتحال کو سمجھا جا سکے۔ ابھی تک افسران اور عام لوگوں کے بیانات قلمبند کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر کارروائیاں بھی مکمل ہونا باقی ہیں۔ جس کی وجہ سے دو ماہ لگ جائیں گے۔

ریاست کو فسادات کی آگ میں جھونک رہی ہے بی جے پی: اکھلیش

ایس پی صدر اکھلیش یادو نے کہا کہ جن کی نیت امن کو خراب کرنا ہے ان کی ترقی نہیں ہو سکتی۔ بی جے پی کی سوچ ترقی مخالف ہے۔ بی جے پی سماج کو آپس میں لڑا کر سماجی ہم آہنگی کو خراب کر رہی ہے۔ اتر پردیش میں لوک سبھا انتخابات میں شکست کے بعد بی جے پی ریاست کو فسادات کی آگ میں جھونک رہی ہے۔ جاری کردہ بیان میں اکھلیش نے کہا کہ ملک اور ریاست میں دس سال تک اقتدار میں رہنے والی بی جے پی نے عوام کے مفاد میں کوئی کام نہیں کیا۔ مہنگائی، بے روزگاری اور کرپشن اپنے عروج پر ہے۔ ریاست میں لوٹ مار جاری ہے۔ لوگ بی جے پی کے خلاف ہیں۔ بڑھتے ہوئے عوامی غصے سے خوفزدہ بی جے پی آئین مخالف اور جمہوریت مخالف کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار کے اعلیٰ عہدوں پر فائز لوگ انتشار پسند عناصر کو پروان چڑھا رہے ہیں۔ آئین پر حلف اٹھانے کے بعد بھی وہ بلا امتیاز کام کر رہے ہیں۔ اپنی کرسی بچانے کے لیے وہ اتر پردیش اور ملک کے لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ ریاست میں ترقیاتی کام ٹھپ ہیں۔ نوجوانوں کو روزگار اور روزگار نہیں مل رہا۔ خواتین محفوظ نہیں ہیں۔ کسانوں کو کھاد اور بیج نہیں مل رہے۔ ایس پی صدر نے کہا کہ گنے کے کسانوں کو صحیح قیمت نہیں مل رہی ہے۔ دھان کی خریداری کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ کسان، نوجوان، غریب متوسط طبقہ مسائل میں الجھا ہوا ہے۔ بی جے پی حکومت مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے آئے روز نئی نئی سازشیں اور سازشیں رچ رہی ہے۔

دہلی اسمبلی انتخابات میں سہ رخی مقابلہ

عام آدمی پارٹی نے بھی تنہا چناؤ لڑنے کا کیا اعلان، سیاسی رسہ کشی کے درمیان اتحاد کے امکانات معدوم، کانگریس نے بھی کل اکیلے چناوی میدان میں اترنے کا اعلان کیا تھا

نئی دہلی: دہلی میں اگلے سال فروری میں ہونے والے اسمبلی انتخابات کی تیاریاں اب زور پکڑ چکی ہیں۔ حکمران عام آدمی پارٹی (عآپ)، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور کانگریس سبھی نے انتخابی میدان میں اترنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اس سیاسی رسہ کشی کے درمیان اتحاد کے امکانات معدوم ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے انتخابی معرکہ سہ رخی ہونے کا قوی امکان ہے۔ عام آدمی پارٹی نے واضح کر دیا ہے کہ وہ آئندہ اسمبلی انتخابات میں کسی پارٹی کے ساتھ اتحاد نہیں کرے گی۔ کیجریوال نے اس کا اعلان کیا ہے۔ عآپ ذرائع نے بتایا کہ پارٹی تمام 70 اسمبلی سیٹوں پر اپنے امیدوار کھڑے کرے گی۔ یہ فیصلہ عآپ کی انتخابی حکمت عملی کی نمائندگی کرتا ہے، جس میں وہ اپنے آزاد اور مضبوط ووٹ بینک کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔

دہلی کانگریس کے ریاستی صدر نے بھی 70 سیٹوں پر امیدوار کھڑے کرنے کی تیاریوں کا اعلان کیا ہے۔ اس سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ کانگریس بھی عام آدمی پارٹی کے خلاف پوری طاقت کے ساتھ انتخابی میدان میں اترے گی۔ دوسری جانب بی جے پی بھی اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کے لیے رابطے کرنے میں مصروف ہے، تاکہ مستقبل کے منصوبوں کو زمین پر لانے کی کوشش کی جا سکے۔ عام آدمی پارٹی نے حال ہی میں اپنے 11 امیدواروں کی فہرست جاری کی ہے، جس میں چھ لیڈروں کے نام شامل ہیں جنہوں نے حال ہی میں کانگریس یا بی جے پی چھوڑ کر عآپ میں شمولیت اختیار کی ہے۔ ان میں کچھ ایسے رہنما بھی ہیں جو پہلے بی جے پی کے ایم ایل اے رہ چکے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عآپ اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کے لیے اپنی پارٹی میں دیگر پارٹیوں کے لیڈروں کو شامل کر رہی ہے۔

اگرچہ عآپ نے دہلی اسمبلی انتخابات میں کسی سے بھی اتحاد سے انکار کر دیا ہے، ذرائع کا کہنا ہے کہ انڈیا بلاک اتحاد قومی سطح پر جاری رہے گا۔ پچھلے لوک سبھا انتخابات کے دوران، عآپ اور کانگریس نے دہلی اور ہریانہ میں اتحاد بنایا تھا، لیکن اس وقت دونوں پارٹیوں کو کامیابی نہیں ملی تھی۔ بی جے پی نے دہلی کی تمام سات سیٹوں پر کامیابی حاصل کی تھی، جب کہ عآپ اور کانگریس نے کچھ نہیں جیتا تھا۔

دہلی اور یوپی سمیت شمالی ہند کے کئی علاقوں میں ٹھنڈ میں اضافہ، پہاڑی ریاستوں میں برفباری شروع

نئی دہلی۔ راجدھانی دہلی، اتر پردیش سمیت پورے شمالی ہند کے کئی علاقوں میں ٹھنڈ بڑھنے لگی ہے۔ دہلی، اتر پردیش، ہریانہ، پنجاب، مدھیہ پردیش، راجستھان کے کئی شہروں اور گاؤں میں تیزی سے پارہ گر رہا ہے۔ صبح و شام میں ٹھنڈ کا خاصا احساس ہو رہا ہے۔ محکمہ موسمیات نے شمالی ہند میں آئندہ کچھ دنوں میں درجہ حرارت میں مزید کمی کا امکان بھی ظاہر کیا ہے۔ دراصل کشمیر اور ہماچل پردیش وغیرہ پہاڑی ریاستوں میں برفباری شروع ہو گئی ہے جس کی وجہ سے ٹھنڈ بڑھنے لگی ہے۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ اب صبح میں دھند اور ہلکا کہرا چھایا رہ سکتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 27 ڈگری اور کم سے کم 11 ڈگری رہنے کا امکان ہے۔ دہلی کے لودھی روڈ میں کم سے کم درجہ حرارت اس وقت سب سے کم 49 ڈگری رہا ہے۔ صفدر جنگ کے پاس صبح سات بجے حدنگاہ 600 میٹر اور آئی جی آئی ایئرپورٹ کے پاس صبح ساڑھے سات بجے کم سے کم حدنگاہ 800 میٹر درج کی گئی۔ جموں کشمیر کے اننت ناگ اور گلمرگ میں کافی برفباری ہوئی ہے۔

فینگل طوفان کا تمل ناڈو میں زبردست اثر

چنئی (ایجنسی) گردابی طوفان فینگل دستک دے چکا ہے۔ اس کا زبردست اثر تمل ناڈو اور پڈوچیری میں دیکھنے کو مل رہا ہے۔ ان ریاستوں میں اس وقت شدید بارش ہو رہی ہے۔ بارش کے سبب راجدھانی چنئی میں تو سیلاب جیسے حالات پیدا ہو گئے ہیں اور یہاں کے ہوائی اڈہ کو بھی بند کرنا پڑا ہے۔ طوفان کی وجہ سے ہوئی شدید بارش اور تیز ہواؤں نے لینڈ سلائڈ سے پہلے چنئی میں اُڑان اور ٹرین خدمات کو روک دیا ہے۔ اس طوفان کے سبب ایک شخص کی موت کی بھی اطلاع ہے۔ راجدھانی شہر میں کئی اسپتالوں اور گھروں میں پانی داخل ہو گیا ہے۔ تمل ناڈو کے کئی ضلعوں میں اسکول اور کالج بند کر دیئے گئے ہیں اور ہفتہ کو علاقے میں آنے والے طاقتور گردابی طوان سے پہلے سینکڑوں لوگ محفوظ پناہ گاہوں میں چلے گئے ہیں۔ وہیں مرکز کے زیر انتظام پڈوچیری میں نچلے علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو ہٹا دیا گیا ہے انتظامیہ نے باشندوں کو طوفان کے لیے تیار رہنے کے لیے آگاہ کرتے ہوئے ایس ایم ایس الرٹ بھیجا ہے۔ چنئی ہوائی اڈے پر پانی بھر جانے کے سبب کئی پروازیں رد ہونے سے سینکڑوں مسافر متاثر ہوئے ہیں۔ ہوائی اڈے پر آمد و رفت اتوار صبح 4 بجے تک کے لیے معطل کر دیئے گئے۔

موہن بھاگوت نے کی دو سے زائد بچے پیدا کرنے کی وکالت

کم از کم تین بچے ہونے چاہیے، آر ایس ایس کے سربراہ بیان پر سیاست گرمائی، کانگریس اور اویسی سمیت اپوزیشن نے اٹھائے سوال

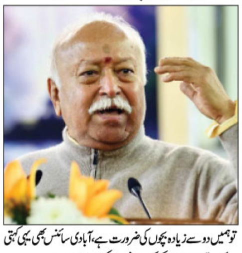

نئی دہلی: (ایجنسی) راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایک) کے سربراہ موہن بھاگوت نے شرح پیدائش میں کمی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ معاشرے جن کی پیدائش کی شرح 2.1 سے کم ہوئی، وہ ختم ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ آبادی کے تناسب کو برقرار رکھنے کے لیے دو سے زائد بچوں کی ضرورت ہے۔ بھاگوت نے ایک پروگرام کے دوران کہا، "جدید آبادیاتی سائنس کے مطابق، اگر کسی معاشرے کی شرح تولید 2.1 سے نیچے چلی جائے تو وہ معاشرہ دنیا سے ختم ہو جاتا ہے، چاہے کوئی بحران نہ ہو۔ اس لیے ہمیں اپنی شرح تولید کو 2.1 سے کم ہونے سے روکنا ہوگا۔" بھاگوت نے زور دیا کہ ہندوستان کی موجودہ آبادیاتی پالیسی کے مطابق، شرح تولید کو 2.1 پر برقرار رکھنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا، اگر ہمیں 2.1 کی شرح تولید چاہیے تو ہر خاندان میں دو سے زیادہ بچے ہونے چاہئیں، بلکہ تین ہونا زیادہ بہتر ہے۔ یہ نہ صرف سماجی بقاء کے لیے ضروری ہے بلکہ سائنسی تحقیق بھی یہی کہتی ہے۔" بھاگوت نے کہا کہ ماضی میں بھی آر ایس ایس نے آبادی کے توازن پر زور دیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ غیر متوازن آبادی ہندوستانی جمہوریت کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔ بھاگوت نے آبادی کی پالیسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، ہمارے ملک کی آبادی کی پالیسی سال 1998 یا 2002 میں طے کی گئی تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ آبادی میں اضافے کی شرح 2.1 سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ اگر ہماری آبادی 2.1 ہے۔ اگر ہم ترقی کی شرح چاہتے ہیں تو ہمیں دو سے زیادہ بچوں کی ضرورت ہے، آبادی سائنس بھی یہی کہتی ہے کہ یہ تعداد اہم ہے کیونکہ معاشرے کی بقا ضروری ہے۔

تاہم موہن بھاگوت کے اس بیان پر اپوزیشن نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے رکن پارلیمنٹ اسدالدین اویسی نے بھی موہن بھاگوت کے بیان پر ردعمل ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا، بھاگوت جی کہتے ہیں کہ آبادی بڑھنی چاہیے، لیکن کیا وہ اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ بچوں کو کچھ فائدہ ملے؟ کیا وہ غریب خاندانوں کو ہر ماہ 1500 روپے دیں گے؟' اویسی نے یہ بھی کہا کہ بھاگوت کو اپنی برادری سے مثالیں دکھانی چاہئیں۔

سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے ترجمان فخر الحسن چاند نے کہا کہ جب بھی موہن بھاگوت کچھ دیر بولتے ہیں تو وہ بی جے پی کو بے چین کر دیتے ہیں، موہن بھاگوت نے کہا تھا کہ ہر مسجد میں مندر کیوں تلاش کرنا؟ تب بھی بی جے پی والے صرف مندر مسجد کی سیاست کرتے ہیں۔ اس پر ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ بی جے پی پورے ملک کی آبادی کو لے کر سیاست کر رہی ہے، ایس پی سمجھتی ہے کہ موہن بھاگوت کے بیان کے بعد اب بی جے پی کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ ایس پی کا نظریہ آر ایس ایس سے میل نہیں کھاتا لیکن اگر انہوں نے کچھ صحیح کہا ہے تو اسے درست کہنا غلط نہیں ہے۔

کانگریس لیڈر اور اپوزیشن لیڈر امنگ سنگھار نے بھی موہن بھاگوت کے بیان پر سوالات اٹھائے۔ موہن بھاگوت پر سوال اٹھاتے ہوئے کانگریس نے کہا، جو پہلے سے موجود ہیں انہیں نوکریاں دیں، نوکریاں نہیں ہیں، فصل کی زمین کم ہو رہی ہے۔ موہن بھاگوت چاہتے ہیں کہ 2 سے زیادہ بچے ہوں۔ ملک میں پہلے سے ہی بے روزگاری ہے۔ آج جو نوجوان ہیں انہیں نوکریاں نہیں مل رہیں، فصلیں کم ہو رہی ہیں جبکہ آبادی بڑھ رہی ہے۔ وہیں چین نے جہاں آبادی کم کی ہے، وہ آج سپر پاور بن چکا ہے۔ موہن بھاگوت چین سے سیکھنے کے قابل نہیں ہیں اور وہ ملک کو آبادی کے لحاظ سے طاقتور بنانا چاہتے ہیں۔ میرا ان کو مشورہ ہے کہ موہن بھاگوت، پی ایم مودی، یوپی کے سی ایم یوگی سب سے پہلے شروع کریں، اگر انہیں آبادی کی اتنی ہی فکر ہے تو خود سے شروع کریں۔

یوپی میں بجلی بل کیلئے او ٹی ایس اسکیم

15 دسمبر سے صارفین اٹھا سکیں گے فائدہ، رجسٹریشن کرانے کے ساتھ اصل بقایہ کا 30 فیصد جمع کرنا ہوگا

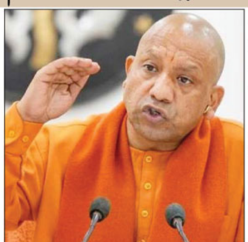

لکھنؤ۔ اتر پردیش میں بجلی صارفین کے لیے اچھی خبر ہے۔ یہاں کے بجلی بل بقایہ داروں کے لیے یکمشت نپٹان (او ٹی ایس) اسکیم 25-2024 کی شروعات 15 دسمبر سے ہو رہی ہے۔ یہ اسکیم 15 دسمبر سے 31 جنوری 2025 تک تین مرحلوں میں چلے گی۔ جو لوگ بھی اس کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں انہیں فائدہ کے لیے کارپوریشن کی ویب سائٹ پر اپنا رجسٹریشن کرانا ہوگا اور اصل بقایہ کا 30 فیصد جمع کرنا ہوگا، باقی بقایہ میں سرچارج میں چھوٹ ملے گی۔ رجسٹریشن کے وقت 30 ستمبر 2024 تک کے بجلی بلوں کے اصل بقایہ کا 30 فیصد جمع کرنا لازمی ہے۔ صارفین کو 30 ستمبر 2024 تک کے بقایہ بجلی بلوں کے سرچارج میں چھوٹ ملے گی۔ یہ اسکیم تین مرحلوں میں چلے گی، اس میں پہلا مرحلہ 15 دسمبر سے شروع ہو کر 31 دسمبر تک چلے گا جس میں 1 کلوواٹ وزن تک اور اصل بقایہ 5000 تک یکمشت جمع کرنے پر 100 فیصد چھوٹ ملے گی اور 10 قسطوں میں جمع کرنے پر تاخیر ادائیگی سرچارج میں 75 فیصد چھوٹ۔ وہیں 5000 سے زیادہ بقایہ پر 70 فیصد اور قسط میں 60 فیصد چھوٹ ملے گی۔ دوسرا مرحلہ یکم جنوری سے شروع ہو کر 15 جنوری تک چلے گا۔ اس میں 5000 تک یکمشت ادائیگی میں 80 فیصد چھوٹ، قسط میں 65 فیصد چھوٹ، 5000 سے زیادہ پر 60 فیصد چھوٹ اور قسط پر 50 فیصد چھوٹ ملے گی۔ اس کا تیسرا مرحلہ 16 جنوری سے شروع ہو کر 31 جنوری تک چلے گا۔ اس میں یکمشت جمع کرنے پر 70 فیصد چھوٹ، قسط میں جمع کرنے پر 55 فیصد چھوٹ، 5000 سے زیادہ بقایہ پر 50 فیصد اور قسط پر 40 فیصد چھوٹ ملے گی۔

ریاست کے بجلی صارفین کو بجلی بل کے سود اور سرچارج میں بڑی راحت دیتے ہوئے او ٹی ایس اسکیم نافذ کی گئی ہے۔ اس اسکیم کا فائدہ جن لوگوں کو ملے گا وہ ہیں گھریلو صارفین (ایل ایم وی-1)، کمرشیل (ایل ایم وی-2)، نجی ادارے (ایل ایم وی-4 بی)، صنعتی ادارے (ایل ایم وی-6) اور مستقل طور سے کنکشن کٹنے والے صارفین بھی اس کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ صارفین اس کا فائدہ لینے کے لیے ڈویژن، سب ڈویژن آفس، ودیوت سکھی، جن سیوا کیندر یا محکمہ کی ویب سائٹ www.uppcl.org سے اپنا رجسٹریشن کرا سکتے ہیں۔ اس میں رجسٹریشن کے لیے اپنا بل اور موبائل نمبر دینا ہوگا اور ادائیگی بھی انہی ذرائع سے کیا جا سکتا ہے۔ وہیں رجسٹریشن کے بعد جو صارفین ادائیگی نہیں کریں گے ان کو اس اسکیم کا فائدہ نہیں ملے گا اور ان کا سرچارج بھی بڑھا دیا جائے گا۔

مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ کے عہدے کیلئے فڑنویس کا نام طے، بی جے پی لیڈر کا دعویٰ

این سی پی اور شیو سینا سے نائب وزیر اعلیٰ، پانچ دسمبر کو حلف برداری

ممبئی: مہاراشٹر میں 23 نومبر کو اسمبلی انتخابات کے نتائج کے اعلان کے بعد، مہایوتی کی طرف سے ابھی تک وزیر اعلیٰ کے نام کا سرکاری طور پر اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ بی جے پی کے ایک سینئر لیڈر نے اتوار کو دعویٰ کیا کہ مہاراشٹر کے نئے وزیر اعلیٰ کے طور پر دیویندر فڑنویس کے نام کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر انہوں نے پی ٹی آئی کو بتایا کہ بی جے پی لیجسلیچر پارٹی کی میٹنگ 2 یا 3 دسمبر کو ہوگی۔ نئی مہایوتی حکومت کی حلف برداری تقریب 5 دسمبر کی شام کو جنوبی ممبئی کے آزاد میدان میں ہوگی اور وزیر اعظم نریندر مودی اس میں شرکت کریں گے۔ فڑنویس دو بار وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں۔ تاہم دوسری مدت چند دنوں کے لیے تھی۔ وہ سبکدوش ہونے والی ایکناتھ شندے کی قیادت والی حکومت میں نائب وزیر اعلیٰ تھے۔ این سی پی سربراہ اجیت پوار نے واضح کر دیا ہے کہ، وزیر اعلیٰ بی جے پی سے ہوگا اور حلیف پارٹیوں سے نائب وزیر اعلیٰ ہوں گے۔ این سی پی سربراہ اجیت پوار نے بھی واضح کیا ہے کہ، وزیر اعلیٰ بی جے پی سے ہی بنایا جائے گا۔ مہایوتی میں شامل دونوں حلیف پارٹیوں سے ایک ایک نائب وزیر اعلیٰ بنایا جائے گا۔ جب اجیت پوار سے حکومت کی تشکیل میں تاخیر سے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ، یہ پہلی بار نہیں ہوا ہے کہ تاخیر ہو رہی ہے، اگر آپ کو یاد ہو تو، 1999 میں حکومت کی تشکیل میں ایک مہینہ لگا تھا۔ واضح رہے مہاراشٹر اسمبلی کی مدت 26 نومبر کو ختم ہو چکی ہے۔ مہاراشٹر بی جے پی کے صدر چندر شیکھر باونکولے نے ہفتہ کو پہلے ایکس پر پھر بعد میں بیان جاری کرتے ہوئے حلف برداری تقریب کے انعقاد سے متعلق جانکاری دی۔ انہوں نے کہا، مہایوتی حکومت کی حلف برداری تقریب، ممبئی کے آزاد میدان میں، وزیر اعظم نریندر مودی کی موجودگی میں، 5 دسمبر 2024 کو منعقد ہوگی۔ مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کی قیادت میں حکمران مہایوتی اتحاد نے ایک بار پھر بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی ہے۔ مہایوتی میں بی جے پی، ایکناتھ شندے کی قیادت والی شیو سینا اور اجیت پوار کی این سی پی شامل ہے۔ بی جے پی 288 رکنی اسمبلی میں 132 سیٹیں جیت کر سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھری ہے۔ اس کی حلیف شیو سینا کو 57 اور این سی پی کو 41 سیٹیں ملی ہیں۔

تاج محل۔ لال قلعہ سب منہدم کر دو، کیونکہ انہیں مسلمانوں نے تعمیر کیا!

ملکارجن کھڑگے کا طنز، کانگریس سمیت تمام اپوزیشن نے وقف بل کی مخالفت کی ہے، کیونکہ یہ سیکولر اقدار اور اقلیتوں کے حقوق کے خلاف ہے

نئی دہلی۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے دہلی کے رام لیلا میدان پر آئین کے تحفظ کے حوالہ سے منعقدہ کانگریس کے عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آئین کو بچانے کے لیے تمام جماعتوں اور تنظیموں کو متحد ہو کر جدوجہد کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کے تحفظ کے بغیر عوام کی شراکت ممکن نہیں۔ انہوں نے تاریخی حوالوں کے ساتھ بتایا کہ برطانوی دور میں صرف امیر زمینداروں کو ووٹ کا حق حاصل تھا، لیکن پنڈت جواہر لال نہرو اور ڈاکٹر امبیڈکر نے مل کر بالغ رائے دہی کی بنیاد رکھی۔ ملکارجن کھڑگے نے طنزاً سوال کیا کہ کیا بالغ رائے دہی مودی نے دی؟ انہوں نے واضح کیا کہ یہ تمام حقوق آئین کی مرہون منت ہیں، جن کا تحفظ ہماری اولین ذمہ داری ہے۔ کانگریس صدر نے کہا کہ پچھلے 11 سالوں میں بی جے پی نے مسلسل آئین، آئینی اداروں اور جمہوریت کو کمزور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اپوزیشن کی آواز کو دبانے کی کوشش ہوئی۔ میڈیا پر پابندی لگائی گئی۔ بی جے پی کے لیڈران سر عام 400 پارلیمانی سیٹوں کی مانگ کرنے لگیں تاکہ وہ آئین کو بدل سکیں۔ ایسے ماحول میں راہل گاندھی نے کشمیر سے کنیا کماری پھر منی پور سے ممبئی تک کی یاترا نکالی۔ ان یاتراؤں نے عوام کے ایشوز کو کانگریس پارٹی کا ایشو بنایا۔ اس ملک کا ایشو بنایا اور آج آپ سب یہاں اس تاریخی رام لیلا میدان میں اکٹھا ہوئے ہیں کیونکہ یہ ایشو آج بھی ختم نہیں ہوئے۔ سنبھل کے معاملے پر کانگریس صدر نے کہا کہ بی جے پی کا کہنا ہے کہ وہاں پہلے مندر تھا اب مسجد ہے۔ مسجد کے نیچے مندر ہے۔ موہن بھاگوت نے 2022 میں کہا تھا ہر مسجد میں شیولنگ ڈھونڈنے کا کام نہ کریں۔ آپ کے (بی جے پی) کے لوگ ایسا بولتے ہیں پھر بھی آپ یہ کرتے ہیں۔ 1947 سے قبل کے مذہبی مقامات کو جوں کا توں برقرار رکھنے کے لیے سال 1991 میں قانون بنایا گیا تھا۔ یہ لوگ اس کو بھی نہیں مان رہے ہیں۔ قانون بھی آپ بناتے ہو اور توڑتے بھی آپ ہو۔ تاج محل مسلمانوں نے بنایا ہے اس کو بھی جا کر توڑو۔ لال قلعہ مسلمانوں نے بنایا وہ بھی توڑ دو۔ حیدرآباد میں قلعہ ہے وہ بھی توڑ دو۔ سب کچھ ایسے ہی ختم کر دیں گے کیا ہم لوگ۔ ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ "میں بھی ہندو ہوں میرا نام ملکارجن ہے۔ میں سیکولر رہنے کی وجہ سے چاہتا ہوں ایک ہو کر چلو۔ وقف بل کا کانگریس کے ساتھ ساتھ تمام اپوزیشن پارٹیوں نے مخالفت کی ہے۔ یہ لوگ ملک کو توڑنے کا کام کر رہے ہیں۔ یہ لوگ ایسے ہی کرتے رہیں گے تو پھر ایک بار ملک غلامی میں چلا جائے گا۔ ہم سب مل کر انصاف کے لیے لڑیں گے۔

تلنگانہ: انکاونٹر میں 7 ماؤنواز ہلاک

حیدرآباد یکم دسمبر (یو این آئی) تلنگانہ کے ضلع مُلگ میں پیش آئے انکاونٹر میں 7 ماؤنواز ہلاک ہو گئے۔ یہ انکاونٹر اتوار کو ضلع کے ایٹرنگرم منڈل کے چلپاکا جنگلات میں پیش آیا۔ مہلوکین میں ماؤسٹ ایلندو۔ نرسم پیٹ ایریا کمیٹی کا کمانڈر بدرو عرف پاپنا بھی شامل ہے۔ پولیس نے تصادم کی جگہ سے آتشیں اسلحہ برآمد کر لیا۔ انکاونٹر میں گرے ہاؤنڈز اور مقامی پولیس نے حصہ لیا۔ پولیس کے مطابق، اینٹی ماؤسٹ اسکواڈ کے ساتھ مل کر، تلنگانہ گرے ہاؤنڈس نے جنگل میں مشترکہ تلاشی آپریشن انجام دیا۔ سکیورٹی فورسس کا سامنا کرنے پر ماؤنوازوں نے مبینہ طور پر فائرنگ کی، جس سے پولیس جوابی کارروائی کرنے پر مجبور ہو گئی۔ فائرنگ کے تبادلے میں سات ماؤنواز ہلاک ہو گئے۔ مہلوکین کی شناخت نرسم پیٹ ایریا کمیٹی کا کمانڈر بدرو عرف پاپنا کے علاوہ ایگولاپو ملیا عرف مادھو، دیول عرف کرونا کر، جئے سنگھ، کشور، اور کامیش کے طور پر کی گئی ہے۔

غزہ: اسرائیلی بمباری میں 100 فلسطینی شہید؛ متعدد زخمی

حملوں میں 'غزہ سوپ کچن' کے شریک بانی اور شیف محمد المدھون بھی ہوئے شہید

غزہ (ایجنسی) شمالی غزہ میں جبالیہ پناہ گزین کیمپ پر اسرائیلی فضائی حملے میں کم از کم 40 فلسطینیوں شہید ہو گئے۔ ہفتے کے روز اسرائیلی حملوں میں ہلاکتوں کی تعداد کم از کم 100 تک پہنچ گئی۔ جس عمارت کو نشانہ بنایا گیا وہ بے گھر فلسطینیوں کی رہائش تھی اور ہلاک ہونے والے 40 افراد میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے۔ اس حملے کے بعد بڑی تعداد میں لوگ ملبے کے نیچے دبے ہوئے ہیں، لیکن ایمبولینس اور ایمرجنسی ورکرز کی کمی کی وجہ سے انہیں بچانا مشکل ہے۔ واضح رہے اسرائیلی فورسز نے چھ اکتوبر سے جبالیہ، بیت لاہیا اور بیت حانون کا محاصرہ کر رکھا ہے اور شہری دفاع کے عملے کو علاقے میں کام کرنے سے روک دیا ہے۔ اس کے علاوہ ہفتے کے روز غزہ کی پٹی میں ایک کار پر اسرائیلی فضائی حملے میں ورلڈ سینٹرل کچن کے ملازمین سمیت پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ چیریٹی نے اس معاملے میں تشویش کا اظہار کیا ہے۔ دوسری جانب، اسرائیلی فوج کا دعویٰ ہے کہ ورلڈ سینٹرل کچن کے ایک کارکن کو اس لیے نشانہ بنایا گیا کیونکہ وہ 7 اکتوبر 2023 کو اسرائیل پر ہوئے حماس کے حملے میں شامل تھا۔ ورلڈ سینٹرل کچن نے اسرائیلی جارحیت کے بعد غزہ میں آپریشن روکنے کا اعلان کیا ہے۔ اس سال کے شروع میں ورلڈ سینٹرل کچن نے ایک اسرائیلی حملے میں اس کے سات کارکنوں کی ہلاکت کے بعد کام معطل کر دیا تھا۔ ہفتے کے روز اسرائیل نے جنوبی غزہ کے خان یونس میں امداد کے منتظر لوگوں اور امدادی کارکنوں کو لے جانے والی گاڑی کو نشانہ بنایا۔ اسرائیلی فوج کے اس فضائی حملے میں کم از کم 17 افراد جاں بحق ہو گئے۔ دوسری جانب، حماس کا ایک وفد غزہ میں جنگ بندی اور قیدیوں کے تبادلے کی تجاویز پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے قاہرہ پہنچا ہے، جب کہ اسرائیلی اسیران کے اہل خانہ نے تل ابیب میں احتجاج کیا ہے۔ وہ اپنے رشتہ داروں کی رہائی کو یقینی بنانے کے لیے معاہدے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ وہیں، امریکہ کا کہنا ہے کہ اگر حماس قیدیوں کو رہا کرتی ہے تو اس کے دوسری دن جنگ ختم ہو سکتی ہے۔ وائٹ ہاؤس کی قومی سلامتی کونسل کے ترجمان شان سیویٹ نے کہا کہ، ایک معاہدہ ابھی میز پر ہے، حماس کا ایک وفد جنگ بندی اور قیدیوں کے تبادلے کی تجاویز پر بات کرنے کے لیے قاہرہ پہنچا ہے۔ ہفتے کے روز حماس نے اسرائیلی نژاد امریکی یرغمال ایڈن الیگزینڈر کی ویڈیو جاری کی۔ اس میں الیگزینڈر نے 420 دنوں تک قید رہنے کا حوالہ دیا اور وزیر اعظم بنجمن نتن یاہو کی جانب سے یرغمالیوں کی واپسی کے لیے پانچ ملین ڈالر کی حالیہ پیشکش کا ذکر کیا۔ الیگزینڈر نے کہا، وزیر اعظم کو اپنے سپاہیوں اور شہریوں کی حفاظت کرنی چاہیے اور آپ نے ہمیں چھوڑ دیا۔ غزہ میں 14 مہینوں سے جاری اسرائیلی جارحیت میں 44,000 سے زیادہ فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں، مقامی صحت کے حکام کے مطابق، مرنے والوں میں نصف سے زیادہ خواتین اور بچے تھے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق اسرائیلی فوج نے آج غزہ کے جبالیہ اور نصیرات کیمپ میں مسلسل بمباری جاری رکھی۔ اسرائیلی فوج کی جبالیہ کیمپ پر بمباری میں 42 جب کہ نصیرات کیمپ میں 10 کے قریب فلسطینی پناہ گزین شہید ہوئے۔ جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ ادھر خان یونس کے علاقے میں اسرائیلی فوج نے ایک امریکی این جی او کی گاڑی پر بمباری کی جس میں 5 افراد جاں بحق ہو گئے۔ غزہ پر 7 اکتوبر سے جاری بمباری میں شہید ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 44 ہزار 400 سے زائد ہو گئی جب کہ زخمیوں کی تعداد ایک لاکھ 5 ہزار سے تجاوز کر گئی۔ اسرائیلی جارحیت میں شہید اور زخمی ہونے والوں میں نصف تعداد خواتین اور بچوں کی ہے جب کہ 10 لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہو گئے۔

یہ عظیم فتح ہے، دفاع کا حق نہیں چھوڑا: حزبِ اللہ چیف

فلسطین کی غیر متزلزل حمایت جاری رہے گی

بیروت (ایجنسی) حزب اللہ کے رہنما نعیم قاسم نے 'مزاحمت کی عظیم فتح' کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ان کے گروپ نے حزب اللہ کو ختم کرنے اور مزاحمت کو کمزور کرنے کی اسرائیل کی کوششوں کو ناکام بنا دیا" ہم جیت گئے کیونکہ ہم نے دشمن کو حزب اللہ اور مزاحمت کو ختم کرنے سے روکا۔" قاسم نے بدھ کی صبح اسرائیل کے ساتھ جنگ بندی کے نفاذ کے بعد اپنی پہلی ٹیلی ویژن تقریر میں یہ دعویٰ کیا۔ 64 دن پہلے شروع ہونے والے اسرائیلی زمینی حملے کا تذکرہ کرتے ہوئے، قاسم نے تسلیم کیا کہ ابتدائی حملوں نے حزب اللہ کے اندر تقریباً دس دن تک الجھن پیدا کر دی تھی۔ تاہم، گروپ نے تیزی سے خود کو منظم کیا، اپنی طاقت دوبارہ حاصل کی، اور اپنے کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم کو مضبوط کیا، بالآخر اسرائیل کے ہوم فرنٹ پر حملے شروع کر دیے۔ قاسم نے حزب اللہ اور اسرائیل کے درمیان تنازعہ کا حوالہ دیتے ہوئے جو کہ اقوام متحدہ کی ثالثی میں ہونے والی جنگ بندی کے ساتھ ختم ہوا تھا، اس نتیجے کو "اسرائیلی دشمن کے خلاف مزاحمت کے لیے ایک عظیم فتح، بلکہ جولائی 2006 کی جنگ کی فتح سے بھی زیادہ" قرار دیا۔ جنگ بندی کے معاہدے پر، قاسم نے واضح کیا کہ یہ "معاہدہ کوئی نیا معاہدہ نہیں ہے، بلکہ اقوام متحدہ کی قرارداد 1701 کو نافذ کرنے کا فریم ورک ہے"۔ انہوں نے معاہدے پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے حزب اللہ اور لبنانی فوج کے درمیان ہم آہنگی پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ "فوج لبنان کے اندر اور اس کی سرحدوں کے ساتھ سیکورٹی کی نگرانی کرے گی، جبکہ مزاحمت مضبوط ہے اور اپنے دفاع کا حق برقرار رکھے گی"۔ قاسم نے فلسطین کے لیے حزب اللہ کی غیر متزلزل حمایت کی بھی تصدیق کی، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ یہ عزم مختلف ذرائع سے جاری رہے گا۔

تکفیری مزاحمتی گروہوں کے سامنے کچھ نہیں کر پائیں گے: سید عباس عراقچی

تہران (ایجنسی) وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے جزیرہ کیش میں منعقدہ یوم بحریہ کی تقریب میں کہا: ایک سفارت کار کی حیثیت سے میں ایران کی فوجی، عوامی، ثقافتی اور تاریخی طاقت پر بھروسہ کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ہم شہداء کے راستے کو جاری رکھیں گے۔ وزیر خارجہ نے خطے کی پر آشوب صورتحال کا ذکر کرتے ہوئے کہا: ہمیں خطے میں نئی سازشوں کا سامنا ہے جن میں سے ایک تکفیری طاقتیں ہیں۔ حالیہ سرگرمیوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دہشت گرد امریکہ کی ایماء پر آگے بڑھ رہی ہیں۔ سید عباس عراقچی نے مزید کہا: ان گروہوں اور ان کے حامیوں کو جان لینا چاہیے کہ وہ مزاحمتی فرنٹ اور ان قوتوں کے خلاف کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے جو اپنے ملک و علاقے کی عزت و سلامتی کے لیے لڑ رہی ہیں۔ گزشتہ برسوں میں یہ ثابت ہو چکا ہے اور ان کی نئی کوششیں بھی کامیاب نہیں ہوں گے اور ہم ان کی ناکامی کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں گے تاہم موجودہ حالات سے یہ ضرور ثابت ہوا کہ امریکہ، صیہونی حکومت اور تکفیری گروہ ایک ہی مقصد کے حامل ہیں اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔

ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے وفادار کاش پٹیل کو ایف بی آئی کا سربراہ نامزد کر دیا

واشنگٹن (ایجنسی) نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے وفادار کاش پٹیل کو فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن (ایف بی آئی) کا سربراہ بنانے کا ارادہ ظاہر کر دیا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے ایف بی آئی کے ناقد اور نام نہاد حکومتی 'ڈیپ اسٹیٹ' کے حوالے سے متنازع خیالات کے حوالے سے شہرت رکھنے والے پینٹاگون کے سابق مشیر کی نامزدگی کا اعلان کا ہفتے اپنے ٹرتھ سوشل نیٹ ورک پر ایک پوسٹ میں کیا، جس مطلب ہے کہ ایف بی آئی کے موجودہ سربراہ عہدے پر برقرار نہیں رہیں گے۔ ایف بی آئی کے موجودہ سربراہ کرسٹوفر رے کو 2017 میں 10 سال کے لیے عہدہ سونپا گیا تھا، اس کا مطلب ہے کہ انہیں استعفیٰ دینا ہوگا یا انہیں برطرف کیا جائے گا۔ کرسٹوفر رے کی سربراہی میں ایف بی آئی نے ڈونلڈ ٹرمپ کے خلاف تحقیقات کی تھی جس کی وجہ سے ان کی برہمی میں اضافہ ہوا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے ٹرتھ سوشل پر لکھا کہ 'کاش ایک ہونہار وکیل، تفتیش کار اور 'پہلے امریکا' کے جنگجو ہیں جنہوں نے اپنا کیریئر بدعنوانی کو بے نقاب کرنے، انصاف کے دفاع اور امریکی عوام کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے صرف کیا ہے۔ بھارتی تارکین وطن والدین کے بیٹے کاش پٹیل نے ڈونلڈ ٹرمپ کی پہلی مدت کے دوران اعلیٰ سطح کے کئی عہدوں پر خدمات انجام دیں جن میں مشیر قومی سلامتی اور قائم مقام وزیر دفاع کے چیف آف اسٹاف کے طور پر بھی خدمات انجام دینا شامل ہیں۔ ٹرمپ نے کہا کہ کاش نے اپنی پہلی مدت کے دوران ایک ناقابل یقین کام کیا، انہوں نے مزید کہا کہ نامزد امیدوار "امریکہ میں بڑھتے ہوئے جرائم کی وبا کو ختم کرنے، تارکین وطن جرائم پیشہ گروہوں کو ختم کرنے اور سرحد پار انسانی اور منشیات کی اسمگلنگ کی لعنت کو روکنے کے لئے کام کریں گے۔ ٹرمپ نے اپنے پہلے دور حکومت میں ایف بی آئی کے سابق ڈائریکٹر جیمز کومی کو برطرف کرنے کے بعد قائم مقام ڈائریکٹر کی جگہ کرسٹوفر رے کو ٹیم میں شامل کیا تھا۔ جیمز کومی نے صدر ٹرمپ کے روس کے ساتھ وسیع تعلقات کی ایف بی آئی کی تحقیقات پر ناراضی کا اظہار کیا تھا۔ کرسٹوفر رے کی سربراہی میں ایف بی آئی نے خود ڈونلڈ ٹرمپ کے خلاف تحقیقات کیں اور 2022 میں ان کی مارلاگو اسٹیٹ کی تلاشی لی جس میں غیر قانونی طور پر انتہائی خفیہ دستاویزات رکھی گئی تھیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ طویل عرصے سے بیورو کی تحقیقات کا مذاق اڑاتے رہے ہیں، جس میں ان کے سیکڑوں حامیوں کے بارے میں تحقیقات بھی شامل ہیں جنہوں نے 6 جنوری، 2021 کو یو ایس کیپیٹل پر پر تشدد حملہ کیا تھا۔ خیال رہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ جنوری میں صدارت کا منصب سنبھالیں گے، اس سے قبل انہوں نے اپنے وفادار ساتھیوں پر مشتمل کابینہ تشکیل دے دی ہے جس میں کئی ایسے افراد شامل ہیں جنہیں ناتجربہ کاری کی وجہ سے تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ ان کی کابینہ میں ارب پتی کاروباری شخصیت ایلون مسک کو بھی اہم ذمہ داری سونپی گئی ہے، وہ حکومتی کارکردگی کی مہم کی قیادت کریں گے۔ علاوہ ازیں، افغانستان اور عراق میں فوجی خدمات انجام دینے والے امریکی نشریاتی ادارے 'فاکس نیوز' کے میزبان پیٹ ہیگزتھ کو وزیر دفاع اور مائیکل والز کو قومی سلامتی کا مشیر نامزد کیا گیا ہے۔ نومنتخب امریکی صدر نے ورلڈ ریسلنگ انٹرٹینمنٹ (ڈبلیو ڈبلیو ای) کی سابق سربراہ لنڈا میک میہن کو محکمہ تعلیم کا سربراہ نامزد کیا ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ ماہ ہونے والے امریکی صدارتی انتخاب میں ڈونلڈ ٹرمپ نے 226 کے مقابلے 312 الیکٹورل ووٹس حاصل کر کے کامیابی حاصل کی تھی۔

اسرائیلی حملے میں ملازمین کی ہلاکت کے بعد فوڈ چیریٹی نے غزہ میں مہم کو روک دیا

لندن، یکم دسمبر (یو این آئی) چیریٹی ورلڈ سینٹرل کچن (ڈبلیو سی کے) نے کہا ہے کہ وہ غزہ میں اپنے عملے کو لے جانے والی ایک گاڑی کے اسرائیلی فضائی حملے کی زد میں آنے کے بعد اپنا کام معطل کر رہا ہے۔ بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق اسرائیل ڈیفنس فورسز (آئی ڈی ایف) نے کہا کہ حملے کا ہدف 7 اکتوبر کو اسرائیل پر ہونے والے حملوں میں ملوث تھا اور اس وقت ڈبلیو سی کے میں خدمات انجام دے رہا تھا۔ ڈبلیو سی کے نے کہا کہ اسے یہ بتاتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ عملے کو لے جانے والی ایک گاڑی کو ٹکر ماری گئی ہے اور وہ مزید معلومات مانگ رہا ہے، حالانکہ اس نے کار میں سوار کسی بھی شخص کا 7 اکتوبر کے حملوں سے منسلک ہونے کی معلومات سے انکار کیا ہے۔ فلسطین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی وفا نے اطلاع دی ہے کہ ہفتے کے روز جنوبی غزہ کے خان یونس میں ہونے والے حملے میں پانچ افراد مارے گئے، جن میں سے ڈبلیو سی کے کے تین ملازم تھے۔
ایجنسی نے کہا کہ ان میں غزہ میں ڈبلیو سی کے کچن کے ڈائریکٹر بھی شامل تھے۔ برٹش امدادی ادارے 'سیو دی چلڈرن' نے الگ سے کہا کہ اس کے عملے کے ایک رکن کو بھی ہفتہ کی دوپہر خان یونس ہلاک کر دیا گیا۔ چیریٹی نے بتایا کہ 39 سالہ احمد فیصل اسلام القادی اپنی اہلیہ اور تین سالہ بیٹی کے ساتھ مسجد سے گھر واپس آ رہے تھے تبھی ان کا قتل کر دیا گیا۔ سیو دی چلڈرن نے ایک بیان میں کہا، احمد، جو بہرا تھا، کو دوسروں کی مدد کرنے کے عزم، اپنی بیٹی پر فخر اور دوسروں کے دن روشن کرنے کی صلاحیت کے لیے یاد رکھا جائے گا۔"

ملیشیا اور تھائی لینڈ میں سیلاب سے 12 افراد ہلاک، ایک لاکھ سے زائد بے گھر

کوالالمپور (ملیشیا)، یکم دسمبر (یو این آئی) ملیشیا اور پڑوسی ملک تھائی لینڈ میں شدید بارشوں کی وجہ سے آنے والے زبردست سیلاب میں کم از کم 12 لوگوں کی موت ہو گئی ہے۔ افسران نے یہ معلومات فراہم کیں۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق شمالی ملیشیا میں 1 لاکھ 22 ہزار سے زائد افراد کو ان کے گھروں سے نکالا گیا ہے۔ جب کہ جنوبی تھائی لینڈ میں تقریباً 13 ہزار دیگر افراد بھی بے گھر ہو چکے ہیں۔ خدشہ ہے کہ تعداد بڑھ سکتی ہے، کیونکہ شدید بارش اور طوفان کی وارننگ جاری ہے۔ پھنسے ہوئے رہائشیوں کو بچانے کے لئے ایمرجنسی سروس کے اہلکاروں کو تعینات کیا گیا ہے اور پناہ فراہم کی جا رہی ہے۔ ہفتے کے شروع میں شروع ہونے والے سیلاب کی وجہ سے دونوں ممالک کے ہزاروں باشندوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ سوشل میڈیا اور مقامی خبروں پر آنے والی ویڈیوز میں کاریں اور گھر ڈوبے ہوئے نظر آ رہے ہیں اور لوگ کمر تک پانی میں دکھائی دے رہے ہیں۔ تھائی لینڈ کے سائتھنگ نوک ضلع میں فلمائی گئی ایک ویڈیو میں امدادی کارکن کو سیلاب سے گھرے گھر کی چھت سے ایک بچے کو باہر نکالتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ڈیزاسٹر حکام نے بتایا کہ سیلاب سے جنوبی تھائی لینڈ میں تقریباً 534000 گھر متاثر ہوئے ہیں اور سیلاب کے پانی سے طبی سہولیات کو نقصان سے بچانے سے روکنے کے لئے دو دو اسپتالوں کو بند کرنا پڑا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چھ صوبوں نے سیلاب کی وجہ سے آفات کا اعلان کر دیا ہے۔

برطانیہ، بیمار اور تکلیف میں مبتلا افراد کو زندگی کے خاتمے کا اختیار دینے کا بل پہلے مرحلے میں کامیاب

لندن (ایجنسی) یورپی ترقی یافتہ ملک برطانیہ میں شدید بیمار اور تکلیف میں مبتلا افراد کو اپنی زندگی کے خاتمے کا اختیار دینے کے حوالے سے پارلیمنٹ میں پیش کیے گئے بل کو پہلے مرحلے میں کامیابی مل گئی۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق برطانوی پارلیمنٹ میں لیبر رکن پارلیمنٹ کم لیڈ بیٹر نے برطانیہ میں شدید بیمار افراد کے لیے موت کا انتخاب کرنے سے متعلق بل پیش کیا۔ بل پر پارلیمنٹ کے 330 اراکین نے حق اور 275 نے مخالفت میں ووٹ دیا جب کہ حکومت موت کے انتخاب کے بل میں غیر جانبدار رہی اور اراکین نے اپنی مرضی سے ووٹ ڈالا۔ مجوزہ بل کے تحت موت کا انتخاب کرنے والے کی عمر 18 برس سے زائد ہونا چاہیے، اس پر کوئی دباؤ نہ ہو اور وہ اپنی مرضی سے یہ فیصلہ کرے۔ ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق اس کی بقیہ زندگی 6 ماہ تک ہونی چاہیے، اسے 2 مختلف گواہوں کی موجودگی میں ڈیکلریشن پر دستخط کرنا ہوں گے، اسے 2 ڈاکٹروں کو ایک ہفتہ کے وقفے سے موت کے انتخاب کے بارے میں مطمئن کرنا ہوگا اور اس کے بعد ہائی کورٹ کے جج سے اجازت حاصل کرنا ہوگی جس کے 14 دن بعد وہ موت کا انتخاب کر سکتا ہے، موت کے لیے ڈاکٹر اسے مواد فراہم کرے گا لیکن اس کا استعمال وہ خود کرے گا۔ بل میں یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ موت کے انتخاب کے لیے کون سی دوا استعمال کی جائے گی، کسی بیمار شخص کو موت کے انتخاب کے مجبور کرنے کی سزا 14 برس ہوگی۔ بتایا جاتا ہے کہ بل اب کمیٹی کی سطح پر جائے گا جہاں اراکین اس میں ترامیم کر سکیں گے، بل پارلیمنٹ اور ہاؤس آف لارڈز سے منظوری کے بعد ہی قانون بن سکے گا۔ واضح رہے کہ 2015 میں اس حوالے سے پیش کردہ بل کو اراکین نے بھاری اکثریت سے مسترد کر دیا تھا۔

جنگ بندی کی دھجیاں اڑیں، اسرائیلی ٹینک جنوبی لبنان میں داخل، حزب اللہ پر حملے

غزہ (ایجنسی) اسرائیلی فوج نے ہفتے کے روز اعلان کیا کہ اس نے دونوں فریقوں کے درمیان جنگ بندی کے چوتھے دن دھمکی آمیز سرگرمیوں کی نگرانی کرتے ہوئے لبنان میں حزب اللہ کے خلاف سلسلہ وار حملے کیے ہیں۔ ایک بیان میں اسرائیلی فوج نے چار الگ الگ واقعات کے بارے میں بتایا۔ بیان کے مطابق جنگی ذرائع کی نقل و حمل کی جا رہی تھی، ایک مقام پر میزائل پلیٹ فارم سے متعلق کام ہو رہا تھا۔ میزائل کی تیاری کے بنیادی ڈھانچے کے اندر کام کیا جا رہا تھا۔ ان مقامات پر حملے کیے گئے۔ کچھ حملے ایئر فورس کی طرف سے کیے گئے۔ قبل ازیں اسرائیلی فوج نے اعلان کیا تھا کہ اس نے شام اور لبنان کی سرحد کے قریب واقع ایسے فوجی انفراسٹرکچر مراکز پر حملہ کیا ہے جنہیں حزب اللہ ہتھیاروں کی سمگلنگ کے لیے استعمال کرتی تھی۔ فوج نے ایک بیان میں کہا یہ حملہ شام سے لبنان تک حزب اللہ کے ہتھیاروں کی سمگلنگ کی کارروائیوں کا پتہ لگانے کے بعد کیا گیا۔ یہ کارروائیاں جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسرائیل کی ریاست کے لیے خطرہ تھیں۔ مزید برآں اسرائیلی ٹینکوں نے جنگ بندی کی مدت کے دوران لبنان کے جنوب میں واقع قصبے عیترون کے علاقوں میں گھس کر ان علاقوں تک رسائی حاصل کر لی جہاں وہ جنگ کے دوران پہنچنے سے قاصر تھے۔ ایک اور تناظر میں لبنان کی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ ملک کے جنوب میں مجدل زون میں ایک کار کو نشانہ بنانے والے اسرائیلی حملے میں تین افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ زخمیوں میں ایک سات سالہ بچہ بھی شامل ہے۔ قومی خبر رساں ایجنسی کے مطابق ایک ڈرون نے صور ضلع کے قصبے مجدل زون کے قریب ایک کار کو نشانہ بنایا تھا۔ دشمن نے خیموں پر توپ خانے سے گولہ فائر کیا اور بھاری مشین گنوں کی آوازیں سنی گئیں۔ شہریوں نے بتایا کہ یہ حملہ ضلع کے قصبہ شکرا کے مضافات میں صبح کے وقت کیا گیا۔ اسرائیلی فوج نے ہفتے کے روز کہا کہ لبنانی باشندوں کو جنوب کے کئی دیہاتوں میں جانے سے منع کیا گیا ہے اور ان سے کہا گیا ہے کہ وہ علاقے کے تقریباً 62 دیہاتوں میں واپس نہ جائیں۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیلی فوج نے جنوبی لبنان میں شہریوں کی نقل و حرکت پر پابندی عائد کر دی ہے۔

سری لنکا نے آلو پر ٹیکس میں اضافہ کیا، پیاز پر ٹیکس کم کیا

کولمبو، 01 دسمبر (یو این آئی) سری لنکا نے آلو پر فوڈ امپورٹ ٹیکس بڑھا کر تقریباً 60 ہزار لنکائی روپے فی ٹن (تقریباً 205 امریکی ڈالر) کر دیا ہے، لیکن پیاز پر ٹیکس 40 ہزار روپے فی ٹن سے کم کر کے 10 ہزار روپے (تقریباً 34 ڈالر) کر دیا ہے۔۔ یہ اطلاع سرکاری گزٹ نوٹیفکیشن سے ملی ہے۔ اکانومی نیکسٹ کی رپورٹ کے مطابق ٹیکسز کا اطلاق کیم سے 31 دسمبر تک ہوگا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سری لنکا میں خوراک کا ٹیکس دنیا میں سب سے زیادہ ہے جس میں چاول پر 65 ہزار روپے فی ٹن (تقریباً 222 امریکی ڈالر، 292 روپے فی ٹن) شامل ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ناقدین کے مطابق سری لنکا میں غیر فعال کھیتی کو فروغ دینے اور بچوں کی غذائی قلت پر پروڈیوسروں کی حمایت کرنے کی ایک دیرینہ پالیسی رہی ہے، جبکہ کلکٹروں کا ایک نام نہاد مافیا بنایا گیا ہے۔ ڈبہ بند مچھلی کی طرح دودھ پر بھی بہت زیادہ ٹیکس لگایا جاتا ہے جو غریب گھرانوں میں فریج کے بغیر استعمال کیا جاتا ہے۔ سری لنکا مکئی پر بھی ٹیکس لگتا ہے اور درآمدی لائسنس دیتا ہے، جس سے بنیادی پروٹین جیسے انڈے اور چکن کے گوشت کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔

سری لنکا نے آلو پر ٹیکس میں اضافہ کیا، پیاز پر ٹیکس کم کیا

کولمبو، 01 دسمبر (یو این آئی) سری لنکا نے آلو پر فوڈ امپورٹ ٹیکس بڑھا کر تقریباً 60 ہزار لنکائی روپے فی ٹن (تقریباً 205 امریکی ڈالر) کر دیا ہے، لیکن پیاز پر ٹیکس 40 ہزار روپے فی ٹن سے کم کر کے 10 ہزار روپے (تقریباً 34 ڈالر) کر دیا ہے۔۔ یہ اطلاع سرکاری گزٹ نوٹیفکیشن سے ملی ہے۔ اکانومی نیکسٹ کی رپورٹ کے مطابق ٹیکسز کا اطلاق کیم سے 31 دسمبر تک ہوگا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سری لنکا میں خوراک کا ٹیکس دنیا میں سب سے زیادہ ہے جس میں چاول پر 65 ہزار روپے فی ٹن (تقریباً 222 امریکی ڈالر، 292 روپے فی ٹن) شامل ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ناقدین کے مطابق سری لنکا میں غیر فعال کھیتی کو فروغ دینے اور بچوں کی غذائی قلت پر پروڈیوسروں کی حمایت کرنے کی ایک دیرینہ پالیسی رہی ہے، جبکہ کلکٹروں کا ایک نام نہاد مافیا بنایا گیا ہے۔ ڈبہ بند مچھلی کی طرح دودھ پر بھی بہت زیادہ ٹیکس لگایا جاتا ہے جو غریب گھرانوں میں فریج کے بغیر استعمال کیا جاتا ہے۔ سری لنکا مکئی پر بھی ٹیکس لگتا ہے اور درآمدی لائسنس دیتا ہے، جس سے بنیادی پروٹین جیسے انڈے اور چکن کے گوشت کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔

کرم میں خون ریزی پر تشویش، مسائل پُر امن طریقے سے حل کیے جائیں، صدر ایکس سروس مین

اسلام آباد۔ (ایجنسی) پاکستان ایکس سروس مین سوسائٹی کے صدر لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالقیوم نے کہا ہے کہ کرم ایجنسی میں حالیہ جھڑپوں میں خون ریزی پر تشویش ہے، ملکی مسائل پُر امن طریقے سے حل کیے جائیں۔ ڈان نیوز کے مطابق راولپنڈی میں ایکس سروس مین سوسائٹی کے اجلاس کے بعد لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالقیوم نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان کے نوجوانوں کے لیے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کرم ایجنسی میں حالیہ جھڑپوں میں خون ریزی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ صوبائی حکومت اس معاملے کی تحقیقات کرے اور ذمے داروں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے۔ لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ عبدالقیوم کا کہنا تھا کہ ملک کے مسائل پُر امن طریقے سے حل کرنے ہیں، حالیہ واقعات میں چار رینجرز اہلکار شہید ہوئے۔ انہوں نے پاک فوج کے جوانوں کو سلام پیش کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ واقعات میں سویلینز کے جاں بحق ہونے کی کچھ اطلاعات موصول ہوئی ہیں، باہر بیٹھے ہوئے ڈیجیٹل دہشت گردوں کو انٹرپول کے ذریعے واپس لانا چاہیے۔ واضح رہے کہ کرم ایجنسی میں فریقین کے درمیان جنگ بندی معاہدے کے ذریعے دشمنی روکنے کی تمام کوششیں ناکام ہو گئیں ہیں مجموعی طور پر جھڑپوں میں 100 افراد لقمہ اجل بنے ہیں۔ کرم میں بگان، تالونج، بادشاہ کوٹ، عرفانی کلے جلامی اور چدریوال کے علاقوں سے تعلق رکھنے والے قبائل کے درمیان جھڑپیں جاری رہیں، حکام کے مطابق ان جھڑپوں میں ایک عسکریت پسند تنظیم کے ایک سرکردہ کمانڈر کا قریبی ساتھی انحق حسین بھی مارا گیا ہے۔ حالیہ کشیدگی کے بعد ضلع بھر میں زندگی معمول کے مطابق نہیں چل رہی، کشیدہ صورتحال کے نتیجے میں ضلع میں ضروری اشیا اور ادویات کی قلت بھی پیدا ہو گئی ہے جب کہ ضلع بھر میں اسکول اب بھی بند ہیں، جہاں گزشتہ ہفتے جھڑپوں کے بعد سے موبائل سروس بھی بند ہے۔

میانوالی: پنجاب پولیس نے فتنہ الخوارج کا تھانے پر حملہ ناکام بنا دیا، 2 دہشت گرد ہلاک

پنجاب (ایجنسی) پنجاب پولیس نے ضلع میانوالی میں 2 دہشت گردوں کو ہلاک کر کے تھانہ چاپری پر حملے کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔ ڈان نیوز کی رپورٹ کے مطابق ترجمان پنجاب پولیس نے اپنے ایک بیان میں بتایا کہ خیبر پختونخوا سے متصل پنجاب کی بین الصوبائی سرحد پر عیسی خیل سرکل کے تھانہ چاپری پر دہشت گرد حملہ آور ہوئے۔ بیان میں کہا گیا کہ 20 سے زائد خوارجی دہشت گردوں نے بھاری اسلحہ کے ساتھ تھانے پر اچانک حملہ کیا، پولیس اور خوارجی دہشت گردوں کے درمیان شدید فائرنگ کا تبادلہ ہوا، دہشت گردوں نے تھانہ کی عمارت پر راکٹ لانچرز برسائے، ہینڈ گرنیڈز بھی پھینکے۔ ترجمان کے مطابق حملے میں تھانہ چاپری کا تمام عملہ محفوظ رہا، تاہم 2 پولیس اہلکار معمولی زخمی ہوئے جب کہ پولیس کی جوابی فائرنگ سے 2 خارجی دہشت گرد ہلاک ہو گئے۔ انسپکٹر جنرل (آئی جی) پنجاب ڈاکٹر عثمان انور نے کہا کہ پنجاب پولیس ہمہ وقت الرٹ ہے، دہشت گردوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا کر دم لیں گے۔ یاد رہے کہ 4 روز قبل بھی پنجاب کے شہر ڈیرہ غازی خان میں سرحدی چوکی لکھانی پر 25 سے 30 خوارجی دہشت گردوں نے حملہ کیا تھا جسے پولیس نے ناکام بناتے ہوئے دہشت گردوں کو فرار ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔ 25 سے 30 خوارجی دہشت گرد چیک پوسٹ پر چاروں طرف سے حملہ آور ہوئے تھے اور راکٹ، دستی بموں سمیت بھاری اسلحے کا استعمال کیا تھا، پولیس نے تھرمل امیج کیمروں کی مدد سے خوارجی دہشت گردوں کی نشاندہی کی اور پولیس، ایلیٹ فورس، رینجرز اور سی ٹی ڈی اہلکاروں نے مل کر خوارجی دہشت گردوں کا مقابلہ کیا۔

یوپی بجلی کی نجکاری تنازعہ: چیف سکریٹری ہوں گے نئی بجلی کمپنیوں کے چیئرمین

بجلی ملازمین چھ کو کریں گے احتجاج

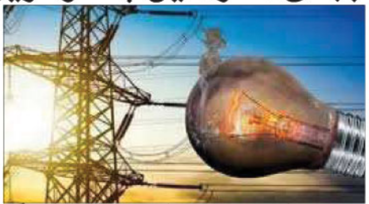

لکھنؤ: یکم دسمبر (پی این ایس) دکشنانچل اور پوروانچل بجلی تقسیم کارپوریشنوں کو منقطع کرکے تشکیل دی جانے والی پانچ نئی کمپنیوں کے چیئرمین چیف سکریٹری ہوں گے۔ کمپنیاں کسی بھی قسم کی ڈسکام پراپرٹی سے لطف اندوز نہیں ہو پائیں گی۔ ہفتہ کو پاور کارپوریشن کی جانب سے نئی کمپنیوں کے حوالے سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ چیف سکریٹری کے چیئرمین ہونے سے افسران، ملازمین، کسانوں اور صارفین کے مفادات کا تحفظ کیا جائے گا۔ اصلاحات میں حصہ لینے والی نجی کمپنیوں کی بولی مکمل طور پر کھلی اور شفاف ہوگی۔ اس عمل میں کمپنیوں کو زمین کی ملکیت نہیں دی جائے گی۔ زمین کی ملکیت صرف پاور کارپوریشن اور ریاستی حکومت کے پاس رہے گی۔ کارپوریشن کے چیئرمین ڈاکٹر آشیش کمار گوئل نے کہا کہ الیکٹرسٹی ایکٹ-2003 کی دفعہ 133 میں واضح ہے کہ کسی ملازم کی چھنٹی نہیں کی جائے گی۔

ملک بھر کے بجلی ملازمین اور انجینئرز بجلی کی نجکاری کے فیصلے کے خلاف متحرک ہو گئے ہیں۔ بجلی کے ملازمین اور انجینئروں کی قومی رابطہ کمیٹی نے پوروانچل اور دکشنانچل ودیوت وترن نگم اور چنڈی گڑھ کے پاور ڈپارٹمنٹ کو نجی ہاتھوں میں دینے کے خلاف 6 دسمبر کو ملک بھر میں احتجاج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ الیکٹرسٹی ایمپلائز فیڈریشن آف انڈیا کے قومی نائب صدر سبھاش لامبا نے خبردار کیا ہے کہ اگر بجلی کے اسٹیک ہولڈرز (ملازمین اور صارفین) کے پرامن اور جمہوری احتجاج کو نظر انداز کرتے ہوئے جلد بازی میں نجکاری کے فیصلے کو لاگو کرنے کی کوشش کی گئی تو اسی دن جس دن پرائیویٹ کمپنی کام کا آغاز کرے گی، ملازمین اور انجینئرز کام کا بائیکاٹ کرنے اور سڑکوں پر اترنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس کی پوری ذمہ داری یوپی حکومت اور چنڈی گڑھ انتظامیہ کی ہوگی۔

پوروانچل اور دکشنانچل بجلی کارپوریشن کو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) ماڈل میں چلانے کی تیاری کا معاملہ وزیر اعظم کے دفتر (پی ایم او) تک پہنچ گیا ہے۔ کنزیومر بورڈ نے ایک خط بھیجا ہے جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ پاور کارپوریشن مینجمنٹ نے مرکزی حکومت سے ری ویمپڈ ڈسٹری بیوشن سیکٹر اسکیم (RDSS) کے تحت دونوں کارپوریشنوں میں تقریباً 415.20 کروڑ روپے خرچ کیے ہیں۔ اب ان دونوں اداروں کو پرائیویٹ ہاتھوں میں دینے کی تیاریاں جاری ہیں۔ ایسے میں پورے معاملے کی جانچ سی بی آئی سے کرائی جائے، تاکہ غلط حکمت عملی بنانے والے افسران کے خلاف کارروائی کی جاسکے۔ ساتھ ہی، کنزیومر بورڈ پیر کو الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن میں بھی عرضی داخل کرے گی، کونسل کے صدر اودھیش کمار ورما نے پی ایم نریندر مودی کو بھیجے گئے خط میں پاور کارپوریشن پر صارفین کے مفادات کو نظر انداز کرنے کا الزام لگایا ہے۔

دختر رسول جناب فاطمہ زہرا کی شہادت کے غم میں شہر میں مجلسوں ماتم کا سلسلہ جاری

لکھنؤ۔ دختر رسول جناب فاطمہ زہرا کی شہادت کے غم میں شہر کے امام بارگاہوں، روضوں اور کربلا میں اتوار سے ماتم کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ مجالس کا یہ سلسلہ 6 دسمبر تک جاری رہے گا۔ اتوار کو سعادت گنج کے منصور نگر میں واقع امام باڑہ ام البنین میں پانچ روزہ مجالس کا سلسلہ شروع ہوا۔ اتوار کو ہونے والی مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، جس کے بعد شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا حیدر عباس رضوی نے وفات رسول کے بعد دختر رسول کو درپیش مشکلات کا ذکر کیا تو عزادار بے چین ہو گئے۔ مجالس کا اہتمام انجمن ام البنین نے کیا ہے۔ اسی طرح ٹھاکر گنج کے مصاحب گنج میں واقع حجۃ علمیہ جمعیت تبلیغی میں اتوار سے پانچ روزہ مجالس کا سلسلہ شروع ہوا۔ اتوار کو یہاں منعقدہ مجلس کی صدارت مولانا انضمام حیدر نے کی۔ حیدر گنج میں کربلا منشی فضل حسین میں منعقدہ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا مرزا محمد عسکری نے دختر رسول کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہوئے ان تکالیف کا ذکر کیا۔ 4 کو بیت الحزن میں شبداری، 5 تاریخ کو تابوت کی زیارت، یوم شہادت دختر رسول کے موقع پر 4 دسمبر کو سعادت گنج کے رستم نگر میں واقع روضہ بیت الحزن میں شبداری اور مجلس کا اہتمام کیا جائے گا۔ رات 9:30 بجے شبداری مجلس سے مولانا یعسوب عباس خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد عزادار رات بھر نوحہ خوانی اور سینہ زنی کریں گے۔ اس سے قبل 3 دسمبر بروز منگل مولانا اعجاز اطہر رات 9:30 بجے مجلس سے خطاب کریں گے اور 6 دسمبر کو مولانا محمد عسکری 11 بجے مجلس سے خطاب کریں گے۔ جمعرات کو رات 12 بجے مجلس کے بعد خواتین کو دختر رسول کے تابوت پر حاضری دی جائے گی۔

ماسٹر حبیب حسن زیدی کی برسی کی مجلس 3 دسمبر کو سرفراز گنج میں

لکھنؤ۔ پبلک انچارج ڈاکٹر حسین محسن زیدی نے ایک پریس نوٹ میں بتایا کہ ان کے والد مرحوم ماسٹر سید حبیب حسن زیدی کی برسی کی مجلس 3 دسمبر بروز منگل کو مسجد بلقیس جہاں سرفراز گنج میں بعد نماز مغربین ہوگی جس کو مولانا سید سعید الحسن نقوی خطاب فرمائیں۔ مجلس سے قبل شاعر اہل بیت حسن محسن سندیلوی، اختر کاظمی اور حسن مصطفیٰ زکی نذرانہ عقیدت پیش کریں گے۔ تمام مومنین سے شرکت کی گذارش ہے جو مومنین اس مجلس میں کسی وجہ سے شرکت نہیں کر سکتے ہیں انہیں مرحوم کی مغفرت کے لئے ایک سورہ فاتحہ کی گذارش ہے۔ یہ اطلاع محسن برادرس نے دی ہے۔

سروس سیچوریشن مہم کا دوسرا مرحلہ کا ہوگا آغاز

بہرائچ 01 دسمبر۔ ضلع مجسٹریٹ مونیکا رانی کی ہدایت پر مختلف محکموں کے ذریعہ چلائی جارہی عوامی فلاحی اسکیموں سے ضلع کے دیہاتوں کو سیر کرنے اور عوامی مسائل کو حل کرنے کے مقصد سے 02 دسمبر 2024 کو صبح 10 بجے سے بلاک کی گرام پنچایت عالیہ بلبل میں تحصیل صدر چتوڑہ میں سروس سیچوریشن مہم کا دوسرا مرحلہ شروع ہونے والا ہے۔ مہم کے لیے طے شدہ روسٹر کے مطابق تحصیل نانپارہ کے شیوپور کے گاؤں پنڈت۔ 03 بلنیا، گاؤں Pt حضور پور، پیاگ پور میں۔ 04 لوکاہی، گاؤں Pt فخر پور، قیصر گنج میں۔ اچولیہ میں تحصیل اور بلاک مہسی کے گاؤں پنڈت 05۔ یہ کیمپ 07 دسمبر 2024 کو صبح 10:00 بجے سے شام 5:00 بجے تک تحصیل اور بلاک میہن پوروا کے اوراہی 06 اور سمرہنا گرام پنچایت میں منعقد کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں ہفتہ کے پیر، منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کو بالترتیب تحصیل صدر، نانپارہ، پیاگ پور، قیصر گنج، مہسی اور میہن پوروا کی ایک گرام پنچایت میں کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا۔

ٹانڈہ این ٹی پی سی میں گولڈن جوبلی تقریب کا اہتمام

ٹانڈہ / امبیڈکر نگر (نامہ نگار) این ٹی پی سی کی کامیابی کے ساتھ ۵۰ سال مکمل ہونے پر گزشتہ ۳۰ نومبر کو این ٹی پی سی ٹانڈہ میں گولڈن جوبلی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کا آغاز این ٹی پی سی گیت اور گنیش وندنا سے کیا گیا۔ اس کے بعد ممبئی سے آئے ہوئے مشہور بالی ووڈ گلوکار کنال گنجاوالا نے اپنے ہٹ گانوں کو پیش کر کے حاضرین کو رقص کرنے پر مجبور کر دیا۔ ان کے ہر گانے پر سامعین کا جوش دیکھنے لائق تھا۔ اس کے علاوہ گولڈن جوبلی جشن کے دوران تمام رنگا رنگ ثقافتی پروگرام بھی پیش کئے گئے۔ تقریب کے آخر میں این ٹی پی سی ٹانڈہ کے ایگزیکیٹو ڈائرکٹر اشیش کمار چٹوپادھیائے نے این ٹی پی سی کی کامیابیوں کے ساتھ ۵۰ سالہ سفر کو یاد کیا۔ انہوں نے اس جشن میں شریک سبھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر ضلع جج، ڈی ایم، ایس پی امبیڈکر نگر سمیت ضلع کے تمام افسران و معززین موجود رہے۔

بی جے پی کو اقتدار سے ہٹانے کیلئے جیل بھی جانا پڑے تو جاؤں گا

یوپی میں سماج وادی پارٹی احتجاج سے لے کر جیل بھرو تحریک تک سب کچھ کرے گی: شیو پال یادو

باغپت: اتر پردیش کے باغپت کا دورہ کرنے والے ایس پی رہنما اور ملائم سنگھ کے بھائی شیو پال یادو نے بڑا بیان دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر سماج وادی پارٹی کو اتر پردیش میں بی جے پی کو اقتدار سے بے دخل کرنے کے لیے احتجاج سے لے کر جیل بھرو تحریک تک کرنا پڑے تو وہ کرے گی۔ اس کے ساتھ شیو پال یادو نے بھارتیہ جنتا پارٹی پر فسادات بھڑکانے کا بھی الزام لگایا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کے وزراء اور لیڈروں کو جھوٹ بولنا اور فساد برپا کرنا سکھایا جاتا ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے شیو پال یادو نے ڈپٹی سی ایم کے اس بیان پر ردعمل ظاہر کیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ایس پی میں ہر کوئی فسادی ہے۔ شیو پال یادو نے کہا کہ حکومت کے کہنے پر پولیس کی گولیوں سے ہلاکتیں ہوئیں، مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔

ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ بی جے پی انڈیا اتحاد سے خوفزدہ ہے۔ بی جے پی حکومت پر حملہ کرتے ہوئے شیو پال یادو نے کہا کہ یہ جمہوریت کا قتل کر رہی ہے۔ اتنا ہی نہیں، انہوں نے پولس پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ یوپی میں ووٹروں کو ریوالور دکھا کر ووٹ ڈالنے سے روکا جاتا ہے، اس کے بعد شیو پال یادو نے بی جے پی پر مزید حملہ کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کے وزراء اور لیڈروں کو جھوٹ بولنا سکھایا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ بی جے پی فسادات بھڑکاتی ہے۔ اتر پردیش حکومت پر الزام لگاتے ہوئے شیو پال یادو نے کہا کہ حکومت پوری طرح ناکام ہو چکی ہے اور عوام کا اس پر سے اعتماد اٹھ چکا ہے۔ پولیس کے زور پر حکومت زیادہ دیر نہیں چل سکتی۔

ضلع افسران کے ساتھ جائزہ میٹنگ

بہرائچ 01 دسمبر۔ ریاستی انفارمیشن کمشنر ڈاکٹر دلیپ اگنی ہوتری بہرائچ کی انسپکشن بلڈنگ میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس، ایریا آفیسرس، تحصیلداروں اور ڈسٹرکٹ اسکول انسپکٹر کے پبلک انفارمیشن افسران کے ساتھ منعقدہ جائزہ میٹنگ میں 30 دن کی لکشمن ریکھا کا احترام کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ معلومات عامہ کے حق ایکٹ 2005 کے تحت موصول ہونے والی درخواستوں کو نمٹاتے وقت متعلقہ افراد کو 30 دنوں کے اندر معلومات لازمی طور پر دستیاب کرائی جائیں۔ انفارمیشن کمشنر ڈاکٹر دلیپ اگنی ہوتری نے کہا کہ اگر آپ کی طرف سے کسی درخواست کے بارے میں معلومات نہیں دی جارہی ہیں، تو درخواست دہندہ کو 30 دنوں کے اندر معلومات نہ دینے کی وجوہات کے بارے میں مطلع کرنا ہوگا۔ ریاستی انفارمیشن کمشنر نے تمام متعلقہ افراد کو بتایا کہ کسی بھی حالت میں 30 دن کے لکشمن ریکھا کی خلاف ورزی کی صورت میں متعلقہ کے خلاف قواعد کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ ریاستی انفارمیشن کمشنر ڈاکٹر دلیپ اگنی ہوتری نے کہا کہ ایکٹ کے ذریعے شہریوں کو معلومات کا حق دیا گیا ہے۔ اس عمل کے آن لائن نفاذ کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔ اس کے حوصلہ افزا نتائج پچھلے چند مہینوں میں نظر آنا شروع ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پبلک انفارمیشن آفیسرز دیہی علاقوں کے لوگوں کو آن لائن درخواستیں اور معلومات فراہم کرنے میں اپنی ذمہ داری پوری کریں۔ اس سے خاص طور پر غریب عوام کو بڑی راحت ملے گی۔ انہیں بے فائدہ بھاگنا نہیں پڑے گا۔ اس کے ساتھ ہی ضلع پنچایت راج آفس سے لے کر وجے سکریٹریٹ تک اس طرح کے انتظامات کیے جائیں تاکہ گاؤں کے لوگوں کو بغیر کسی پریشانی کے معلومات مل سکیں۔ ایک بار معلومات موصول ہونے کے بعد، ان سے متعلقہ مسائل کو آسانی سے حل کیا جا سکتا ہے۔ اس موقع پر سٹی مجسٹریٹ شالنی پربھاکر، ضلع اسکول انسپکٹر منوج کمار اہیروار، متعلقہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، پولیس رینج آفیسر اور تحصیلدار اور دیگر متعلقہ افراد موجود تھے۔

سابق ایم ایل اے کی میٹنگ، سات تجاویز پر اتفاق رائے

لکھنؤ: یکم دسمبر۔ اتر پردیش پریس کلب میں سابق ایم ایل اے اور قانون ساز کونسل کے اراکین کی ایک اہم میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ میٹنگ کی صدارت ستیہ دیو ترپاٹھی اور سراج مہندی نے کی۔ اس اجلاس میں سابق عوامی نمائندوں کے مسائل پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا اور سات اہم تجاویز متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔ میٹنگ کے دوران ستیہ دیو ترپاٹھی نے کہا، موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے، ہم سب کی رائے لیں گے اور جنوری میں اگلی میٹنگ کی تاریخ طے کریں گے۔ اس کے بعد، ہم بڑی تعداد میں وزیر اعلیٰ اور اسمبلی اسپیکر سے ملیں گے۔ جمہوریت میں سب کا حصہ ہے۔" ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ ہمیں تسلیم کیا جائے، قبول کیا جائے اور وہ عزت دی جائے جس کے ہم حقدار ہیں۔" 1۔ پنشن میں اضافہ: مہنگائی کے پیش نظر، پنشن کی رقم بڑھانے کا مطالبہ کیا گیا تھا، جو دیگر ریاستوں کے مقابلے میں بہت کم بتائی گئی تھی۔ 2۔ سفری الاؤنس: موجودہ ایم ایل ایز کی طرح سابق ایم ایل ایز کو سفری الاؤنس کا 50% دینے کی تجویز تھی۔ 3۔ ٹول ٹیکس معافی: سابق ایم ایل ایز کو ٹول ٹیکس معافی کی سہولت فراہم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ 4۔ خطوط کا ادراک: سابق ایم ایل اے کے خطوط پر حکام کی طرف سے فوری کارروائی کو یقینی بنانے کے لیے ایک خصوصی سیل تشکیل دینے کی تجویز۔ 5۔ وزیر اعلیٰ سے ملاقات: وزیر اعلیٰ سے ملاقات کے لیے ہفتے میں ایک دن مختص کرنے کی روایت کو دوبارہ نافذ کرنے کا مطالبہ۔ 6۔ قومی تہواروں کی دعوت: سابق ایم ایل اے کو قومی تہواروں میں مدعو کرنے کی پرانی روایت کو دوبارہ شروع کرنے کی درخواست کریں۔ 7۔ بس کے سفر میں سیٹ ریزرویشن: بس کے سفر کے دوران سابق ایم ایل اے کے لیے سیٹیں ریزرو کرنے کا مطالبہ۔ ستیہ دیو ترپاٹھی اور سراج مہندی نے ان تجاویز کو حکومت تک پہنچانے اور ان کے جلد از جلد تصرف کے لیے ہر ممکن کوشش کرنے کا یقین دلایا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آئندہ اجلاس میں وسیع پیمانے پر شرکت کو یقینی بنایا جائے گا اور جمہور میٹنگ کو ستیہ دیو ترپاٹھی اور اسرام علی نے مربوط کیا۔

تعلیم و تعلم سے وابستہ افراد سب سے زیادہ خوش نصیب: کفیل احمد ندوی

مدرسہ بحر العلوم انجمن اسلامیہ کے زیر اہتمام اعزازی تقریب کا انعقاد

نان پارہ، بہرائچ (پریس ریلیز) جس کے ساتھ اللہ تعالی خیر کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے، دین کی سمجھ اللہ کی طرف سے ودیعت کردہ سب سے انمول دولت ہے، جس کو دین کا فہم مل جائے اس سے زیادہ خوش نصیب، کامیاب اور دولت مند کوئی ہو ہی نہیں سکتا، طالبان علوم نبوت اور وابستگان دین وشریعت کو ہمیشہ اپنے نصیب وحصہ پر فخر کرنا چاہیے اور اس تقسیم پر جتنا شکر ممکن ہو بجا لانا چاہئے، ان خیالات کا اظہار دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے استاذ حدیث اور شعبہ ملحقہ مدارس کے انچارج مولانا کفیل احمد ندوی نے قصبہ نان پارہ میں واقع قدیم تعلیمی اقامتی ادارہ مدرسہ بحر العلوم انجمن اسلامیہ میں منعقد ایک خصوصی اعزازی تقریب کو خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انھوں نے کہا کہ قرآن سیکھنے سکھانے والے سب سے بہتر انسان ہیں، ابھی آپ دین سیکھ رہے ہیں، جب سیکھ جائیں گے تو جہاں جائیں گے دوسروں کو دین کی دعوت دیں گے، دوسروں کی تربیت کریں گے، ان کے اخلاق وعادات سنواریں گے، معاشرے سے بگاڑ اور فساد کو دور کریں گے، آپ کے اوپر بڑی ذمہ داری عائد ہوگی، آپ کا مقام بہت بلند، آپ نے سنت وشریعت جاننے کے لئے بڑی قربانی دی ہے، گھر خاندان، دوست احباب، اعزہ اقرباء، والدین اور بھائی بہن سب کو چھوڑ کر آپ نے قرآن وحدیث کی خدمت کو اپنا شعار بنایا ہے، اس پر آپ بڑے اجر کے مستحق بنیں گے، آپ کا انتخاب کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے، یہ اتفاقی امر بھی نہیں ہے، بلاشبہ اللہ کا یہ فیصلہ ہمارے لئے خیر کا ضامن ہے، ہم ہمیشہ شکر ادا کریں، اور دعا کریں کہ اللہ ہمیں دین کی دعوت اور خدمت کے لئے قبول کرلے، اس موقع پر مشہور نعت گو شاعر اسعد بستوی اور فخر الاسلام کبیر نگری نے بھی منتخب کلام سے طلبہ کو محظوظ کیا، مدرسہ کے فعال مہتمم مولانا محمد افضل ندوی نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا، دعائیہ کلمات پر تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس موقع پر مہمان خصوصی مدرسہ تعلیم القرآن سمریاواں سنت کبیر نگر کے مہتمم مولانا منیر احمد ندوی، صدر المدرسین مولانا غفران احمد ندوی، مولانا محمد احمد انصار قاسمی، قاری اسرار احمد، مولانا حفیظ الرحمن قاسمی، مولانا محمد رضوان ندوی، مولانا معراج احمد، قاری محمد عامر لکھیم پوری اور ماسٹر آصف وغیرہ خاص طور پر موجود تھے۔

قومی اردو تحریک فاؤنڈیشن،، کا مشاعرہ

وہ آفتاب اگائیں گے ہم اندھیروں میں۔ جہانِ علم وادب روشنی سے بھر جائے

ٹانڈہ (امبیڈکر نگر) قومی اردو تحریک فاؤنڈیشن،، کے زیر اہتمام علمی وادبی خطبات اور شاندار مشاعرے کا انعقاد ہوا جس کی صدارت محمد شفیع نیشنل انٹر کالج (ہنسور) کے استاد محترم محمد اسلم خاں صاحب نے فرمائی اور نظامت کے فرائض جناب قاری جمال اشرف نظامی نے انجام دیے۔ انھوں نے حمد پاک سے مشاعرہ کا آغاز کیا اور جناب سعید ٹانڈوی نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں نعت پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ قمر جیلانی کے ابتدائی کلمات اور قاری جمال اشرف نظامی کی ادارہ کے متعلق تعارفی تعارفی تقریر کے بعد محمد اسلم خان نے اپنے صدارتی خطبہ میں قومی اردو تحریک فاؤنڈیشن،، کے تعلیمی شعبہ جات کی بہترین کارکردگی اور ان کے تدریجی ارتقاء کا جائزہ پیش کرتے ہوئے تحریک کے بانی وصدر انس مسرور انصاری کی تعریف وتوصیف کی اور انھیں قومی اردو تحریک فاؤنڈیشن،، کے ترقیاتی کاموں پر مبارکباد دی اور ادارہ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ ڈاکٹر امین احسن نے اپنے خطاب میں کہا کہ قومی تعلیمی پسماندگی کے تناظر میں ضرورت اس بات کی ہے اس ادارہ اور دیگر اقلیتی تعلیمی اداروں کو ہر طرح کے تعاون کے ذریعے مزید ترقی دی جائے۔ انھوں نے مزید کیا کہ قومی اردو تحریک فاؤنڈیشن،، کے وسائل اسباب محدود ہیں اس لیے قوم کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ اپنے تعاون سے اس کو طاقت ور بنائیں۔ مہمانِ خصوصی محترم جناب وصیل خان (روزنامہ۔ اردو ٹائمز۔ ممبئی) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ادارہ پرخلوص علمی وادبی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اردو زبان کی ترویج وترقی کے لیے کوشاں ہے۔ اس لیے لوگوں کو چاہیے کہ اس ادارہ سے اپنے آپ کو جوڑیں۔ اجتماعی جدوجہد سے ہی کامیابیاں حاصل کی جاتی ہیں۔ میں انس مسرور انصاری کا بہت شکر گزار ہوں کہ وہ نئی نسل کو دینی وعصری علوم کے ساتھ اس کی ذہنی وفکری تربیت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ مشاعرہ میں شریک شعراء کرام کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ اویس فنا۔ مقسوم احمد مقصوم۔ ڈاکٹر امین احسن۔ ڈاکٹر اشہر سوداگر۔ دلشاد دل سکندر پوری۔ وصیل احمد خان۔ قمر جیلانی خان۔ انس مسرور انصاری۔ ثاقب جمال مبارکپوری۔ انصاف ٹانڈوی۔ ضیا کاظمی۔ سعید ٹانڈوی۔ تاجدار رضا۔ فضل احمد فضل۔ وغیرہ نے شرکت کی۔ مشاعرہ دیر رات تک کامیابی کے ساتھ جاری رہا۔ آخیر میں قاری جمال اشرف نظامی کے دعائیہ کلمات پر مشاعرہ کو اگلے ماہ کے لیے ملتوی کیا گیا۔

آؤٹر رنگ روڈ: ٹینڈر سے لے کر تعمیر تک دھاندلی

لکھنو: یکم دسمبر (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ میں آؤٹر رنگ روڈ کی تعمیر میں بدعنوانی کی جانچ کر رہی سی بی آئی نے افسران کی تفصیلات طلب کی ہیں۔ ٹیم نے دس دن پہلے ہی ٹھوس سراغ اکٹھے کر لیے تھے۔ ٹیم نے نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا (این ایچ اے آئی) کے اہلکاروں کے ساتھ مل کر تقریباً 100 کلومیٹر طویل رنگ روڈ کا اچانک معائنہ کیا۔ چونکہ سڑک کا معیار نشان کے مطابق نہیں تھا، اس لیے سی بی آئی نے NHAI سے پروجیکٹ کے آغاز سے تعینات افسران کی تفصیلات طلب کی ہیں۔ سی بی آئی کیس درج کرنے اور جلد ہی تحقیقات شروع کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ ذرائع کی مانیں تو سی بی آئی کی ابتدائی جانچ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ رنگ روڈ کی تعمیر کے ٹینڈر میں کئی بے ضابطگیاں کی گئی تھیں۔ NHAI کے اہلکار گجرات کی سد بھاو انجینئرنگ کمپنی پر مہربان تھے اور اسے مسلسل کام دیتے رہے۔ کام وقت پر مکمل نہ ہونے پر بھی کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کی گئی۔ اس میں این ایچ اے آئی کے دو سینئر افسران کا کردار مشکوک پایا گیا ہے۔ اس دوران تعمیراتی کام کرنے والی دونوں کمپنیوں کے درمیان الزامات اور جوابی الزامات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ سد بھاو انجینئرنگ لمیٹڈ کے خلاف لکھنؤ اور کانپور میں بھی دو کیس درج کیے گئے تھے۔ سی بی آئی ان کی جانچ کر رہی ہے اور قانونی رائے لے رہی ہے، تاکہ ضرورت پڑنے پر ان کی جانچ بھی اپنے ہاتھ میں لے سکیں۔ سی بی آئی نے اس معاملے کا از خود نوٹس لیا اور ابتدائی تحقیقات شروع کی، جس کے بعد اس نے 22 نومبر کو این ایچ اے آئی کے اہلکاروں کے ساتھ آؤٹر رنگ روڈ کا معائنہ کیا۔ اس دوران کئی مقامات پر تعمیراتی کام نامکمل پایا گیا۔ جہاں کام مکمل ہو چکا تھا وہیں کئی مقامات پر سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار پائی گئی۔ چار دن پہلے سی بی آئی این ایچ اے آئی کے دفتر گئی اور کئی دستاویزات کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ تاہم ابھی تک تمام دستاویزات سی بی آئی کے حوالے نہیں کیے گئے ہیں۔

لکھنو میں جنیشور کی ٹکر میں بننے جارہا ہے ایک اور پارک

لکھنؤ: یکم دسمبر (پی این ایس) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ کا جنیشور مشرا پارک اپنی وسعتوں کی وجہ سے خبروں میں رہتا ہے۔ ایل ڈی اے گومتی نگر میں سہارا گروپ سے واپس لی گئی 175 ایکڑ اراضی پر 'بائیوڈائیورسٹی پارک' بنائے گا۔ شہر کے پہلے بائیوڈائیورسٹی پارک میں پرندوں کے لیے مختلف زونز میں قدرتی ویٹ لینڈز بھی بنائی جائیں گی۔ یہاں جنگل کا احساس ہوگا۔ اس کے ساتھ گہری جگہ پر تالاب بنا کر لوٹس پارک بنایا جائے گا۔ لکھنؤ میں ایل ڈی اے کے وی سی پرتھمیش کمار نے سہارا کی زمین کا معائنہ کیا ہے اور بائیوڈائیورسٹی پارک کا خاکہ تیار کیا ہے۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ جلد از جلد پروجیکٹ کا ڈی پی آر تیار کریں۔ اطلاعات کے مطابق ڈی پی آر ایجنسی کو بھی حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ وی سی کے مطابق سہارا کو گرین بیلٹ بنانے کے لیے زمین دی گئی تھی۔

اس لیے گرین بیلٹ تیار نہ ہونے کی صورت میں اسے واپس لے لیا گیا ہے۔ قبضوں ہٹانے کے ساتھ ساتھ صفائی بھی کی جائے گی۔ اس کے بعد گومتی بائیوڈائیورسٹی پارک کو دہلی کے جمنا بائیوڈائیورسٹی پارک کی طرز پر تیار کیا جائے گا۔ وی سی نے بتایا کہ گومتی ندی کے بیسن میں پائے جانے والے پودوں کی مختلف اقسام جو اس وقت معدومیت کے دہانے پر ہیں، انہیں پارک کی گیلی زمینوں میں لگا کر محفوظ کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ پرندوں کو راغب کرنے کے لیے گیلی زمین کے گرد گھاس اور جھاڑیوں کے ساتھ ساتھ سایہ دار درخت بھی لگائے جائیں گے۔ بائیوڈائیورسٹی پارک پرندوں کے قدرتی مسکن کو مدنظر رکھتے ہوئے بنایا گیا ہے۔ اس میں پرندوں کو ہر موسم میں مناسب خوراک فراہم کرنے کے لیے پھل دار درخت لگانے کے ساتھ ساتھ دواؤں اور تتلی کا باغ بھی بنایا جائے گا۔ پارک کو ریزرو جنگل کے طور پر محفوظ کیا جائے گا۔ اس کے تحت نیچرل انٹر پریٹیشن سینٹر (NIC) بنایا جائے گا۔ پارک میں آنے والے طلباء کو پودوں، پرندوں، جانوروں اور کیڑوں کے بارے میں معلومات دے کر حیاتیاتی تنوع سے متعارف کرایا جائے گا۔ اس سے پارک ایکوٹورازم کے ساتھ ساتھ تعلیمی نقطہ نظر سے بھی اہم ثابت ہوگا۔

سنبھل کے شعلے، عدالت کا کمبل

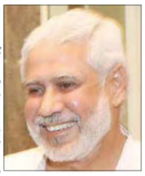

ڈاکٹر سلیم خان

آگ پر پانی ڈالنے سے اس کے مزید بھڑک جانے کا بھی امکان ہوتا مگر کمبل ڈال دینے سے وہ بجھ جاتی ہے۔ پانی دراصل ہائیڈروجن اور آکسیجن کا مرکب ہے۔ یہ دونوں ساتھ رہیں تو آگ کو بجھاتے ہیں لیکن اگر الگ ہوجائیں تو ہائیڈروجن جلتی ہے اور آکسیجن جلاتی ہے۔ اترپردیش کی سرکار اور انتظامیہ دراصل سنبھل میں تشدد کی آگ کو لگا اور بڑھا رہے تھے لیکن عدلیہ نے اس پر کمبل ڈالدیا۔ کمبل کی وجہ سے ہوا کے بند ہوجانا آکسیجن کی فراہمی بند کردیتا ہے نیز آگ ازخود بجھ جاتی ہے الّا یہ کہ شعلے کمبل ہی کو جلا ڈالیں۔
سابق چیف جسٹس نے گیان واپی مسجد کے سروے کا حکم دے کر 1990 میں بنے مذہبی مقامات کے تحفظ کا قانون جلا کر راکھ کردیا۔ سنبھل سانحہ کے بعد عدالتِ عظمیٰ میں اس بابت زیر التواء مقدمہ پر سماعت کی گذارش کی گئی تو 4 دسمبر کی تاریخ مل گئی۔ اب چیف جسٹس سنجیو کھنہ کا امتحان ہے کہ وہ فتنہ وفساد کے اس دروازے کو پوری طرح بند کردیں یا کوئی ایسی کھڑکی کھلی چھوڑ دیں کہ جس سے شرانگیزی ہوتی رہے؟

سنبھل میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھنے کی خاطر جامع مسجد کے مزید سروے پر روک لگا کر سپریم کورٹ نے ایک مثبت پیغام دیا ہے۔ اس نے مسلم فریق کو اپنی بات پیش کرنے کے لیے مناسب وقت دینے کا حکم دیا۔ عدالت عظمیٰ نے نچلی عدالتوں کو ہائی کورٹ سے واضح ہدایت نہ ملنے کی صورت میں کارروائی کرنے پر روک لگادی۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی سربراہی والی بنچ نے معاملے کی سنگینی کو پیش نظر رکھ کر ہم آہنگی کو مقدم رکھتے ہوئے مسجد کمیٹی کو ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا۔ بینچ نے نچلی عدالت میں پیش کی جانے والی سروے کمشنر کی رپورٹ کو بھی شائع ہونے سے روکنے کیخاطر سیل بند لفافے میں محفوظ کرنے کا حکم دیا۔ اس معاملے میں عدالت نے یوگی حکومت کو غیر جانبداری کا مظاہرہ کرنے کی نصیحت کرکے زبردست جوتا مارا اور ہدایت دی کہ وہ امن وامان برقرار رکھنے کے لئے اقدامات کرے۔

سی جے آئی کی گہری تشویش کا اندازہ ان کے حکمنامہ میں درج الفاظ سے لگایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے سخت ہدایت دیتے ہوئے لکھا کہ "امن اور ہم آہنگی کو برقرار رکھنا ہوگا۔ ہم نہیں چاہتے کہ کچھ بھی ہو...... ہمیں مکمل طور پر غیر جانبدار رہنا ہوگا اور اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ کچھ بھی غلط نہ ہو"۔ بی جے پی کے نزدیک تو انسانی جان کی کوئی قدروقیمت نہیں ہے مگر ملک کا ہر ادارہ اس کی مانند بے حس بھی نہیں ہے۔ سنبھل میں اتر پردیش کی پولیس نے پہلے تو ہندو شر پسندوں کو مسجد میں گھسنے کا موقع دیا۔ ان کو اشتعال انگیز نعرے لگانے سے نہیں روکا بلکہ خود بھی گالی گلوچ پر اتر آئی۔ اس پر مسلمانوں نے احتجاج کیا تو ان پر سیدھے گولی چلادی گئی۔ اسی لیے عدالت کو پھٹکار لگانی پڑی مگر یوگی کی یوپی پولیس عادی مجرم ہے۔ ایک سے زائد مواقع پر ملک کی مختلف عدالتوں نے یوپی پولیس کو غیر جانبداری سے کام کرنے اور اپنے فرائض پوری سنجیدگی اور دیانتداری کے ساتھ انجام دینے کی نہ صرف ہدایت دی ہے بلکہ سرزنش بھی کی ہے۔ اپنی ہدایت میں جسٹس کھنہ نے بلاواسطہ مودی کو لپیٹتے ہوئے کہا کہ ایک معاملے پر پورے ملک کے امن وامان کو بھینٹ نہیں چڑھایا جاسکتا۔
سنبھل کے اندر 19 نومبر کو ایک منصوبہ بند سازش کے تحت سول عدالت کے جونیئر جج نے جامع مسجد کے سروے کا حکم جاری کیا اور اسی دن فیصلے پر عملدر آمد بھی ہوگیا لیکن چونکہ فساد نہیں ہوا اس لیے 24 نومبر کو شر پسندوں کے ساتھ سروے ٹیم دوبارہ جامع مسجد پہنچی۔ اس کے بعد مظاہرین و پولیس کے درمیان تصادم ہوگیا۔ اس کے نتیجے میں پولیس فائرنگ سے 6 نوجوان شہید ہوگئے۔ اس مقدمہ کی سماعت کے دوران جامع مسجد کمیٹی کی جانب سے سینئر وکیل حذیفہ احمدی نے اپنے مؤکل کے لیے قانونی حقوق استعمال کرنے کا موقع طلب کرتے ہوئے کہا کہ 1991 کے عبادت گاہ قانون کی موجودگی میں کسی بھی مسجد یا عبادت گاہ کے سلسلے میں ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا جاسکتا۔ اس قانون میں بہت واضح طور پر کہا گیا ہے کہ 1947 سے پہلے کی عبادت گاہوں میں کوئی سروے نہیں ہوگا، کوئی جانچ نہیں ہوگی اور ان کو بدلا نہیں جاسکے گا۔
مسجد کمیٹی کے وکیل احمدی نے بجاطور پر سابق چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی جانب سے گیان واپی مسجد کے سروے کی اجازت دینے کے فیصلے کو غلط اور عبادت گاہ قانون کے منافی قرار دیا۔ ان کے مطابق مسجد کے سروے کی رپورٹ عام کردی گئی اور اب وہاں پوجا ہورہی ہے۔ اس سے گیان واپی مسجد کی ہیئت بدل گئی ہے۔ انھوں نے سنبھل مس ٹ مقامی عدالت کی جانب سے شاہی جامع مسجد کے سروے کا حکم دینے یا اجمیر کی عدالت کا خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ پر مندر ہونے کے دعوے کی درخواست منظور کرکے اس پر نوٹس جاری کرنے کو غلط اور غیر قانونی بتایا۔ چیف ایڈوکیٹ احمدی نے تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں ایسے 10 مقدمات زیر التوا ہیں، جہاں فوراً سروے کا حکم دے دیا گیا اور سروے کمشنر بھی تعینات کردیا گیا۔ انہوں نے درخواست کی کہ ایسے احکامات پر روک لگائی جائے۔
چیف جسٹس نے سنبھل معاملے میں واضح کیا کہ ہائی کورٹ کی اجازت کے بغیر ٹرائل کورٹ 8 جنوری تک کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔ اس فیصلے کے بعد مسلم فریق تو یقینی طور پر الہ آباد ہائی کورٹ جائے گا جہاں اس حوالے سے پہلے ہی کئی پی آئی ایل زیر سماعت ہیں۔ ان میں سے ایک میں سنبھل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، متعلقہ ایس ایچ او اور دیگر ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ عرضی میں یوپی حکومت کو ان افسران کو گرفتار کرنے کی ہدایات دینے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ مقدمہ حضرت خواجہ غریب نواز ویلفیئر ایسوسی ایشن کی جانب سے دائر کیا گیا جس میں الزام لگایا کہ پولیس کی فائرنگ سے چار افراد ہلاک ہوئے۔ درخواست میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف کوئی ایف آئی آر درج نہیں کی گئی اس لیے ہائی کورٹ اس کی ہدایت دے۔

ڈاکٹر آنند پرکاش تیواری کی عرضی میں سی بی آئی کو 24 نومبر کو برپا ہونے والے تشدد کی وجوہات اور اس میں ملوث لوگوں کی مکمل جانچ کرنے اور عوام پر فائرنگ کی اجازت دینے والے افسر کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی استدعا گئی۔ پی آئی ایل میں تمام ذمہ دار افسر انکی گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا کیونکہ انہیں واقعہ کی مکمل معلومات ہے۔ اس پی آئی ایل کے اندر ہائی کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں ایس آئی ٹی کے ذریعہ معاملے کی جانچ کرنے کا تقاضہ کیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ کی طرف سے مقرر کی جانے والی مدت کے اندر رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت بھی مانگی گئی۔ اسا انتہائی سنگین معاملے میں ریاست کے وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ یوگی ادیتیہ ناتھ کو تو سانپ سونگھا ہوا ہے مگر اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرشاد موریہ نے کہا کہ سنبھل میں امن وامان کے قیام کے لیے سپریم کورٹ کی ہدایت پر حکومت عمل کرے گی۔ دوسرے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے بھی عدالت کے حکم کا احترام کرنے اس پر عمل درآمد کی یقین دہانی کرتے ہوئے کہا کہ کسی کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ نظم ونسق کو برقرار رکھا جائے گا اور تشدد کے واقعہ کی غیر جانب دارانہ جانچ کی جائے گی۔
یوگی کی ریاستی حکومت پر عدلیہ کا دباو بڑھا تو اس نے سنبھل تشدد کی جوڈیشل تحقیقات کرنے کے لیے ایک تین رکنی کمیٹی تشکیل دے دی۔ اس کمیٹی کی سربراہی الہ آباد ہائی کورٹ کے سابق جج دیویندر کمار اروڑہ کریں گے۔ سابق آئی اے ایس امت موہن اور سابق پولیس سربراہ اروند کمار جین اس میں شامل ہیں۔ سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمان ضیاء الرحمن برق نے عدالت عظمیٰ کے حکم کا خیر مقدم کیا تاہم اس واقعہ کی تحقیقات کے لیے سپریم کورٹ کے کسی موجودہ جج کے تقرر پر زور دیا کیونکہ ہائی کورٹ کا جج کے ریاستی حکومتی دباو میں آنے کا قوی امکان ہے۔ سماجوادی پارٹی نے سنبھل تشدد کے مہلوکین کے پسماندگان کو ۵-۵/ لاکھ روپے کی مالی مدد دینے کا اعلان کیا ہے نیز حکومت سے بھی ۲۵-۲۵/ لاکھ روپے معاوضے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اسے صدر جمہوریہ اور سپریم کورٹ کے علاوہ کسی سے انصاف کی توقع نہیں ہے۔ موجودہ صدر جمہوریہ بھی سرکار کے آگے بے دست و پا ہیں لیکن عدالتِ عظمیٰ اگر چاہے تو اس جن کو پھر سے بوتل میں بند کرسکتے ہیں مگر وہ ایسا کریں گے یا نہیں یہ وقت بتائے گا کیونکہ جب سے انصاف کی دیوی نے آنکھوں سے پٹی ہٹا کر ٹکور ٹکور دیکھنا شروع کردیا ہے وہ سرکار کے اشاروں کو خوب سمجھنے لگی ہے۔

سوالوں میں گھرے مستقبل سے فکرمند ہندوستانی مسلمان

ملک میں مسلم دور میں تعمیر شدہ عمارتوں، خصوصاً مساجد کے حوالے سے سنگھ پریوار کے تاریخ دان آئے دن نئے دعوے کرتے رہتے ہیں، انہیں ہر قدیم مسجد یا مزار کے نیچے کسی ہندو عبادت گاہ کا وجود نظر آتا ہے

عبیداللہ ناصر

ہندوستانی سیاست میں 2014 یعنی مودی دور کے آغاز سے پہلے ایک سوال جو عام ہندوستانی مسلمان کے لیے سوچنا بھی گناہ سمجھا جاتا تھا، آج سب سے زیادہ اس کے ذہن کو پریشان کر رہا ہے۔ یہ سوال ہے کہ مودی، یوگی اور امت شاہ کے ہندوستان میں اس کا اور اس کی آئندہ نسلوں کا مستقبل کیا ہوگا؟ جب وہ ان سوالات کے جواب تلاش کرتا ہے اور تاریخ کے دریچوں میں جھانکتا ہے تو اسے کبھی کربلا یاد آتی ہے، کبھی بغداد پر ہلاکو خان کا قبضہ، دہلی پر نادر شاہ کا حملہ، نازی جرمنی میں یہودیوں کا قتل عام، غزہ میں فلسطینیوں کی نسل کشی، سری لنکا میں بودھوں کے ہاتھوں ہندو تملوں کا قتل عام اور بوسنیا ہرزیگووینا جیسے خونریز واقعات۔ یہ تمام مناظر اس کی روح کو ہلا دیتے ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں نے 2014 سے پہلے بھی فسادات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ جھیلا، لاکھوں جانیں گنوائیں اور کھربوں کی املاک نذر آتش ہوئیں۔ ان کے زخموں پر زخم لگتے رہے لیکن ان کا ہندوستانی قومیت پر اعتماد کبھی متزلزل نہیں ہوا۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اُس وقت زخم دینے والے کم تھے اور مرہم رکھنے والے زیادہ۔ حکومتیں انہیں اپنا دشمن نہیں سمجھتی تھیں اور عدالتیں بھی، چاہے مکمل طور پر نہ سہی لیکن کسی حد تک ضرور انصاف کے تقاضے پورے کرتی تھیں۔ آج ہندوستانی مسلمان اپنے بزرگوں کے پاکستان نہ منتقل ہونے کے فیصلے پر فخر کرنے کے بجائے کبھی کبھار یہ سوال کرنے لگے ہیں کہ کہیں وہ فیصلہ غلط تو نہیں تھا؟ ساورکر اور جناح کے دوقومی نظریے کے جس عفریت کو ہمارے روشن ضمیر لیڈروں نے 65-70 برسوں میں دفن کردیا تھا، وہ مودی دور کے آغاز کے ساتھ ہی دوبارہ خون آلود منہ لے کر سر اٹھا رہا ہے۔ یہ مسئلہ اب صرف ہندوستانی مسلمانوں تک محدود نہیں رہا بلکہ یہ ہندوستان کے وجود اور مستقبل سے بھی جڑ گیا ہے۔
ہمیں زیادہ دور ماضی میں جانے کی ضرورت نہیں، پچھلی صدی کے چند واقعات ہی کافی ہیں۔ جہاں کہیں بھی اکثریتی بالادستی، اقتدار کے نشے اور نفرت نے سر اٹھایا، وہاں تباہی کا سامنا ہوا۔ نازی جرمنی میں ہٹلر نے ساٹھ لاکھ یہودیوں کا قتل عام کیا لیکن نازی جرمنی اور خود ہٹلر کا انجام کیا ہوا؟ یوگوسلاویہ، جو عالمی برادری کا ایک اہم رکن تھا، نسلی فساد کا شکار ہو کر صفحۂ ہستی سے مٹ گیا۔ سری لنکا میں سنہالا بودھوں نے اقلیتی تمل ہندوؤں کی نسل کشی کی کوشش کی لیکن تمل ہندو وہاں سے ختم نہیں ہوئے۔ پاکستان آج اپنی لگائی ہوئی آگ میں جھلس رہا ہے اور اسرائیل پچھلے 75 برسوں سے فلسطینیوں کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن کامیاب نہیں ہو سکا۔

> بی جے پی اس فرقہ وارانہ ماحول کو اپنے سیاسی فائدے کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ وہ اس آگ کو مزید ہوا دے رہی ہے اور ہندوستان کی سرزمین کو مسلمانوں کے خون سے سرخ کر رہی ہے۔ اگر یہ سلسلہ نہ رکا تو یہ ملک کی فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور جمہوریت دونوں کے لیے سنگین خطرہ بن سکتا ہے۔ تمام تر ناامیدیوں کے باوجود آج بھی آخری سہارا عدالتیں ہی ہیں۔ بلڈوزر سیاست، ظلم، اور مدرسوں کے خلاف کارروائیوں کے باوجود علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کی برقراری اور آئین کے پیش لفظ میں 'سیکولر' اور 'سوشلسٹ' الفاظ کو برقرار رکھنے کے سپریم کورٹ کے فیصلے نے عدلیہ کی ساکھ کو کسی حد تک بحال کیا ہے۔

ہندوستان کے 25 کروڑ مسلمانوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔ یہ بات ان کے وجود کے دشمنوں کو سمجھ لینی چاہیے کہ نہ انہیں بحر ہند میں ڈبویا جاسکتا ہے، نہ کسی اور ملک دھکیلا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان سب کی نام نہاد 'گھر واپسی' کرائی جاسکتی ہے۔ ہندوستانی مسلمان اس ملک کا ناقابل تنسیخ حصہ ہیں۔ انہیں مٹانے کی کتنی ہی کوششیں کیوں نہ کی جائیں، وہ اسی مٹی میں جنمیں گے اور اسی مٹی میں دفن ہوں گے۔ دو راستے واضح ہیں، ایک امن، سکون اور بقائے باہم کے ساتھ ترقی اور خوشحالی کا؛ اور دوسرا نفرت، تشدد اور تباہی کا۔ فیصلے کی ذمہ داری سب پر ہے۔
15 اگست 1947 کو آزادی تقسیم کے زخم کے ساتھ آئی تھی لیکن اس کے باوجود اُس وقت کے رہنماؤں نے دلوں میں کوئی تلخی نہیں رکھی۔ انہوں نے ہندوستان کو ایک سیکولر اور جمہوری ملک بنا کر دنیا کے سامنے محبت اور بھائی چارے کی ایک مثال پیش کی۔ ملک کے تمام شہریوں کو بلاتفریق مذہب، ذات، علاقہ اور زبان مساوی حقوق دیے گئے اور ان حقوق کے تحفظ کی ذمہ داری ایک خودمختار عدلیہ کو سونپی گئی۔ قانون ساز اداروں میں اکثریت حاصل کرکے کوئی حکومت آمر نہ بن جائے اور اقتدار ایک پارٹی یا فرد تک محدود نہ رہے، اس مقصد کے لیے خودمختار آئینی ادارے قائم کیے گئے لیکن مودی حکومت نے اقتدار میں آتے ہی ان اداروں میں سنگھی شاکھاؤں سے وابستہ افراد کو اہم عہدوں پر بٹھا کر انہیں اپنا حلقہ بگوش بنا لیا۔ جمہوریت کی بقا کے لیے تمام اداروں کی خودمختاری اہم ہے لیکن عدلیہ، الیکشن کمیشن اور میڈیا کو جمہوریت کی شہ رگ کی حیثیت حاصل ہے۔ گزشتہ دس برسوں میں ان تینوں اداروں میں جو انحطاط آیا ہے، اس نے جمہوریت کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ عدلیہ کے فیصلوں نے عوام کا اعتماد متزلزل کر دیا ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال ایودھیا تنازعہ پر سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے۔ اس کے علاوہ عدلیہ کا وہ فیصلہ جس نے مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا مسئلہ کھڑا کیا، وہ 1991 کے عبادت گاہ تحفظ قانون کو کمزور کرنے کا اقدام ہے۔
ملک میں مسلم دور میں تعمیر شدہ عمارتوں، خصوصاً مساجد کے حوالے سے سنگھ پریوار کے تاریخ دان آئے دن نئے دعوے کرتے رہتے ہیں۔ انہیں ہر قدیم مسجد یا مزار کے نیچے کسی ہندو عبادت گاہ کا وجود نظر آتا ہے۔ نرسمہا راؤ کی قیادت میں کانگریسی حکومت نے اس تنازع کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کی نیت سے 1991 میں عبادت گاہ تحفظ قانون بنایا، جس کے تحت 15 اگست 1947 کو جو عبادت گاہ جس حالت میں تھی، اسے اسی حالت میں برقرار رکھنے کا حکم دیا گیا۔ تاہم، سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس ڈی وائی چندرچوڑ نے اپنے فیصلے سے اس قانون کی بنیاد کمزور کردی۔ انہوں نے عبادت گاہوں کے سروے کی اجازت دی تاکہ معلوم کیا جاسکے کہ یہ عمارتیں پہلے کیا تھیں۔ اس سروے کا نتیجہ سنگھ پریوار کے دعوؤں کے حق میں جانے کا امکان ہے، جس کے بعد رام مندر کی طرز پر مہم چلائی جائے گی اور ملک میں مسلسل فرقہ وارانہ کشیدگی برقرار رہے گی۔ وارانسی کی گیان واپی مسجد کے بعد سنبھل کی جامع مسجد اور اجمیر میں خواجہ غریب نواز کی مزار کے سروے کے احکامات مقامی عدالتوں سے جاری کیے گئے۔ اس کے نتیجے میں سنبھل میں بدامنی پھیلی، اور پانچ بے گناہ مسلم نوجوان شہید کردیے گئے۔ اگر اس سلسلے کو نہ روکا گیا تو انسانی خون کا یہ سلسلہ نہ جانے کتنے اور سنبھل پیدا کرے گا۔
بی جے پی اس فرقہ وارانہ ماحول کو اپنے سیاسی فائدے کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ وہ اس آگ کو مزید ہوا دے رہی ہے اور ہندوستان کی سرزمین کو مسلمانوں کے خون سے سرخ کر رہی ہے۔ اگر یہ سلسلہ نہ رکا تو یہ ملک کی فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور جمہوریت دونوں کے لیے سنگین خطرہ بن سکتا ہے۔ تمام تر ناامیدیوں کے باوجود آج بھی آخری سہارا عدالتیں ہی ہیں۔ بلڈوزر سیاست، ظلم، اور مدرسوں کے خلاف کارروائیوں کے باوجود علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کی برقراری اور آئین کے پیش لفظ میں 'سیکولر' اور 'سوشلسٹ' الفاظ کو برقرار رکھنے کے سپریم کورٹ کے فیصلے نے عدلیہ کی ساکھ کو کسی حد تک بحال کیا ہے۔
جمعیۃ علماء ہند اور ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (اے پی سی آر) کی کاوشوں سے کئی اہم مقدمات میں کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ عبادت گاہوں کے سروے کے فیصلے کے خلاف بھی یہی دونوں تنظیمیں سپریم کورٹ گئی ہیں۔ امید ہے کہ معزز جج صاحبان اس معاملے کی سنگینی اور اس سے ملک کو لاحق خطرات کو سمجھتے ہوئے جسٹس چندرچوڑ کے فیصلے کو مسترد کریں گے اور 1991 کے عبادت گاہ تحفظ قانون کی سختی سے پابندی کا حکم دیں گے۔ یہ حکم ضلعی عدالتوں کو دیا جانا چاہیے تاکہ مزید فرقہ وارانہ کشیدگی اور سانحات سے بچا جاسکے اور ملک کو دوبارہ کسی 'سنبھل' جیسے المناک واقعے کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ عدالتوں سے یہ امید برقرار ہے کہ وہ آئین کے تحفظ اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ملک کو امن اور سکون کی راہ پر گامزن کریں گی۔ ☆

غیر جمہوری واقعات وشر پسند عناصر کے خلاف سخت ایکشن کی ضرورت

ڈاکٹر جہاں گیر حسن

ایک مشہور کہاوت ہے کہ "جس کی لاٹھی اُس کی بھینس" تو موجودہ ہندوستان کے سیاسی منظرنامے پر یہ کہاوت بخوبی صادق آتی ہے۔ آج جمہوری اقدار کی پامالی اور جمہوری نظام کو یرغمال بنالینا عام بات ہوگئی ہے۔ ایک خاص کمیونٹی کی ایکتا واتحاد کے نام پر ملک بھر میں انتشار وخلفشار کو ہوا دی جارہی ہے۔ پہلے غیر مہذب اور غیر تعلیم یافتہ افراد مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث پائے جاتے تھے۔ لیکن آج کا المیہ یہ ہے کہ اب مہذب اور تعلیم یافتہ افراد کے سر مجرمانہ سرگرمیاں انجام دینے کا الزام لگ رہا ہے۔ کل جس آئین کے بل بوتے پر ہر طرح کے شر وفساد کی سرکوبی کی جاتی تھی آج اُسی آئین کی آڑ میں بلاخوف وخطر غیر آئینی اقدامات روا سمجھے جارہے ہیں۔ مدارس اسلامیہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور بلڈوزر سسٹم پر کیے گئے عدالت عظمیٰ کے اہم فیصلوں سے مسلم کمیونٹی کے لوگ کچھ حد تک پُراُمید لگ رہے تھے کہ اب صاحبانِ اقتدار اور اُن کے درمیان قربتیں بڑھیں گی اور پُرانے گلے شکوے دور ہوں گے۔ لیکن مہاراشٹر، جھارکھنڈ اور ضمنی انتخابات میں صاحبانِ اقتدار کے طرزِ عمل نے ایک بار پھر اُن کی اُمیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ صاحبانِ اقتدار اپنی عوامی خدمات وحکومتی کارنامے کو اِنتخاب کا موضوع بناتے اور اپنی کارکردگیوں کو گنواتے۔ مگر ہر بار کی طرح اِس بار بھی محض جذباتی اور کمیونل نعروں ("بٹیں گے تو کٹیں گے" اور "ایک ہیں تو سیف ہیں") کے سہارے انتخابی میدان میں زور آزمائی کی گئی۔ ایک طرح سے یہ اُن کی سیاسی کمزوری بھی ہے اور ملک ومعاشرت کی تعمیر وترقی میں ناکام ہونے کی دلیل بھی۔ پھر اسی پر بس نہیں ہوا۔ بلکہ جھارکھنڈ میں بنگلہ دیشیوں کی آمدوسکونت کا خوف دلا کر اکثریتی طبقہ کو پولرائز کرنے کی بھی کوششیں کی گئیں، جب کہ یہ حقیقت سبھی جانتے ہیں کہ غیر ملکیوں کی آمدوسکونت حکومت کا مسئلہ ہے عام شہریوں کا نہیں۔ حیرت در حیرت تو اِس پر ہے کہ مسلسل تیسری بار وزارتِ عظمیٰ کا عہدہ حاصل کرنے کے بعد بھی صاحبانِ اقتدار اگر نفرت انگیز، اِنسانیت سوز اور جمہوریت کش نعروں کے محتاج ہیں، تو اُن کی عوامی خدمات وحکومتی کارنامے کہاں ہیں؟ آسمان نگل گیا یا زمین کھا گئی!
مہاراشٹر وجھارکھنڈ انتخاب کے نتائج جس اعتبار سے آئے ہیں، اُس سے یہی لگتا ہے کہ یہ ہریانہ اور جموں وکشمیر کا دوسرا حصہ ہے۔ کیوں کہ جس طرح ہریانہ اور جموں وکشمیر کے نتائج سے متعلق ایگزٹ اور پیش گوئیاں ہوئی تھیں، بعینہٖ مہاراشٹر اور جھارکھنڈ کے لیے بھی ہوئیں۔ لیکن نتیجہ دیکھا جائے تو مہاراشٹر کی جیت سے ہریانہ کی یاد تازہ ہوجاتی ہے اور جھارکھنڈ کی جیت سے جموں وکشمیر کی۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں اور کہتے بھی ہیں کہ مہاراشٹر کی جیت محض جناب وزیر اعظم کی کرشماتی شخصیت کا مرہون منت ہے۔ اگر یہ سچ مان لیا جائے تو جھارکھنڈ میں اُن کی کرشمائی شخصیت کہاں تھی؟ ذرائع کی مانے تو پچھلے انتخاب کے بالمقابل اِس بار جھارکھنڈ میں این ڈی اے کو صرف ہزیمت ہی نہیں اٹھانی پڑی ہے بلکہ اُن کی سیٹیں بھی کم ہوئی ہیں۔ لہٰذا مہاراشٹر کی جیت بالکل اُسی طرزِ عمل کا نتیجہ ہے، جو کہ ہریانہ میں اختیار کیا گیا تھا۔ مزید پیسوں کی ریل پیل اور آزاد اُمید کی خرید وفروخت کا بھی اُس میں اہم کردار رہا۔ رہی سہی کسر اپوزیشن جماعتوں کی آپسی خلش، اُن کی خوش فہمی اور سستی وغفلت، نیز مسلم رہنماؤں کی بیان بازی نے پوری کردی۔

> مرکزی حکومت پر لازم ہے کہ وہ جذباتی اور کمیونل نعروں سے بہرحال گریز کرے، تاکہ اُس کا نعرہ "سب کا ساتھ سب کا وکاس اور سب کا وشواس" واقعی پائیدار اور مضبوط ہو، اور اُسے ہر طبقات کا اعتماد بھی حاصل ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر طرح کے چھوٹے بڑے غیر جمہوری واقعات پر بھی غیر متعصّبانہ رویہ اختیار کرے اور اَیسے تمام شر پسند عناصر کے خلاف نتیجہ خیز ایکشن لے جو ملک ومعاشرت کی تعمیر وترقی کی راہ میں روڑا اٹکانے کی کوشش کررہے ہیں

ضمنی انتخاب کی بات کی جائے تو پنجاب اور بنگال کے اندر اِین ڈی اے جیت کے لیے ترس گئی، البتہ! بہار میں کچھ نتیش کمار کے باعث تو بہت کچھ پرشانت کشور کی بدولت راحت مل گئی۔ رہ گئی اُترپردیش کی بات، تو یہ سارا ملک جانتا ہے کہ اَیڈمنسٹریشن نے کس طرح قوت کا استعمال کیا۔ مسلم، گوجر اور یادو برادریوں کو کس انداز سے دھمکایا اور اُنھیں ووٹ کرنے سے روکا بھی۔ عورتوں کے ساتھ پولیس نے جس غیر اِنسانی رویے کا مظاہرہ کیا اُس سے ہر کوئی دنگ ہے۔ ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ ملکی اور ریاستی سطح پر عورتوں اور اُن کے حقوق بحق حکومت محفوظ ہیں اور دوسری طرف اُنھیں عورتوں کو رائے دہی جیسے جمہوری حق سے محروم کردینے کی ساری کوششیں کی جاتی ہیں۔ جب سلامتی دستہ ہی شہریوں پر پستول تانے کھڑا رہے گا تو ایک عام شہری اپنے جمہوری حق کا اِستعمال کیسے کرے گا۔ ملک ومعاشرے کی تعمیر وترقی میں حصہ لینے کی ہمت وحوصلہ اُن کے اندر کہاں سے پیدا ہوگا اور اُمن وآشتی کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کے لیے حکومت کے ساتھ وہ کس طرح کھڑا رہے گا اور پھر حکومت کی جیت کو جمہوری جیت کا جامہ کیسے پہنایا جائے گا؟
علاوہ ازیں سنبھل کی شاہی مسجد سروے معاملے میں ارکانِ عدلیہ نے جس برق رفتاری سے اپنی سرگرمی دکھائی ہے اور جس جلد بازی میں فیصلے صادر کیے ہیں، وہ ارکانِ عدلیہ کے حق میں قابل تعریف اور سودمند قدم ثابت ہونے کے بجائے، اُس کی جگ ہنسائی کا ذریعہ بن گیا ہے۔ کیوں کہ جو ارکانِ عدلیہ معمولی سے معمولی مقدمے کو بھی قبول ورڈ کرنے میں مہینوں لگادیتے ہیں اُنھوں نے ایک غیر معمولی مقدمے کو آنِ واحد میں قبول بھی کرلیا، فریقین کی باتیں بھی سن لیں اور سروے کا حکم بھی دے ڈالا، اور پھر سروے کنندہ بھی اِس قدر چاک وچوبند نکلے کہ اِدھر فیصلہ آیا اور اُدھر سروے کرنے پہنچ گئے۔ جب کہ تجربات شاہد ہیں کہ آج بھی مختلف مقدمے عدلیہ کے سردخانے میں پڑے دم توڑ رہے ہیں اور بے قصور افراد یا سلاخوں کے پیچھے رہنے پر مجبور ہیں یا پھر انصاف کی آس لگائے بیٹھے ہیں، لیکن اُن پر کسی کی توجہ نہیں۔
یہ تمام باتیں نہ صرف باشندگانِ ہند کے مفاد کے خلاف ہیں، بلکہ مرکزی حکومت کے اصل مقاصد واہداف کی برآری میں بھی سخت مانع ہیں۔ کیوں کہ اِنہی سانحات کے باعث آج معاشرت وسیاست انتشار وفساد کا شکار ہیں۔ گنگا-جمنی تہذیب وثقافت اور باہمی اِتحاد واتفاق کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو پارہا ہے۔ ترقیات وایجادات کے راستے مسدود ہیں۔ تعلیم وتعلّم کا معیار گھٹ گیا ہے اور جہالت ونفرت کا گراف بڑھ گیا ہے۔ داخلی اور خارجی سطح پر غیر معمولی مشکلات درپیش ہیں۔ ملک کا وقار داؤ پر لگا ہوا ہے اور بین الاقوامی شبیہ بگڑتی جارہی ہے۔ تجارت ومعیشت چرمرا کر رہ گئی۔ بھکمری اور بے روزگاری نے جینا محال کر رکھا ہے۔ نوجوان بے راہ روی اور مجرمانہ سرگرمیوں کے نرغے میں پھنستے جارہے ہیں۔ تمام تر وسائل اور ذرائع کے ہوتے ہوئے بھی ناکامی ونامرادی ہی ہاتھ آرہی ہے اور تمام تر محنتوں اور مشقتوں کے باوجود مقاصد کی حصولیابی نہیں ہو پارہی ہے۔ کیا مرکزی حکومت یہ چاہتی ہے کہ "سب کا ساتھ سب کا وکاس اور سب کا وشواس" کا جنازہ نکل جائے اور اُس کا خواب محض خواب ہی رہ جائے اور شرمندۂ تعبیر نہ ہونے پائے؟ ہمارے خیال سے وہ ایسا ہرگز نہیں چاہتی کہ اُس کے خوابوں کا شیش محل تیار ہونے سے پہلے ہی چکنا چور ہوجائے۔
چناں چہ اگر ایسا ہی ہے جیسا کہ ہم گمان کررہے ہیں تو مرکزی حکومت پر لازم ہے کہ وہ جذباتی اور کمیونل نعروں سے بہرحال گریز کرے، تاکہ اُس کا نعرہ "سب کا ساتھ سب کا وکاس اور سب کا وشواس" واقعی پائیدار اور مضبوط ہو، اور اُسے ہر طبقات کا اعتماد بھی حاصل ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر طرح کے چھوٹے بڑے غیر جمہوری واقعات پر بھی غیر متعصّبانہ رویہ اختیار کرے اور اَیسے تمام شر پسند عناصر کے خلاف نتیجہ خیز ایکشن لے جو ملک ومعاشرت کی تعمیر وترقی کی راہ میں روڑا اٹکانے کی کوشش کررہے ہیں۔ بالخصوص اپنے آس پاس کے دشمن نما دوستوں پر نظر رکھے کہ کہیں یہ لوگ اپنی مجرمانہ سرگرمیوں کے سبب کوئی ایسی سچویشن نہ پیدا کردیں جو حکومت ہند اور باشندگانِ ہند دونوں کے لیے مضر اور نقصان دہ ہو۔

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی-وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

محمد بن عثمانؒ حضرت ولی عصرؑ کے دوسرے نائب خاص

مولانا سید علی ہاشم عابدی

حضرت ولی عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے دوسرے نائب خاص جناب محمد بن عثمان رضوان اللہ تعالیٰ

جناب ابوجعفر محمد بن عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اور آپ کے والد ماجد جناب عثمان بن سعید رضوان اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے نزدیک قابل اعتماد و اعتبار تھے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے انکے بارے میں فرمایا: یہ جو بھی حکم تم لوگوں تک پہنچائیں وہ میری جانب سے ہے اور جو کہیں وہ میری ہی بات ہے، انکی باتوں کو سنو اور انکی پیروی کرو کیوں کہ وہ میری نظر میں قابل اعتماد اور امین ہیں۔

جب پہلے نائب خاص جناب عثمان بن سعید رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہوئی تو حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف نے جناب محمد بن عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کو خط لکھا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون تسلیما لامرہ ورضا بقضائیہ عاش ابوک سعیدا و مات حمیدا فرحمہ اللہ۔ من کمال سعادتہ ان رزقہ اللہ تعالیٰ ولدا مثلک یخلفہ بعدہ

''یعنی ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہماری بازگشت بھی اسی کی جانب ہے۔ ہم اس کے امر پہ تسلیم اور اس کے فیصلہ پر راضی ہیں۔ تمہارے والد نے سعادت مند زندگی بسر کی اور نیک وفات پائی۔ اللہ ان پر رحمت نازل فرمائے۔ اور ان کی سعادت کا یہ کمال ہے کہ اللہ نے انہیں تمہارے جیسا بیٹا عطا کیا جو ان کے بعد ان کا جانشین ہے۔'' حضرت امام زمانہؑ کی اس مبارک تحریر سے واضح ہے کہ جناب محمد بن عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کا مقام و مرتبہ آپ کے نزدیک بلند تھا اور وہ آپ کے نزدیک قابل اعتماد تھے۔

جناب ابوجعفر محمد بن عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد کی وفات کے بعد تقریبا چالیس برس تک حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی وکالت خاصہ کی ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی انجام دیا۔ عباسی حکمراں سمجھتے تھے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا کوئی جانشین نہیں ہے لہذا آپ اور آپ سے پہلے آپ کے والد نے مکمل تقیہ اختیار کیا تا کہ حکومت متوجہ نہ رہے اور شیعوں کو کوئی مشکل درپیش نہ ہو۔

8/ربیع الاول سن 260 ہجری کو ہمارے گیارہویں امام حضرت حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت ہوئی اور ہمارے مولا و آقا حضرت ولی عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی امامت کا آغاز ہوا۔

لیکن ماحول اتنا پر آشوب تھا کہ کہ امام زمانہ بحکم خدا سے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہے یعنی غیبت صغریٰ کا آغاز ہوا۔ عباسی حکومت کی پوری کوشش تھی کہ امام زمانہؑ کو شہید کر دے لہذا امام حسن عسکریؑ کے بعد آپ کے اہل خانہ کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ حکومت کے جاسوسوں کی خیانتیں اور سپاہیوں کی جنایتیں اہل حرم کے تعاقب میں رہتی تھیں اور جب گھر کا ہی کوئی اہم فرد (جعفر) مخالف ہو تو باہری دشمن کو زیادہ محنت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ حالات اتنے مشکل تھے کہ خمس کا مال لانے والا بغیر کسی خط کے جناب محمد بن عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کو دیتا تا کہ کوئی تحریر مشکل کا سبب نہ بن سکے۔ اور جب عباسی حاکم کو اس کے وزیر نے اطلاع دی کہ حضرت امام حسن عسکریؑ کے بعد انکے فرزند جو زندہ ہیں اور انھوں نے کچھ خاص لوگوں اپنا وکیل بنایا ہے تا کہ رقوم جمع کریں تو حاکم نے حکم دیا کہ جاسوس چھوڑیں جائیں تا کہ سب کو گرفتار کیا کر لیا جائے۔ ادھر حضرت امام زمانہؑ نے اپنے تمام وکلاء کو حکم دیا کہ جب تک میرا دوبارہ حکم نہ پہنچے کوئی کسی سے کوئی رقم وصول نہ کرے۔ جاسوس ایمان وخلوص کی چادر اوڑھ کر ایک وکیل کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے اپنے مولا و آقا حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خدمت میں کچھ رقم بھیجنی ہے آپ میری مدد کریں تو وکیل نے حکم امامؑ کے مطابق جواب دیا کہ مجھے اس کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ اور اس طرح حضرت امام زمانہؑ نے دین ومذہب کی حفاظت کے ساتھ ساتھ مومنین کو بھی تحفظ بخشا۔

مذکورہ واقعہ سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ان نواب خاص نے کن مشکل حالات میں دین کی تبلیغ و بقا کی اہم ذمہ داریاں ادا کیں اور اللہ کے ان خالص بندوں پر ولی خدا امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو کتنا اعتماد اور بھروسہ تھا اور یہ اپنے امام کے کیسے مطیع وفرمانبردار تھے کہ مولا کے امرونہی کو اپنے نفس پر مقدم رکھتے اور اپنی زندگی اسی اطاعت وفرمانبرداری میں بسر کی۔

جناب ابوجعفر محمد بن عثمان رضوان اللہ تعالیٰ ایک عظیم عالم و فقیہ تھے اور فقہ میں آپ کی ''کتاب الاشربۃ'' ہے جسے آپ کی وفات کے بعد آپ کی بیٹی ام کلثوم نے حسب وصیت جناب حسین بن روح رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کو دی۔ دعائے سمات، دعائے افتتاح اور زیارت آل یاسین آپ ہی سے مروی ہے۔

جناب ابوجعفر محمد بن عثمان رضوان اللہ تعالیٰ کی 29/جمادی الاول 305 ہجری کو بغداد میں رحلت ہوئی اور وہیں دفن ہوئے۔ آپ کا مزار مقدس عاشقان اہلبیتؑ کی زیارت گاہ ہے۔

☆☆☆☆☆

عرفان کا عرفان

مولانا سید محمد ظفر الحسینی (بنارس)

عرفان زنگی پوری میرے لئے صرف ایک شاعر نہیں بلکہ وہ میرے عزیز ترین دوست اور دیرینہ رفیق ہیں جن سے دوستی کے علاوہ قرابت قریبہ بھی ہے لیکن دوستی و رفاقت قرابت پر فوقیت رکھتی ہے۔ لکھنؤ میں میرا قیام گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن کے سلسلے میں 1975 سے 1979 تک تقریبا پانچ برس رہا اور یہی وہ زمانہ تھا جب ہم دونوں باہمی قلبی لگاؤ اور انتہائی قربت کی بنا پر ایک جان دو قالب بن کر سامنے آئے اور ناقابل تفکیک جسم و جان کی حیثیت سے پہچانے گئے۔ کھانے پینے اور سونے جاگنے سے لے کر سیر و تفریح تک اس کے علاوہ مسجد میں جاکر فریضہ نماز کی ادائیگی نیز مجالس و محافل میں شرکت تک ہمیشہ ہم دونوں ساتھ ساتھ رہے۔ اسلئے ان کا حق اور میرا فریضہ تھا کہ میں انکے سلسلے میں چند سطریں قلمبند کروں۔

عرفان ایک جامع اور وسیع مفہوم کا لفظ ہے جس کے معنی اصل میں پہچاننے اور شناخت حاصل کرنے کے ہیں جو خاص طور پر اپنے دامن میں خداشناسی اور حقائق سے آگاہی کا مفہوم لئے ہوئے ہے، چنانچہ جس طرح یہ لفظ معرفت پروردگار سے لیکر علم عرفان تک دقیق علمی مطالب ومفاہیم کی ادائیگی کے لئے استعمال ہوتا ہے اسی طرح اسے معاشرے میں لوگوں کے نام کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے اور بچوں کو اس نام سے موسوم کرنا کوئی نئی روایت نہیں ہے مگر اس ضمن میں کہنا یہ ہے کہ ''عرفان'' حقیقتاً بہترین ناموں میں سے ایک ایسا نام ہے جس کے بہترین اثرات دوسرے اچھے ناموں کی طرح انسان کی شخصیت پر مرتب ہوتے ہیں۔

اس حقیقت کی ایک روشن مثال جناب عرفان زنگی پوری کا وجود ہے جن کا نام نامی بھی عرفان ہے اور تخلص بھی، اسی مناسبت سے میں نے اپنی تحریر کا عنوان ''عرفان کا عرفان'' منتخب کیا ہے۔ چنانچہ جو لوگ انھیں پہچانتے ہیں وہ پہچانتے ہیں لیکن جو نہیں پہچانتے ان کے لئے ان کا شائع ہونے والا کلام پہچاننے کا ذریعہ بنے گا۔

مجھے یہاں اختصار کے ساتھ بس یہ عرض کرنا ہے کہ جناب عرفان زنگی پوری ایک ایسی باشعور فرد ہیں جو مومن، مخلص، نیک، با اخلاق خوش مزاج اور دوسری خوبیوں کے حامل ہونے کے علاوہ شعرو شاعری کی دنیا میں بھی عرصہ دراز سے اپنی ایک پہچان اور اپنا ایک نام ونشان رکھتے ہیں، مختلف اصناف سخن میں ان کے کلام موجود ہیں لیکن کربلا سے ان کی قلبی اور دینی وایمانی وابستگی کی بنا پر سب سے پہلے ان کے سلام کا مجموعہ ''ضرب تبسّم'' کے عنوان سے منظر عام پر آچکا ہے۔

عرفان زنگی پوری میرے لئے صرف ایک شاعر نہیں بلکہ وہ میرے عزیز ترین دوست اور دیرینہ رفیق ہیں جن سے دوستی کے علاوہ قرابت قریبہ بھی ہے لیکن دوستی و رفاقت قرابت پر فوقیت رکھتی ہے۔ لکھنؤ میں میرا قیام گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن کے سلسلے میں 1975 سے 1979 تک تقریبا پانچ برس رہا اور یہی وہ زمانہ تھا جب ہم دونوں باہمی قلبی لگاؤ اور انتہائی قربت کی بنا پر ایک جان دو قالب بن کر سامنے آئے اور ناقابل تفکیک جسم وجان کی حیثیت سے پہچانے گئے۔ کھانے پینے اور سونے جاگنے سے لے کر سیر وتفریح تک اس کے علاوہ مسجد میں جاکر فریضہ نماز کی ادائیگی نیز مجالس و محافل میں شرکت تک ہمیشہ ہم دونوں ساتھ ساتھ رہے۔ اسلئے ان کا حق اور میرا فریضہ تھا کہ میں انکے سلسلے میں چند سطریں قلمبند کروں۔

یقیناً شعر گوئی ان کا پسندیدہ مشغلہ ہے لیکن شعر گوئی میں جو چیز انکی خاص پہچان ہے وہ ہے حضرات اہلبیت اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سلسلے میں ان کی سخن سنجی اور قلم فرسائی، جس کا سلسلہ منقبت، قصائد، اور سلام وغیرہ کی شکل میں ابتدائے شباب سے آج تک جاری وساری ہے۔

ان کا حق یہ ہے کہ انھیں محض بہ حیثیت شاعر نہیں بلکہ بہ حیثیت مداح اہلبیتؑ پہچانا جائے اور ان کے کلام لوگوں کو بہ آسانی دستیاب ہوں تا کہ وہ اسے محفلوں اور مسالموں کی زینت بھی بنائیں اور اس سے فکری وادبی استفادے بھی کئے جائیں۔

شاعر بڑی محنتوں اور جانفشانیوں سے شعر کہتا ہے لیکن مجمع عام میں ایک مرتبہ سنانے کے بعد اسے ڈائری یا بستہ کی زینت بنا کر رکھ دینا اور طاق نسیاں کی نذر کر دینا شعر وادب کی بھی حق تلفی ہے اور صاحبان ذوق کے حق کی بھی پامالی ہے۔

چونکہ نثر کے مقابلے میں شعر زیادہ اثر انگیز ہوتا ہے اور اس کے اثرات زیادہ طولانی اور دیرپا بھی ہوتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ اسے مختلف شکلوں میں مختلف عنوانات سے برابر منظر عام پر لایا جاتا رہے تا کہ صاحبان ذوق کی بھی تسکین وتسلی ہوتی رہے اور افراد قوم تک مفید مطالب اور موثر پیغامات بھی مسلسل پہنچتے رہیں۔

چنانچہ یہی بات شعراء کے دیوان اور مجموعہء کلام کے نشر واشاعت کی سب سے بڑی منطقی وجہ بھی ہے۔ خاص طور پر جب وہ کلام پیغمبر ختمی مرتبتؐ اور ان کی آلؑ پاک کی شان میں ہو، جس سے نہ صرف شعری ذوق کی تسکین ہوتی ہو بلکہ ذکر اہلبیتؑ کا احیاء بھی ہوتا ہو اور ثواب کے ساتھ ساتھ دیگر روحانی ومعنوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہوں، اس پس منظر میں ''ضرب تبسّم'' کی اشاعت کافی اہمیت کی حامل ہے۔ سوا سو سے زیادہ سلام پر مشتمل یہ مجموعہء کلام جہاں کہیں جس کسی کے ہاتھ میں پہنچے گا ہر شخص اپنے اپنے اعتبار سے اسے پڑھے گا، دیکھے گا، پرکھے گا اور اپنا نظریہ قائم کرے گا، کوئی سطحی نظر سے محض ورق گردانی کرے گا تو کوئی دلچسپی اور باریکی سے اس کا مطالعہ کرے گا کوئی اس کا محض شعری وادبی پہلو سامنے رکھے گا تو کوئی ذکر اہلبیتؑ اور اجر وثواب کے نقطۂ نظر سے بھی فائدہ اٹھائے گا، اسی طرح کوئی تعریف کرے گا تو کوئی تنقید کرے گا، بہر حال ہر شاعر کے مجموعہء کلام یا ہر مصنف کی تصنیف کی صورت اس کو بھی ان مرحلوں سے گذرنا ہے۔ لیکن میرے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ صرف شاعر کے کلام سے آشنا نہ ہوں بلکہ کلام کے ساتھ ساتھ شاعر کے اوصاف وخصوصیات سے بھی ہوں اور شاعر کے مزاج وکیفیات کو بھی پہچانتے ہوں تا کہ اس کا کلام ان کے لئے مزید فائدہ بخش ثابت ہو۔ ایسے میں ضروری ہے کہ کسی بھی مجموعہء کلام میں دیباچہ یا تقریظ وغیرہ لکھتے وقت صرف رسمی باتوں پر اکتفا نہ کی جائے بلکہ واقعا کلام کی خوبیوں کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ شاعر کے امتیازات و خصوصیات کو بھی بیان کیا جائے۔

اسی نقطۂ نظر سے میں یہاں عرفان زنگی پوری کی بعض خوبیوں کیطرف اشارہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں:

۱۔ خلوص واخلاص: میں نے کبھی محسوس نہیں کیا کہ انھوں نے کبھی شہرت اور نام ونمود کے جذبہ کے تحت شعر کہے ہوں اور مدح اہلبیتؑ کی ہو۔ یہی وہ خلوص ہے جو ہر عمل صالح کی جان ہے کی بارگاہ میں اس کی قبولیت کا باعث بنتا ہے۔

۲۔ خودستائی اور خودفریبی سے پرہیز: آج کل اگر کوئی شعر موزوں بھی کر لیتا ہے تو وہ اپنے آپ کو بہت بڑا شاعر سمجھنے لگتا ہے، عرفان صاحب کافی طویل عرصہ سے شعر وشاعری کا شغف رکھتے ہیں لیکن وہ کبھی اپنے بارے میں خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہوئے، نہ کبھی انھوں نے خود کو شاعر اعظم سمجھا اور نہ اپنے منہ میاں مٹھو بنے، بلکہ اس کے برعکس وہ آج بھی کوئی کلام لکھتے ہیں تو پڑھنے سے پہلے اپنے بعض احباب کے سامنے پیش کرتے ہیں تا کہ اگر کوئی اصلاح طلب بات ہو تو اس کی طرف انھیں ضرور متوجہ کیا جائے۔

۳۔ سادگئ طبع اور سادگئ سخن: ان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان کے ذہن میں کبھی چھوٹے، بڑے، جونیئر سینئر، استاد شاگرد اور کہنہ مشق ونومشق وغیرہ کا تصور نہیں پیدا ہوتا، یعنی جو بات عام طور پر شعراء میں پائی جاتی ہے اس سے موصوف الحمد للہ محفوظ ہیں، ان کا نام سینئر شعراء کی صف میں اگر نہ پکارا جائے تب بھی انھیں نہ اعتراض ہوگا اور نہ وہ کلام پڑھنے میں تامل کریں گے۔ اسی طرح جب وہ کلام پیش کرتے ہیں تو ان کا لب ولہجہ بناوٹوں سے پاک بیحد سادگی بھرا ہوتا ہے۔

یہ وہ خوبیاں ہیں جو انھیں دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں اور انھیں آج کے شعراء میں انفرادی شان کا مالک بناتی ہیں۔ دعاء ہے کہ اللہ انھیں سلامت رکھے اور ان کی شعری خدمات کا یہ سفر آئندہ بھی یوں ہی جاری رہے آمین۔

☆☆☆☆

رفعت سروش: اردو ادب کا ایک روشن چراغ

ڈاکٹر شاہد حبیب

اردو ادب میں کچھ شخصیات ایسی ہیں جنھوں نے اپنی خدمات کے ذریعے زبان وادب کو نئی بلندیوں پر پہنچایا اور اپنے پیچھے ایسا علمی وادبی ورثہ چھوڑا جو آئندہ نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ رفعت سروش (1926-2008) اردو ادب کے ایسے روشن ستارے ہیں، جنھوں نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں، زود نویسی، اور ریڈیو کی دنیا میں منفرد انداز سے ایک بلند مقام حاصل کیا۔ ان کی شخصیت متنوع اور ہمہ جہت تھی، جس نے ادب، شاعری، نثر، اور براڈ کاسٹنگ کے میدانوں میں گہرے نقوش چھوڑے۔ ان کی زندگی کے مختلف پہلو اور خدمات اردو زبان وادب کی دنیا کے لیے ایک مثال ہیں۔ جنھوں نے ادب وفن کی مختلف اصناف میں اپنی غیر معمولی تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ ان کا اصل نام سید شوکت علی تھا، اور وہ 2 جنوری 1926 کو نگینہ، ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔ بجنور وہی سرزمین ہے جہاں سجاد حیدر یلدرم، عبدالرحمن بجنوری، اور اختر الایمان جیسے بلند پایہ ادیبوں اور شاعروں نے جنم لیا۔ رفعت سروش کا تعلق ایک معزز سید خاندان سے تھا اور ان کی ابتدائی زندگی، تعلیم و تربیت اور خاندانی پس منظر نے ان کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کیے۔

رفعت سروش نے اپنی ابتدائی تعلیم نگینہ اور موانہ (میرٹھ) میں حاصل کی اور 1935 میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد وہ بمبئی منتقل ہو گئے، جہاں انھوں نے ہندی ودیا پیٹھ سے 'بھاشا رتن' کا امتحان پاس کیا، جو بی اے کے مساوی تھا۔ بمبئی کی ادبی اور ثقافتی زندگی نے ان کی شخصیت کو نکھارنے میں اہم کردار ادا کیا۔ یہاں انھوں نے اردو اور ہندی کے ماہرین کے ساتھ نشست وبرخاست کے مواقع حاصل کیے، جس نے ان کے ادبی اور تخلیقی سفر کی بنیاد رکھی۔ بمبئی کے اس علمی ماحول نے ان کی شخصیت کو مزید نکھارا اور ان کی ادبی صلاحیتوں کو جلا بخشی۔

رفعت سروش نے 1945 میں آل انڈیا ریڈیو بمبئی سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ریڈیو ہندوستان کے عوام کے لیے تفریح اور معلومات کا سب سے اہم ذریعہ تھا۔ بمبئی ریڈیو سے 13 سال تک وابستگی کے دوران انھوں نے اپنے وقت کے مشہور ادیبوں اور شاعروں کی صحبت اختیار کی۔ اس کا ذکر انھوں نے اپنی مشہور کتاب بمبئی کی بزم آرائیاں میں بڑے دلچسپ انداز میں کیا ہے۔ بعد ازاں، وہ دہلی منتقل ہو گئے اور آل انڈیا ریڈیو دہلی سے منسلک ہو گئے، جہاں انھوں نے 26 سال تک خدمات انجام دیں۔ ریڈیو کے ساتھ ان کی وابستگی مجموعی طور پر 39 برس پر محیط تھی، اور 31 جنوری 1984 کو وہ ریڈیو سے سبکدوش ہوئے۔ 39 سالہ ریڈیو کیریئر کے دوران، رفعت سروش نے ادب اور صحافت کے معیار کو بلند کیا۔ ان کی آواز اور انداز آج بھی ان سامعین کے ذہنوں میں تازہ ہیں جنھوں نے ان کا سنہری دور دیکھا۔

رفعت سروش کا سب سے بڑا کارنامہ آل انڈیا ریڈیو کا مشہور پروگرام "اردو مجلس" تھا، جو روزانہ شام پونے آٹھ بجے نشر ہوتا تھا۔ اس پروگرام کی موسیقی کی مخصوص دھن اور رفعت سروش کے منفرد انداز نے اس پروگرام کو سامعین کے دلوں میں خاص مقام دلایا۔ یہ پروگرام اپنی منفرد موسیقی کی دھن اور ان کے مخصوص انداز پیشکش کی بدولت سامعین کے دلوں پر حکمرانی کرتا رہا۔ ان کی آواز ایک پہچان بن گئی، اور ان کا لب ولہجہ اردو زبان کے حسن کو مزید نکھارتا تھا۔ ان کی آواز نہ صرف ریڈیو کی پہچان بنی بلکہ اردو زبان کے تئیں ان کی محبت کا بھی عکاس تھی۔

رفعت سروش کی شخصیت ہمہ جہت تھی۔ وہ شاعر، ادیب، براڈ کاسٹر، ڈراما نگار، سوانح نگار، اور نقاد تھے۔ ان کی ادبی خدمات کا دائرہ وسیع تھا اور انھوں نے اردو ادب کو 87 کتابوں کا بیش قیمت خزانہ دیا۔ ان کی تصانیف میں شاعری، افسانہ، تنقید، ڈراما، تاریخ، اور سوانح عمری شامل ہیں۔

رفعت سروش کی شاعری میں حسن، عشق، انسانی جذبات اور سماجی مسائل کا حسین امتزاج ملتا ہے۔ رفعت سروش کی شاعری ان کے دل کی گہرائیوں اور احساسات کا آئینہ دار ہے۔ ان کے اشعار میں جذبات کی شدت اور الفاظ کی نرمی نمایاں ہے۔ ان کا پہلا مجموعہ کلام "وادی گل" 1963 میں منظر عام پر آیا، جو ان کی شاعرانہ حساسیت کا خوبصورت اظہار ہے۔ ان کے دوسرے مجموعے "ذکر اس پری وش" (1966) اور "جہان رقص ونغمہ" نے انہیں ایک ممتاز شاعر کے طور پر متعارف کرایا۔ ان کی نعتیہ شاعری بھی بے حد مقبول رہی۔ ان کی ایک نعت، جو آل انڈیا ریڈیو کے لیے ریکارڈ کی گئی تھی، آج بھی سامعین کے دلوں میں تازہ ہے۔ رفعت سروش کی شاعری میں ایک سماجی شعور اور انسانی ہمدردی کا عنصر نمایاں ہے، جو ان کی ترقی پسند سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ ان کی شاعری کی خاص بات یہ ہے کہ وہ انسانی جذبات، سماجی مسائل، اور روحانی تجربات کو بڑی خوبصورتی سے پیش کرتے تھے۔ ان کے اشعار کی سادگی اور اثر انگیزی قاری کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے۔ ان کی شاعری نہ صرف رومانوی موضوعات پر مبنی تھی بلکہ اس میں انسانی زندگی کی گہرائیوں اور پیچیدگیوں کو بھی عمدگی سے بیان کیا گیا ہے۔ ان کا یہ شعر ان کی شاعری کی گہرائی کو واضح کرتا ہے:

"اچھا یہ کرم ہم پہ تو صیاد کرے ہے
پر نوچ کے اب قید سے آزاد کرے ہے"

رفعت سروش صرف شاعر نہیں تھے بلکہ نثر نگاری میں بھی ان کا مقام منفرد تھا۔ ان کی نثر سادہ، شگفتہ، اور دلکش تھی۔ انھوں نے مختلف موضوعات پر کثیر تعداد میں کتابیں لکھیں، جن میں آپ بیتی، تنقید، اور ادبی تاریخ شامل ہیں۔ ان کی آپ بیتی "پتہ پتہ بوٹا بوٹا" اردو ادب کی ایک اہم کتاب ہے، جو ان کی زندگی کے نشیب و فراز کی مکمل عکاسی کرتی ہے۔ ان کی یہ خود نوشت اردو ادب کی بہترین خود نوشتوں میں شمار ہونے کے لائق ہے۔ یہ کتاب ان کی زندگی کے نشیب و فراز کے ساتھ ساتھ ان کی زندگی کے تجربات، اور یادوں کا ایسا حسین مرقع ہے جو قاری کو اپنے ساتھ باندھے رکھتا ہے۔

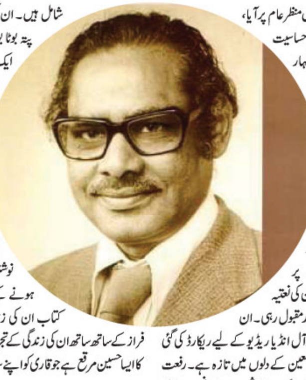

رفعت سروش نے ڈراما نگاری کے میدان میں بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ ان کے ڈرامے ادبی حسن کا شاہکار تھے، جن میں جذبات کی شدت، کہانی کی گہرائی، اور فن کی باریکیاں موجود تھیں۔ انھوں نے ریڈیو کے لیے کئی یادگار ڈرامے تخلیق کیے۔ ان کے ڈرامے موضوعات اور فنی باریکیوں کے لحاظ سے منفرد تھے۔ خاص طور پر اوپیرا کے ذریعے انھوں نے ایک نئی صنف کو مقبولیت دی، جو آج بھی سامعین کے دلوں پر گہرا اثر چھوڑتی ہیں۔ انھوں نے منظوم ڈرامے بھی لکھے، "شعور وآگہی" کے عنوان سے ان کے منظوم ڈرامون کا انتخاب 1993 میں منظر عام پر آیا۔ ان کے یہ منظوم ڈرامے فن اور جذبات کی ایسی پیشکش ہیں جو اپنی نوعیت کے منفرد تھے اور اردو ادب میں ایک نیا رجحان کو متعارف کرانے کا سبب بنے۔

تاریخ اور تنقید کے میدان میں بھی رفعت سروش کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ان کی تصانیف "پانی پت" اور "حرف حرف بمبئی" تاریخی اور ثقافتی اہمیت کی حامل ہیں۔ ان کی تنقیدی بصیرت نے اردو ادب کو نئے زاویوں سے دیکھنے اور پرکھنے کا موقع فراہم کیا۔

ان کی چند دیگر مشہور کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

ڈگر پنگھٹ کی (ڈرامے، مطبوعہ: 1991)

شاخ گل (مجموعہ کلام، مطبوعہ: 1992)

قلم کے صفیر (شخصیات پر مضامین، مطبوعہ: 1997)

براڈ کاسٹنگ (مطبوعہ: 2000)

بہارِ نوبہار (مضامین، مطبوعہ: 2004)

جہان رقص ونغمہ (منظوم ڈرامے اور اوپیرا، مطبوعہ: 2007)

آنسوؤں کے چراغ (مضامین، مطبوعہ: 2008)

آل انڈیا ریڈیو اور اردو (تحقیق وتذکرہ، مطبوعہ: 2008)

رفعت سروش کی تحریروں میں تاریخ، معاشرت، اور انسانی رویوں کا گہرا تجزیہ ملتا ہے، جو قاری کو سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ رفعت سروش کی زندگی میں کئی نشیب و فراز آئے، لیکن ان کے لیے سب سے بڑا سانحہ 15 دسمبر 1987 کو پیش آیا، جب ان کی شریک حیات صبیحہ سروش کا انتقال ہوا۔ اس حادثے نے ان کی زندگی پر گہرا اثر ڈالا، اور وہ اپنی باقی ماندہ زندگی اسی غم کے سہارے گزارتے رہے۔ ان کی بیٹی ڈاکٹر شبانہ نذیر، جو خود ایک معروف براڈ کاسٹر اور شاعرہ ہیں، نے ان کے علمی وادبی ورثے کو زندہ رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انھوں نے اپنے والد کی یادوں کو زندہ رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی مرتب کردہ کتاب "نذر رفعت سروش" ان کی خدمات کا ایک خوبصورت اعتراف ہے۔

رفعت سروش کی خدمات کو دنیا بھر میں سراہا گیا۔ ان کی وفات کے کئی سال بعد بھی ان کی یاد منائی جاتی رہی۔ 2022 میں "انڈین ڈائیسپورا واشنگٹن ڈی سی میٹرو" کے زیر اہتمام ایک آن لائن میٹنگ میں ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں دنیا بھر سے ادیبوں، شاعروں، اور محققین نے شرکت کی اور ان کی زندگی اور خدمات پر روشنی ڈالی۔ جن میں ڈاکٹر رضی رضی الدین، پروفیسر فاروق بخشی، انیس اعظمی، ڈاکٹر شکیل اختر، اور ودوشی سمن دیوگن جیسی شخصیات کے نام اہم ہیں، مقررین نے ان کی ادبی خدمات، ترقی پسند سوچ، اور انسانی ہمدردی کے پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ اس تقریب سے یہ واضح ہوا کہ رفعت سروش کی یادیں آج بھی زندہ ہیں اور ان کی خدمات کو نسل در نسل یاد رکھا جائے گا۔ اس موقع پر رفعت سروش کی ایک مقبول نعت اور غزل بھی پیش کی گئی، جس نے شرکاء کو مسحور کر دیا۔ رفعت سروش کی ادبی خدمات پر کئی محققین نے کام کیا ہے۔ ان پر شائع ہونے والی کتابوں میں محمد سالم کی "بہار نو بہار: رفعت سروش" اور ڈاکٹر عطیہ سلطان کی "رفعت سروش" شامل ہیں۔ ڈاکٹر وسیم بیگم نے ان پر ایک مونوگراف مرتب کیا، جو ساہتیہ اکیڈمی کے ذریعے شائع ہوا۔ ان کی ادبی خدمات پر ڈاکٹر رضیہ حامد کے جریدے "فکر وآگہی" کے خصوصی شمارے بھی شائع ہوئے۔ جو ان کی شخصیت اور خدمات کا جامع جائزہ پیش کرتا ہے۔

رفعت سروش اردو ادب کی دنیا میں ایک ایسا نام ہے جو ہمیشہ زندہ رہے گا۔ انھوں نے شاعری، نثر، ڈراما، اور براڈ کاسٹنگ کے میدان میں جو خدمات انجام دیں، وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ ان کی زندگی اور کام نہ صرف ادب کے طلبا کے لیے بلکہ ہر اس شخص کے لیے مشعل راہ ہیں جو علم وادب سے وابستہ ہے۔ رفعت سروش کی زندگی ایک مسلسل جدوجہد، محبت، اور فن کی معراج کی کہانی ہے، جس نے اردو ادب کو نئی جہتیں عطا کیں۔ ان کا نام ہمیشہ ادب کی تاریخ میں سنہرے حروف میں لکھا جائے گا۔ رفعت سروش کا شمار اردو ادب کے ان چند خوش نصیب ادیبوں میں ہوتا ہے جنھوں نے اپنے فن سے ادب کے دائرے کو وسعت دی۔ ان کی شخصیت اور کام آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔ رفعت سروش کی شخصیت اور خدمات کا احاطہ ایک مضمون میں کرنا ممکن نہیں۔ وہ ایک ہمہ جہت فنکار تھے۔ ان کا ادبی ورثہ ہمیشہ اردو ادب کی دنیا کو روشنی دیتا رہے گا۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
موبائل: 8539054888)

☆☆☆

کار اور ٹرک میں زبردست ٹکر میں 5 دوستوں کی موت

سرگوجا، یکم دسمبر (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے سرگوجا ضلع کے ادے پور علاقے کے گاؤں لگا میں اسکوڈا کار اور ٹرک کے درمیان زبردست ٹکر میں کار میں سوار چار افراد کی موقع پر ہی موت ہوگئی جبکہ ایک کی حالت نازک تھی، جس نے میڈیکل کالج لے جاتے ہوئے راستے میں دم توڑ دیا۔ اسکوڈا سواروں کی شناخت رائے پور کے رہائشیوں کے طور پر کی گئی ہے۔ حادثے کا شکار ہونے والے اسکوڈا کار میں سوار تین نوجوانوں کے نام دنیش ساہو، سنجیو اور راہل بتائے گئے ہیں۔ جبکہ دو دیگر کی شناخت نہیں ہوسکی ہے۔ اطلاعات ہیں کہ اسکوڈا سوار رائے پور کے چنگور بھاٹھا کا رہنے والا ہے۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ کار سامنے سے مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔ کار کے اندر بری طرح پھنس جانے والے نوجوانوں کو کار کو کٹر سے کاٹ کر باہر نکالا جاسکا۔ یہ واقعہ قومی شاہراہ 130 پر واقع گاؤں لگا میں پیش آیا۔ صبح 5 بجے ادانی گیسٹ ہاؤس کے قریب، ادے پور کے قریب رائے پور سے امبیکا پور جا رہی ایک تیز رفتار کار ایک ٹرک سے ٹکرا گئی، جس کی وجہ سے یہ سنگین حادثہ پیش آیا۔ تمام مرنے والوں کی تاحال شناخت نہیں ہوسکی ہے۔ ادے پور پولیس کی ٹیم جائے حادثہ پر موجود ہے اور تحقیقات جاری ہے۔ ادے پور پولیس اسٹیشن انچارج کماری چندرا کرنے بتایا کہ تمام نوجوانوں کی لاشوں کو کمیونٹی ہیلتھ سینٹر، ادے پور میں رکھا گیا ہے۔

ہندوستان 21ویں صدی میں عالمی قیادت فراہم کرنے کیلئے تیار

مسلسل ترقی اور تکنیکی صلاحیت کے ساتھ ہندوستان اب مواقع کی سرزمین بن گیا ہے، وسٹاس کے 15ویں کانووکیشن سے اوم برلا خطاب

چنئی، یکم دسمبر (یو این آئی) لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے آج کہا کہ مسلسل ترقی اور تکنیکی صلاحیت کے ساتھ ہندوستان اب مواقع کی سرزمین بن گیا ہے انہوں نے مزید کہا کہ تمل ناڈو کے نوجوان اپنے علم اور ہنر سے دنیا کے مختلف شعبوں میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کررہے ہیں انہوں نے کہا کہ اپنے غیر ملکی دوروں کے دوران انہیں یہ تجربہ ہوا ہے کہ ہندوستانی نوجوان آئی ٹی، طب، انجینئرنگ اور دیگر شعبوں میں عالمی سطح پر نمایاں پوزیشنوں پر فائز ہیں جس سے عالمی سطح پر ہندوستان کی موجودگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ برلا نے ویلس انسٹی ٹیوٹ آف سائنس ٹیکنالوجی اینڈ ایڈوانسڈ اسٹڈیز (وسٹاس) کے 15ویں کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے انجینئرنگ، طب اور دیگر شعبوں میں عالمی معیار کی تعلیم فراہم کرنے پر اس ادارے کی تعریف کی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے طلباء کو علم اور تحقیقی کام کے ساتھ اپنے کیریئر کو بڑھانے اور ہندوستان کے مستقبل میں اپنا رول ادا کرنے کے قابل بنانے کے لئے انسٹی ٹیوٹ کی بھی تعریف کی۔ برلا نے یہ بھی کہا کہ تمل ناڈو اپنی بھرپور ثقافت، زبان اور تکنیکی صلاحیت کے لیے مشہور ہے اور اس میں علم اور جدید تکنیکی تعلیم کا غیر معمولی امتزاج بھی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ریاست کے طلباء نئے اعتماد اور جوش کے ساتھ اپنے خوابوں کو حقیقت بنانے کے لئے تیار ہیں اور ایک ”ترقی یافتہ ہندوستان“ کی تعمیر میں اپنا ادا کرنے کے منتظر ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ نوجوان نہ صرف روزگار کے مواقع پیدا کرکے بلکہ تکنیکی ترقی اور مینوفیکچرنگ کے ذریعے بھی ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کریں گے۔

اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ ہندوستانی نوجوان خود انحصار، نظم وضبط اور نئے اہداف حاصل کرنے کے لیے پرعزم ہیں، لوک سبھا اسپیکر نے کہا کہ ہندوستان 21ویں صدی میں عالمی قیادت فراہم کرنے کے لیے تیار ہے اور نوجوان اس میں اہم کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ بڑے خواب دیکھیں اور انہیں پورا کریں۔ قابل تجدید توانائی، متبادل ایندھن، مصنوعی ذہانت، آٹومیشن، مواد کی تحقیق اور فارماسیوٹیکل سائنس کے شعبوں میں وسٹاس کے جدید تحقیقی مراکز کی تعریف کرتے ہوئے مسٹر برلا نے کہا کہ یہ مراکز نہ صرف طلباء کو اعلیٰ معیار کی تعلیم فراہم کرتے ہیں بلکہ جدت کے ذریعے نئے اہداف حاصل کرنے میں تحقیق اور رہنمائی بھی کرتے ہیں۔ مسٹر برلا نے کہا کہ کامیابی اور ناکامی زندگی کا حصہ ہیں، اور ہمیں دونوں سے سیکھنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہر ناکامی انسان کو سیکھنے کا موقع فراہم کرتی ہے اور ہر ناکامی ہمیں نئے خوابوں اور اہداف کی طرف لے جاتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ زندگی میں خواہ کتنی ہی رکاوٹیں آئیں، کسی کو امید نہیں چھوڑنی چاہیے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ نئے اہداف اور اعتماد کے ساتھ ایک دن کامیابی ضرور ملے گی۔ تمل ناڈو کی متاثر کن سرزمین کے بارے میں بات کرتے ہوئے لوک سبھا اسپیکر نے کہا کہ تمل ناڈو کے لوگ اور ثقافت ہمیشہ قوم کو متاثر کرتے ہیں۔ تمل ناڈو میں پیدا ہونے والے سابق صدر ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی کامیابیوں اور متاثر کن سفر کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کی زندگی ہمیں سکھاتی ہے کہ جدوجہد کے باوجود عزم اور وژن کے ساتھ کوئی بھی چیز حاصل کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ڈاکٹر کلام کا سفر ہمیں یاد دلاتا ہے کہ درست سمت اور عزم کے ساتھ ہم اپنے مقاصد تک پہنچ سکتے ہیں۔ مسٹر برلا نے طلباء سے بڑے سے بڑے خواب دیکھنے، پرعزم رہنے اور سخت محنت کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ان کے خواب اور عزم انہیں کامیابی کی طرف لے جائیں گے۔ انہوں نے پی گوپی ناتھ کے متاثر کن سفر کا بھی تذکرہ کیا جو پوری دنیا کے نوجوانوں کے لیے ایک تحریک ہے۔

’ای وی ایم ہیک کرنے کا دعویٰ جھوٹا اور بے بنیاد‘

ممبئی پولیس نے الیکشن کمیشن کی شکایت پر درج کی ایف آئی آر درج

ممبئی (ایجنسی) ممبئی سائبر پولیس نے الیکشن کمیشن کی شکایت پر ایک شخص کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کرلیا ہے۔ دراصل اس شخص نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ایک ویڈیو پوسٹ کیا تھا جس میں اس نے ای وی ایم ہیک کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ جس ویڈیو کے متعلق پولیس نے یہ کارروائی کی ہے وہ ’انڈیا ٹوڈے‘ کی خصوصی تحقیقات کے تحت سامنے آیا تھا۔ ویڈیو میں ایک نوجوان یہ دعویٰ کرتا ہوا نظر آرہا ہے کہ وہ ای وی ایم کو ہیک کرسکتا ہے اور نتائج کچھ سیاسی جماعتوں کے حق میں کرسکتا ہے۔ نوجوان کا یہ بھی کہنا تھا کہ وہ امریکی محکمہ دفاع کی ٹیکنالوجی کی تکنیک کا استعمال کر کے ای وی ایم کو ہیک کرسکتا ہے۔ اس ویڈیو کو عام لوگوں کے ساتھ ساتھ کچھ سیاسی لیڈران نے بھی شیئر کیا تھا۔ الیکشن کمیشن نے سوشل میڈیا پر وائرل ہوئے ویڈیو کے بعد سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر ایک پوسٹ بھی شیئر کیا۔ جس میں الیکشن کمیشن نے ایک بار پھر وضاحت دینے کی کوشش کی ہے کہ ای وی ایم سے کسی قسم کا چھیڑ چھاڑ کیا جانا ناممکن ہے۔ الیکشن کمیشن نے ’ایکس‘ پر کیے پوسٹ میں لکھا کہ ”ای وی ایم کے بارے میں جھوٹا دعویٰ: کچھ سوشل میڈیا صارفین کی جانب سے ایک ویڈیو شیئر کیا گیا ہے جس میں ایک شخص ای وی ایم کی فریکوئنسی کو الگ کر کے مہاراشٹر انتخابات میں ای وی ایم ہیک کرنے اور چھیڑ چھاڑ کرنے کا جھوٹا اور بے بنیاد دعویٰ کر رہا ہے۔“ قابل ذکر ہے کہ ای وی ایم کے حوالے سے ہمیشہ سے الیکشن کمیشن پر سوال اٹھتا رہا ہے۔ حالیہ مہاراشٹر انتخاب کے بعد بھی سیاسی جماعتوں نے ای وی ایم پر سوال اٹھایا ہے اور اسے بند کر کے بیلٹ پیپر سے انتخاب کرانے کی الیکشن کمیشن سے مانگ بھی کی ہے۔ ای وی ایم کو ہیک کیے جانے سے متعلق 30 نومبر 2024 کو این سی پی۔ ایس پی کے صدر شرد پوار نے کہا کہ ”ای وی ایم کو ہیک کیا جاسکتا ہے۔ ہمیں کچھ لوگوں نے پریزنٹیشن لیکن ہم نے اس پر یقین نہیں کیا۔ اب معلوم ہو گیا ہے کہ ای وی ایم کو ہیک کیا جاسکتا ہے۔“

اجیت پوار کے خلاف الیکشن لڑنے والے یوگندر نے ای وی ایم کی جانچ کا کیا مطالبہ، 9 لاکھ روپے فیس ادا کی

پونے: مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کے نتائج کے بعد متعدد امیدواروں نے الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں (وی ای ایم) کے مائیکرو کنٹرولر کی جانچ کے لیے درخواستیں دی ہیں۔ دریں اثنا، بارامتی سے اجیت پوار کے خلاف الیکشن لڑنے والے این سی پی۔ ایس پی کے امیدوار یوگندر پوار نے 19 ووٹنگ مشینوں کی جانچ کے لیے 8.96 لاکھ روپے ادا کیے ہیں۔ یوگندر پوار کے علاوہ ہڑپسار سے این سی پی کے امیدوار پرشانت جگتاپ اور پونے کینٹ سے کانگریس کے امیدوار رمیش باگوی نے بھی جانچ کی درخواست دی ہے۔ ضلع بھر میں 137 ووٹنگ مشینوں کے مائیکرو کنٹرولرز کی تصدیق کے لیے 66.64 لاکھ روپے کی مجموعی فیس جمع کرائی گئی ہے۔ سپریم کورٹ کے رہنما اصولوں کے مطابق، وہ امیدوار جو اپنے حلقے میں دوسرے یا تیسرے نمبر پر رہے ہوں، وہ ای وی ایم کے 5 فیصد مائیکرو کنٹرولر کی جانچ کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ امیدواروں کو اس کے لیے درخواست اور جانچ کی فیس جمع کرانی ہوتی ہے۔ پونے کے ضلع الیکشن حکام نے ان درخواستوں کو ریاست کے چیف الیکشن آفس بھیج دیا ہے۔ پرشانت جگتاپ نے ہڑپسار میں 27 ووٹنگ مشینوں کی جانچ کے لیے تقریباً 12 لاکھ روپے فیس دی، جبکہ راہل کلاتے نے چنچوڑ میں 25 مشینوں کے لیے 11 لاکھ روپے ادا کیے۔ کانگریس کے سنجے جگتاپ نے 21 مشینوں کی جانچ کے لیے 9.9 لاکھ روپے ادا کیے۔ جانچ کے عمل کی نگرانی سخت سکیورٹی کے تحت کی جائے گی، جس میں امیدواروں کے علاوہ وی وی پی اے ٹی بنانے والی کمپنیوں کے انجینئر بھی شامل ہوں گے۔

یمنا ایکسپریس وے پر نئے ضابطے، رفتار کی حد کی خلاف ورزی پر لگے گا جرمانہ

نئی دہلی۔ سردیوں کے موسم میں کہرے اور ٹھنڈ کی وجہ سے سڑک حادثوں کا خدشہ بنا رہتا ہے۔ ایسے میں یمنا ایکسپریس وے اور نوئیڈا۔ گریٹر نوئیڈا ایکسپریس وے پر رفتار کی حد میں تبدیلی کردی گئی ہے۔ یمنا ڈیولپمنٹ اتھارٹی (یِڈا) نے فیصلہ کیا ہے کہ 15 دسمبر سے لے کر 15 فروری تک دونوں ایکسپریس وے پر نئے ضابطے نافذ ہوں گے۔ اس کے تحت ہلکی گاڑیوں کے لیے زیادہ سے زیادہ رفتار کی حد 80 کلومیٹر فی گھنٹہ اور بھاری گاڑیوں کے لیے 60 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی۔ رفتار کی حد کی خلاف ورزی کرنے پر بڑا جرمانہ طے کیا گیا ہے۔ ہلکی گاڑیوں پر 2 ہزار اور بھاری گاڑیوں پر 4 ہزار جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ یمنا اتھارٹی کے افسروں نے بتایا کہ یہ قدم کہرے اور کم دکھائی دینے کی وجہ سے پھسلن بڑھنے کے خدشے کو ذہن میں رکھتے ہوئے اٹھایا گیا ہے۔ اس سے سڑک حادثات کو روکنے میں مدد ملے گی اور سردیوں کے دوران مسافر محفوظ سفر کرسکیں گے۔ اتھارٹی کے سی ای او نے کہا کہ اس قدم سے سردیوں کے موسم میں سڑک حادثات کو کافی حد تک روکا جاسکے گا۔ اس تبدیلی کے ساتھ ساتھ یمنا ایکسپریس وے پر تحفظ بڑھانے کے کئی اہم اقدامات کیے گئے ہیں۔ پیٹرولنگ گاڑی کی تعداد کو 11 سے بڑھا کر 15 کردیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہنگامی خدمات کے لیے 6 ایمبولنس، 6 کرین اور 6 دمکل گاڑیاں تعینات کی جائیں گی۔ گاڑیوں پر ریفلیکٹر ٹیپ چسپاں کرنے کے لیے ایک خاص مہم چلائی جا رہی ہے تاکہ گاڑیوں کی وزیبلیٹی میں بہتری ہوسکے اور حادثوں کا خدشہ کم ہوسکے۔ سردیوں میں سڑک تحفظ کو دیکھتے ہوئے اوور لوڈ گاڑیوں پر سخت کارروائی کی جائے گی۔ یمنا ایکسپریس وے کے زیرو پوائنٹ سے لے کر زیرو ٹول تک چار۔ چار ٹیمیں تعینات کی جائیں گی جو اوور لوڈ گاڑیوں پر نظر رکھیں گی۔ یہ ضابطہ 15 دسمبر سے موثر ہوگا اور 15 فروری تک نافذ رہے گا۔

ہماری لڑائی اس طاقت کے خلاف ہے جو عوام کے حقوق کو پامال کررہی ہے

ہم جمہوریت کو بی جے پی کی تباہ کن پالیسیوں سے بچانے اور ہر ہندوستانی کے تحفظ کے لیے کوشاں ہیں: پرینکا گاندھی

وائناڈ۔ کانگریس کی رکن پارلیمنٹ نے بی جے پی کی قیادت والی مرکزی حکومت پر نشانہ لگاتے ہوئے کہا کہ آج لڑائی اس قوت کے خلاف ہے جو لوگوں کے حقوق کو کمزور کرکے انہیں کچھ تاجر دوستوں کے حوالہ کررہی ہے۔ انہوں نے وائناڈ کے ماننت واڑی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا، ”آج ہم اپنی قوم، ہندوستان کی روح کے لئے جدوجہد کررہے ہیں۔“ وائناڈ میں اپنے دورے کے دوسرے دن کی شروعات کرتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا، ”ہم ایک ایسی طاقت کے خلاف لڑ رہے ہیں جو ہمارے ملک کی بنیاد پر قائم اداروں کو تباہ و برباد کرنے کی ہر ممکن کوشش کررہی ہے۔“ انہوں نے وائناڈ کے لوگوں کے ساتھ رہنے اور ان کی ضروریات کے لیے کندھے سے کندھا ملا کر آگے بڑھنے کا وعدہ کیا۔ انہوں نے کہا، ”انتخابی مہم سے پہلے، جب میں یہاں لینڈ سلائیڈنگ کے متاثرین سے ملاقات کے لیے آیا، تو میں نے ایک نوجوان لڑکے سے ملاقات کی جس نے اپنی دادی کے علاوہ اپنے خاندان کے تمام افراد کھو دیے تھے۔ وہ بہادر تھا لیکن ٹوٹا ہوا تھا۔ لینڈ سلائیڈنگ اور سیلابی پانی کے دوران چھ گھنٹوں تک وہ اپنی ماں کو بچانے کے لیے ان سے لپٹا رہا۔ بعد میں، اس نے اپنی ماں کو سیلاب میں بہتے ہوئے دیکھا۔“

پرینکا نے مزید کہا، ”جب میں انتخابی مہم کے دوران دوبارہ آیا تو میں نے اس سے اس کے شوق کے بارے میں پوچھا۔ اس نے جواب دیا کہ اس کا شوق ’ان لوگوں کی مدد کرنا ہے جو تکلیف میں ہیں‘۔ انہوں نے کہا، ”یہ لڑکا نہ صرف بہادر ہے بلکہ اس کا دل بھی سونے جیسا ہے۔ یہ لڑکا آپ کا بیٹا ہے۔ وہ نوجوان خاتون جو ہوم اسٹے چلاتی ہیں، وہ آپ کی ماں ہیں۔ وہ کسان جو درد میں ہونے کے باوجود مسکراتا ہے، وہ آپ کا بھائی ہے۔ میرے لیے، آپ سب کے دل سادہ ہیں لیکن انسانی زندگی اور صحیح اور غلط کی واضح سمجھ رکھتے ہیں۔ آپ اس ملک کی تمام خوبصورتی، طاقت، جرات، اور اتحاد کی نمائندگی کرتے ہیں جسے ہم اپنا وطن کہتے ہیں۔“

پرینکا گاندھی نے کہا، ”ہم آپ کے لیے ایک مضبوط اور بہتر مستقبل کی جدوجہد کررہے ہیں، ہم ایک بڑی جنگ بھی لڑ رہے ہیں۔ یہ جنگ ہندوستان کی روح اور ان تمام اقدار کے لیے ہے جن کے لیے ہمارے آباؤ اجداد نے جدوجہد کی تھی۔ ہم آئین کے تحفظ کے لیے لڑ رہے ہیں، آپ کے حقوق کو آپ کے ہاتھوں میں رکھنے اور اقتدار کو ہندوستانی عوام کے ہاتھوں میں برقرار رکھنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ہم جمہوریت کو بی جے پی کی تباہ کن پالیسیوں سے بچانے اور ہر ہندوستانی کے تحفظ کے لیے کوشاں ہیں، چاہے ان کا مذہب، ذات یا جنس کچھ بھی ہو۔“ راہل گاندھی کے ساتھ دو روزہ دورے پر وائناڈ پہنچیں پرینکا گاندھی نے ہفتہ کو وائناڈ لوک سبھا حلقہ کے تحت آنے والے تروامباڈی، نکامبور کے کولائی، کوجی کوڈ کے وندور اور ایڈونا کے ملپورم اضلاع میں منعقدہ عوامی جلسوں میں شرکت کی تھی۔ پرینکا نے وائناڈ لوک سبھا ضمن انتخاب میں 410931 ووٹوں کے بڑے فرق سے جیت حاصل کی، جو ان کا پہلا انتخابی مقابلہ تھا۔

محمد یونس کا نوبل انعام منسوخ کیا جانا چاہیے: بھار گورمن

ترواننت پورم، یکم دسمبر (یو این آئی) رام داس آشرم کے جنرل سکریٹری بھار گورمن نے اتوار کو کہا کہ بنگلہ دیش کی موجودہ عبوری حکومت کے چیف ایڈوائزر محمد یونس کو ان کے ملک میں جہادی قیادت والی نسل کشی کی حمایت“ کرنے پر ان کا نوبل انعام منسوخ کیا جانا چاہیے۔ کیرالہ میں ہندو ایکیا ویدی کے سابق جنرل سکریٹری نے ”انسانیت کے خلاف جرائم کی مدد اور حوصلہ افزائی“ میں ان کے کردار کے لیے یونس کے خلاف بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ چلانے کا بھی مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا اس طرح کی بربریت“ کے سامنے خاموش نہیں رہ سکتی اور متاثرین کے ساتھ کھڑے ہوکر اور انصاف کا مطالبہ کرتے ہوئے بنگلہ دیش میں مظالم کو روکنے کے لیے ابھی کارروائی کرنی چاہیے۔ نوبل انعام کی سرکاری ویب سائٹ کے مطابق، یونس اور بنگلہ دیش کے گرامین بینک کو ”نیچے سے معاشی اور سماجی ترقی کرتے“ کے ان کے کام لیے 2006 کے نوبل امن انعام سے نوازا گیا تھا۔

دہلی میں نظام قانون پوری طرح تباہ

خواتین سے لے کر کاروباری تک خوفزدہ، کیجریوال نے مرکز کو پھر بنایا نشانہ

نئی دہلی۔ دہلی میں خراب نظام قانون کو لے کر عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے ایک بار پھر مرکز کی بی جے پی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دہلی میں خوف کا ماحول ہے، یہاں کی خواتین خوف زدہ ہیں، راجدھانی گینگسٹر کے قبضے میں ہے اور یہاں کا نظام قانون پوری طرح سے درہم برہم ہوچکا ہے۔ اروند کیجریوال نے کہا کہ پوری دہلی کے اندر کاروباریوں کے پاس تاوان کے لیے فون کال آرہے ہیں۔ کوئی اگر نہیں سنتا ہے تو اگلے ہی دن اس کے گھر یا دکان کے باہر فائرنگ کی جاتی ہے، وہ ایک پرچی بھی چھوڑ جاتے ہیں جس میں دھمکی دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ سب معاملے مسلسل اٹھا رہا ہوں، میرے اوپر کل پد یاترا کے دوران ایک مادّہ پھینکا گیا۔ کل میرے ایک ایم ایل اے کو گرفتار کرلیا گیا جبکہ ایم ایل اے بھی گینگسٹر سے پریشان ہیں۔ ان کے پاس بھی گینگسٹر کا فون آرہا تھا اور انہیں دھمکی دی جارہی تھی۔ 2023 میں اس سلسلے میں پولیس میں شکایت درج کرائی تھی، اس کے بیٹے کو جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی۔ 30 سے 40 بار ایم ایل اے کو گینگسٹر کی طرف سے دھمکی دی گئی۔ اس دوران اروند کیجریوال نے وزیر داخلہ امیت شاہ کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہمت ہے تو گینگسٹر کو گرفتار کرکے دکھاؤ۔ ہمارے ایم ایل اے کو گرفتار کرکے کیا ہوگا؟ ہمارے اوپر کچھ پھینکوا کر کیا ہوگا؟ ہم بار بار آواز اٹھا رہے ہیں کہ جرائم روکو اور ہم اسے آگے بھی اٹھاتے رہیں گے۔ آج دہلی کے لوگ بہت خوف زدہ ہیں، کاروباری ہمیشہ خوف میں مبتلا رہتے ہیں کہ کب انہیں تاوان کے لیے کوئی فون نہ آجائے۔ پریس کانفرنس میں اروند کیجریوال نے دہلی میں اتحاد کے سوال پر بھی اپنی بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ دہلی انتخابات میں کوئی اتحاد نہیں ہوگا۔ پارٹی یہاں اکیلے انتخاب لڑے گی اور سبھی 70 اسمبلی سیٹوں پر اپنے امیدواروں کو کھڑا کرے گی۔

قرطاس امانت کی رسم اجرا

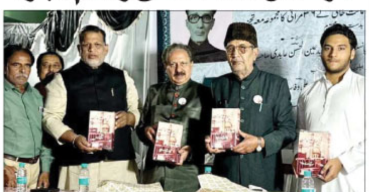

حیدرآباد۔ باقر رضوی امانت خانیؔ کے 36 مراثی کے مجموعہ مع تجزیہ ”قرطاس امانت“ کی آج حسینیہ نواب عنایت جنگ بہادرؒ پرانی حویلی میں رسم اجرا انجام دی گئی۔ ڈاکٹر سید تقی عابدی نے کلیدی خطبہ دیا۔ مولانا حیدر زیدی، مولانا سید لقمان حسین موسوی اور علامہ اعجاز فرخ نے مخاطب کیا۔ حسن امانت خان نے مرثیہ پیش کیا۔ ایڈیٹر ریاست ٹائمز وسابق ترجمان تلنگانہ بی جے پی میر فراست باقری اور اعجاز علی نے بھی تقاریب میں شرکت کی۔ رشید شہیدی نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔

دھنکھڑ نے کسانوں کے مسائل حل کرنے پر زور دیا

نئی دہلی، یکم دسمبر (یو این آئی) نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ نے کسانوں کے مسائل کو بات چیت اور افہام وتفہیم کے ذریعے حل کرنے پر زور دیا ہے اور کہا ہے کہ کسانوں کا اطمینان سال 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کی راہ ہموار کرے گا۔ اتوار کو یہاں راجہ مہندر پرتاپ کی 138ویں یوم پیدائش کے موقع پر ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر دھنکھڑ نے کہا کہ کسانوں کے مفادات کا تحفظ ضروری ہے تاکہ ہم ایک ترقی یافتہ ملک کی تعمیر کرسکیں۔ مسٹر دھنکھڑ نے کہا کہ ”جب بھی میرے ذہن میں ایک خیال آتا ہے، ہمیں آزاد ہندوستان میں کیا کرنا ہے تاکہ ہمارے لوگوں کی کامیابیوں کو مناسب احترام ملے؟ موجودہ نظام ٹھیک ہے، معاشی ترقی شاندار ہے۔ ہمارا عالمی امیج بہت بلند ہے لیکن سال 2047 تک ترقی یافتہ ملک کا درجہ حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہمارے کسان مطمئن ہوں۔“ کسانوں سے بات چیت اور افہام وتفہیم کے ذریعے اپنے مسائل حل کرنے کی اپیل کرتے ہوئے مسٹر دھنکھڑ نے کہا کہ ”ہمیں یہ یاد رکھنا ہوگا کہ ہم اپنے لوگوں سے نہیں لڑتے، ہم اپنے ہی لوگوں سے غداری نہیں کرتے، دشمن کے ساتھ غداری کی جاتی ہے۔ جب کسانوں کے مسائل فوری طور پر حل نہیں ہوتے تو کوئی کیسے سو سکتا ہے۔

قرآن مجید وسیرت طیبہؐ کے پیغام سے نئی نسل کو واقف کروانا آج کی اہم ضرورت

گلبرگہ میں سیرت النبی ﷺ مقابلہ جات کا کامیابی کے ساتھ اختتام

گلبرگہ یکم دسمبر: سیرت النبیؐ مقابلہ جات کا بروز اتوار یکم دسمبر سیرت کوئز مقابلے جات کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے۔ یہ تفصیل ڈاکٹر محمد اصغر چلبل چیئرمن سیرت النبیؐ مقابلے جات وچیئرمن سیرت النبیؐ اسٹڈی اینڈ ریسرچ سنٹر نے اخبار نویسیوں سے گفتگو کے دوران بتائی۔ انھوں نے کہا کہ 30 نومبر دو پہر 2:30 بجے قرآن کوئز مقابلے جات کا انعقاد عمل میں آیا جس میں تقریباً تین سو طلبا وطالبات نے حصہ لیا۔ قرآن کوئز کی ایک کتاب جو ایک ہزار سوال وجواب پر مشتمل ہے کو باضابطہ طلبا وطالبات کے مابین دیا گیا تھا۔ جو قرآن مجید سے متعلق اہم معلومات کا حسین مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ والدین وطلبا وطالبات و اسکول کے ذمہ داروں کی تجویز پر انگلش میں بھی اسکا ترجمہ کیا گیا تھا جو بے حد مقبول ہوا اور گذشتہ 5 سالوں سے ملت اسلامیہ کا بھی پسندیدہ مجموعہ بن گیا ہے۔ قرآن کوئز کے لیے جملہ 250 سوالات دیئے گئے تھے اور اسکے جواب ملٹی پل چوائس کے تھے۔ 75 منٹ کا وقت دیا گیا تھا۔ اسی طرح یکم دسمبر اتوار کو صبح 11 بجے سیرت کوئز مقابلے جات کا امتحان کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں تقریباً 600 طلبا وطالبات نے حصہ لیا۔ اس کوئز کے لئے بھی 757 سوال وجواب پر مشتمل ایک کتابچہ دیا گیا تھا جو انگلش میں بھی ترجمہ کیا گیا تھا۔ اس کتابچہ میں ”حضور ﷺ کی ولادت سے وفات تک کے حالات“ کو طلبا وطالبات کے لئے عام فہم انداز اور آسان زبان میں شائع کروائی گئی۔ ڈاکٹر محمد اصغر چلبل نے مزید کہا کہ گذشتہ سال سیرت کوئز کا کتابچہ ”آپؐ جمال نبویؐ، خصائل نبویؐ، خصائص نبویؐ اور ازواج مطہرات وغیرہ سے متعلق معلومات سوال وجواب کی شکل میں پیش کئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر محمد اصغر چلبل نے مزید کہا کہ گذشتہ 6 سالوں سے ان تمام مقابلے جات سے عوام الناس اسکولوں، کالجوں اور دینی مدارس کے طلبہ وطالبات کو خصوصاً کافی فائدہ ہوا ہے۔ انھوں نے مزید بتایا کہ سیرت طیبہؐ کے پیغام سے نئی نسل کو واقف کروانا آج کی اہم ضرورت ہے۔ نئی نسل کو سیرت طیبہؐ کے پیغام اور اس کے عصری تقاضوں سے واقف کروانا۔ آج کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ موجودہ دور میں نئی نسل دین بیزار، دین سے دور ہونے کی وجہ موبائل اور انٹرنیٹ ہے۔ موبائل اور انٹرنیٹ کے آزادانہ اور بیجا استعمال سے نئی نسل میں زبردست اخلاقی بگاڑ پیدا ہوا ہے۔ نئی نسل کو دین اور سیرت طیبہؐ سے قریب کرنے کے لئے سیرت النبیؐ اسٹڈی اینڈ ریسرچ سنٹر، آل انڈیا ملی کونسل و مرکزی سیرت کمیٹی کے زیر اہتمام 6 سالوں سے سیرت النبیؐ مقابلے جات منعقد کئے جارہے ہیں۔ ان مقابلے جات کے ذریعہ نئی نسل کو قرآن مجید، احادیث اور سیرت طیبہ کو پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی ترغیب دلائی جارہی ہے۔ اس کام میں الحمد اللہ بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ہزاروں طلبا و طالبات اب تک ان مقابلے جات سے مستفید ہوتے آرہے ہیں۔ مختلف مکاتب فکر کے علماء، مشائخین، دانشوران اور اسکول کے اساتذہ سیرت النبیؐ مقابلے جات میں اپنی بے لوث خدمات کے ذریعہ طلبا وطالبات کی حوصلہ افزائی کرنے کے علاوہ مقابلے جات کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون کررہے ہیں۔

شمع اردو اسکول مثالی اسکول کے ایوارڈ سے سرفراز

سولاپور (سلطان اختر) نذیر منشی توصیفی کمیٹی سولاپور کے زیر اہتمام عالمی اردو کے موقع پر یکم ڈسمبر کو اردو گھر میں منعقدہ بے نذیر ایوارڈس 2024 کے تحت شہر کی مشہور اسکول شمع اردو اسکول نئی زندگی سولاپور کو مثالی اسکول کے ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ جلسے کے صدر شہر قاضی مفتی امجد علی قاضی، نذیر منشی و دیگر معزز مہمانان کی موجودگی میں شمع اردو اسکول کے صدر مدرس ابوبکر عبدالطیف تلامندو نے یہ ایوارڈ قبول کیا۔ اس موقع پر دلشاد بیجاپورے، شاہین صدفا بار تلامندو، ناظر تعلیم دولت بی شیخ سپروائزر نیلوفر سید، زبیدہ سید خانم معراج الولی شفیع چوبدار مظہر اللولو، بیجاوید قاضی عمران جمعدار اقبال باغبان شریک تھے۔ شمع اسکول کے صدر بیباک صحافی وشاعر ایوب تلامندو، عبدالقدوس تلامندو وجملہ اسٹاف نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔

امن وامان کی خراب حالت، تاجر دہشت میں: گرگ

چنڈی گڑھ، یکم دسمبر (یو این آئی) ہریانہ اسٹیٹ ٹریڈ بورڈ کے صوبائی صدر بجرنگ گرگ نے اتوار کو الزام لگایا کہ حکومت ہریانہ میں امن وامان کی صورتحال کو کنٹرول کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہوگئی ہے اور تاجر دہشت میں ہیں۔ مسٹر گرگ نے یہاں جاری بیان میں کہا کہ حالیہ دنوں میں ریاست میں ریواڑی، جولانہ، نروانہ، ہانسی، حصار، یمنا نگر، روہتک، کرنال، کیتھل، سونی پت، گڑگاؤں، فتح آباد وغیرہ جگہوں پر جبری وصولی، لوٹ مار اور فائرنگ کے واقعات سے تاجروں اور عام لوگوں میں خوف وہراس کا ماحول ہے۔ انہوں نے کہا کہ جرائم میں اضافہ ریاست کے کاروبار اور صنعتوں کو بری طرح متاثر کر رہا ہے اور پڑوسی ریاستوں کا کوئی بھی صنعت کار ہریانہ میں سرمایہ نہیں لگا رہا ہے۔

منشیات کے خاتمے کی مہم کاغذوں پر چل رہی ہے: سیلجا

چنڈی گڑھ، یکم دسمبر (یو این آئی) کانگریس جنرل سکریٹری اور سرسہ کی رکن پارلیمنٹ کماری سیلجا نے اتوار کو الزام لگایا کہ منشیات کی وبا سے نبرد آزما ہریانہ میں نشہ چھڑانے کی مہم صرف کاغذوں پر چل رہی ہے اور زیادہ تر نشہ چھڑانے کے مراکز بجٹ اور عملہ کی کمی کی وجہ سے صرف نام کے رہ گئے ہیں۔ یہاں سے جاری ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ 22 میں سے 16 اضلاع منشیات کی زد میں ہیں اور سرکاری ریکارڈ کے مطابق 120 ڈی ایڈکشن سینٹرز ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ نشہ چھڑانے کے مراکز میں نہ تو ڈاکٹر ہیں اور نہ ہی دیگر عملہ، نہ ہی ان کا بجٹ جاری کیا جا رہا ہے، یہی نہیں، زیادہ تر مراکز کرائے کی عمارتوں میں چل رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کروکشیتر کے نشہ چھٹکارا مرکز کا بجٹ 2016 سے جاری نہیں کیا گیا ہے، 11 ملازمین بے روزگار ہوگئے ہیں اور سنٹر 2020 سے بند ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسی طرح ریواڑی کے نشہ چھڑانے کے مرکز کے پاس بھی عمارت نہیں ہے، اس کا بجٹ بھی کافی عرصے سے جاری نہیں کیا گیا ہے اور یہاں تک کہ عملے کی خالی آسامیوں کو بھی پر نہیں کیا گیا ہے، جند کے نشہ چھٹکارا مرکز کو بجٹ نہیں ملا ہے۔ کرنال کے نشہ چھڑانے کے مرکز میں ایک سائیکاٹرسٹ تک نہیں ہے، پانی پت میں نشے سے چھٹکارا مرکز کے لیے بجٹ جاری نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی عملہ ہے، کیتھل میں نشہ چھڑانے کا مرکز اب بھی کرائے پر چل رہا ہے۔ توہانہ سونی پت اور بھیوانی کے نشہ چھڑانے کے مراکز میں نہ تو عملہ ہے اور نہ ہی بجٹ، سونی پت اور بھیوانی کے نشہ چھڑانے کے مراکز کا بھی برا حال ہے۔ سرسہ کے رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ سرسہ ضلع میں منشیات کی لت پر قابو پانے میں حکومت مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے، جو منشیات کی لت سے سب سے زیادہ متاثر ہے، اور نوجوان نشے کی لت سے مر رہے ہیں۔

پل حادثہ معاملہ: بدایوں پولیس نے گوگل کو نوٹس جاری، جواب مانگا

بدایوں: یکم دسمبر (پی این ایس) بریلی ضلع کی سرحد سے متصل بدایوں کے داتا گنج علاقے میں رام گنگا ندی پر نامکمل پل کی وجہ سے حادثے کے چھ دن بعد گوگل کو نوٹس بھیجا گیا ہے۔ بدایوں پولیس نے یہ نوٹس بھیجا ہے۔ اس میں گوگل کے علاقائی افسر کا نام پوچھا گیا ہے۔ یہ بھی پوچھا گیا ہے کہ جب پل نامکمل تھا تو پھر گوگل میپ پر راستہ درست کیوں دکھایا گیا؟ پولیس کا کہنا ہے کہ نوٹس کا جواب ملنے کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی۔

بریلی کے داتا گنج سے فرید پور جانے والی سڑک پر موڈا گاؤں کے قریب ایک پل ہے جو نامکمل ہے۔ 24 نومبر کو ایک کار میں سفر کرنے والے تین افراد حادثے کا شکار ہو گئے۔ وہ گوگل میپ کی مدد سے آگے بڑھا اور پل ختم ہوتے ہی ان کی گاڑی 20 فٹ نیچے گر گئی جس سے تینوں افراد ہلاک ہو گئے۔ انتظامیہ نے نامکمل پل سے کار گرنے کے معاملے میں گوگل کو بھی قصوروار مانا ہے۔ اس کے بعد اب اس راستے کو گوگل میپ سے ہٹا دیا گیا ہے۔ اس معاملے میں داتا گنج کے نائب تحصیلدار چھویرام نے اسسٹنٹ انجینئر محمد عارف اور ابھیشیک کمار، جونیئر انجینئر اجے گنگوار اور مہاراج سنگھ کے خلاف رپورٹ درج کرائی ہے۔ شکایت میں گوگل کے ریجنل منیجر کے خلاف نقشے پر غلط راستہ دکھانے کی بھی شکایت کی گئی ہے۔ تاہم، پولیس نے اس کیس میں گوگل یا اس کے کسی ایگزیکٹیو کا نام نہیں لیا ہے۔ بحث میں کچھ نام شامل کیے جا سکتے ہیں۔ حادثے کے چھ دن بعد پولیس نے گوگل کو نوٹس جاری کیا ہے۔ داتا گنج کوتوالی کے انسپکٹر گورو بشنوئی نے کہا کہ گوگل کو نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ گوگل میپ کے ریجنل آفیسر کا نام بتانے کو کہا گیا ہے۔ جب کوئی راستہ نہیں تھا تو نقشے پر یہ راستہ کیوں دکھایا گیا؟ نوٹس کا جواب موصول ہونے کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی۔ ستمبر 2023 میں سیلاب کی وجہ سے فرید پور کی طرف پل کی اپروچ روڈ بہہ گئی تھی، تب سے اس پل پر ٹریفک بند ہے۔ محکمہ تعمیرات عامہ کی جانب سے وہاں دیوار کھڑی کی گئی تھی۔ لیکن، کچھ لوگوں نے اس دیوار کو توڑ دیا۔

علی گڑھ میں دل کا دورہ پڑنے سے آٹھ سالہ بچی کی موت

گھر میں بڑے بھائی بہن کے ساتھ کھیلتے ہوئے سینے میں درد

علی گڑھ: یکم دسمبر (پی این ایس) دل کی بیماری چھوٹے بچوں کو بھی متاثر کر رہی ہے۔ ہفتہ کو اتر پردیش کے علی گڑھ ضلع میں آٹھ سالہ بچی دکشا (8) جو ہنستے ہنستے گھر میں بھاگ رہی تھی، دل کا دورہ پڑنے سے چل بسی۔ وہ اپنے بڑے بھائی اور بہن کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ اچانک اسے اپنے سینے میں درد محسوس ہوا اور وہ بے ہوش ہو گئی۔ اہل خانہ اسے ڈاکٹر کے پاس لے گئے، جہاں اسے مردہ قرار دے دیا گیا۔ دیکشا لودھی نگر علی گڑھ روڈ کے رہنے والے جیتو راجپوت کی بیٹی تھی اور گرین ویلی کانوینٹ پبلک اسکول میں پہلی جماعت میں پڑھتی تھی۔ اسی اسکول میں اس کی بڑی بہن مونیکا (15) آٹھویں کلاس میں پڑھتی ہے اور اس کا بھائی سمیر (13) بھی ساتویں کلاس میں پڑھتا ہے۔ تاؤ ویریندر سنگھ نے بتایا کہ ہفتہ کی رات تقریباً 9 بجے وہ اپنے بھائی اور بہن کے ساتھ گھر میں کھیل رہی تھی۔ بچے کھیلتے کھیلتے گھر کے صحن میں ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ اچانک اس کے سینے میں درد ہوا اور وہ چیخ اٹھی۔ اس سے پہلے کہ اس کے گھر والے کچھ سمجھ پاتے وہ بے ہوش ہو گئی۔ گھر والے اسے فوری طور پر علاقے کے ایک پرائیویٹ ڈاکٹر کے پاس لے گئے جہاں ڈاکٹر نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ ان کی موت دل کا دورہ پڑنے سے ہوئی ہے، گرین ویلی کانونٹ اسکول کا سالانہ تقریب اتوار کو ہے۔ دیکشا کو اس میں ڈانس پرفارمنس دینا تھی اور وہ اس کے لیے بہت پرجوش تھیں۔ اس کے لیے اس نے تیاریاں بھی کر رکھی تھیں۔ گھر والے بھی خوش تھے اور انہوں نے اس کے لیے لباس بھی تیار کر رکھا تھا۔ ان کی اچانک موت سے اہل خانہ صدمے میں ہیں۔ گھر والوں نے بتایا کہ دیکشا نے خاندان کے تمام افراد کو اس کا ڈانس دیکھنے کے لیے آنے کو کہا تھا۔ سب نے وہاں جانے کی تیاریاں بھی کر رکھی تھیں۔

بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر و ناظم واصف فاروقی کے اعزاز میں مخصوص شعری نشست

فتح پور (پریس ریلیز) لکھنؤ سے تشریف لائے بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر و ناظم واصف فاروقی، نوجوان مقبول شاعر شہباز طالب اور ابھی سریشٹھ تواری کے اعزاز میں ادارہ ہم سخن اور بزم نیاز فتح پوری کے زیر اہتمام مخصوص اعزازی شعری نشست کا انعقاد کیا گیا۔ فتح پور کے ممتاز شاعر ظفر اقبال ظفر کی صدارت میں ان کی رہائش گاہ پر معروف افسانہ نگار ڈاکٹر جمال احمد کی نظامت میں ہوئی شعری نشست میں پیش کئے گئے منتخب اشعار نذر قارئین ہیں۔

میں نے چاہا تھا کہ وہ سانسوں کی تشریح کرے
اور وہ چپ تھا مرے ہاتھ میں بالو دے کر
واصف فاروقی

اک مجاہد مری بستی سے نہیں نکلے گا
سو منافق مرے لشکر سے نکل آئیں گے
شہباز طالب

لکھنوی ہو کے سلیقے کے نہیں ہوتے ہیں
سب عرب والے مدینے کے نہیں ہوتے ہیں
ابھی سریشٹھ تواری

جو بھی پڑھتا ہے نکل آتی ہیں آنکھیں اس کی
داستاں ماضی کی پتھر سے نکل آئی ہے
ظفر اقبال ظفر

نہ میری ذات نہ لہجہ ہی معتبر میرا
متاعِ جاں جو بچی بس یہ تھا ہنر میرا
قمر صدیقی

دریا تھا وہ ملا نہیں دریا دلی کے ساتھ
ساحل سے میں بھی لوٹ گیا تشنگی کے ساتھ
ڈاکٹر شاہد خان

نثار کر کے محبت پہ کفر و دیں میں نے
خوشی سے پی ہے یہ صہبائے آتشیں میں نے
شریف فتح پوری

بویا تھا ایک تخم جو میں نے زمین پر
قدرت خدا کی آج وہ پورا شجر ہوا
سہیل احمد سہیل

نہ تھی حسن و عشق کی کچھ خبر نہ تھا دل میں میرے کوئی اثر
تجھے دیکھا اور میں کھو گیا یہ تری نظر کا کمال ہے
خلیق جعفری

جو ہیں غفلت میں پڑے ان کو جگایا جائے
زندگی بخش کوئی نغمہ سنایا جائے
لئیق جعفری

اس موقع پر محمد احمد، ڈاکٹر رفیق احمد، دلشاد قریشی، اقبال ندیم، ظفر معین انجیر، اقبال معین ایڈوکیٹ، شاہنواز احمد، مقصود احمد، بابو زاقبال، فرمان اقبال وغیرہ۔

عالم پور میں سہ روزہ مجالس عزائے فاطمیہ کا اہتمام

حسینیہ منیر حسن مرحوم عالم پور بارہ بنکی میں مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا رئیس احمد جارچوی

عالم پور (بارہ بنکی) سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی ضلع بارہ بنکی کے عالم پور (سید واڑا) میں عزائے فاطمیہ کے سلسلے میں سہ روزہ مجالس عزا کا اہتمام کیا گیا ہے مومنین عالم پور کی جانب سے منعقد ہونے والی مجالس کا آغاز 3 دسمبر 2024 بروز منگل کو ہوگا پہلی مجلس 3 دسمبر کو صبح 9 بجے امام بارگاہ حسینیہ محمد شبیہ مرحوم میں ہوگی جسکو مولانا ابن عباس بارہ بنکی خطاب کریں گے دوسرے دن کی مجلس بھی 4 دسمبر کو صبح 9 بجے ہوگی جسکو مولانا محمد عازم باقری استاد وثیقہ عربی کالج خطاب کریں گے تیسرے روز کی مجلس 5 دسمبر کو صبح 9 بجے منعقد ہوگی جسکو مولانا باقر سجاد لکھنؤ خطاب کریں گے بعد مجلس امام بارگاہ سے جلوس عزائے فاطمیہ برآمد ہو کر امام بارگاہ محمد زائر مرحوم میں جائے گا جہاں پر اختتامی مجلس کو مولانا تسلیم مرتضیٰ اعظمی خطاب کریں گے دوران جلوس انجمن فروغ عزا انجمن رونق عزا انجمن زینت العزا عالم پور نوحہ خوانی و سینہ زنی کریں گی اسکے علاوہ عالم پور (سید واڑا) میں ایام عزائے فاطمیہ کی مناسبت سے امام بارگاہ حسینیہ امانت علی میں بھی 3/ 4/ 5 دسمبر کو شب میں 7:30 بجے مجالس کا انعقاد کیا گیا ہے جسکی پہلی مجلس کو مولانا سید صبیح الحسین رضوی خطاب کریں گے دوسرے دن کی مجلس کو مولانا سید سعید الحسن نقوی لکھنؤ خطاب کریں گے تیسرے روز کی مجلس کو آیت اللہ سید سبطین عباس رضوی قم المقدس خطاب فرمائے گے پروگرام کے آخری روز 5 دسمبر کو بعد مجلس شبیہ تابوت برآمد ہوگا اور مقامی انجمہائے ماتمی نوحہ خوانی و سینہ کے درمیان یہ جلوس جامع مسجد تک جائے گا اس موقع پر سبھی حضرات سے کثیر تعداد میں شرکت کی گذارش ہے یہ اطلاع مولانا سید سمیر حسین عالم پوری نے دی ہے

حصول کامیابی کے لیے مکمل اخلاص کے ساتھ تعلیم سے جڑنا ہوگا: ڈاکٹر اعظم بیگ

ایم ایس آئی کالج میں سالانہ جلسۂ سیرت النبی اختتام پذیر

گورکھپور، کسی بھی کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے محنت، دیانت، لگن اور عزم مصمم کا ہونا بہت ضروری ہے، غلطیوں سے سبق سیکھ کر آگے بڑھنا عقلمند انسان کی پہچان ہے لیکن جو لوگ ایسا نہیں کرتے وہ ہمیشہ کامیابی سے محروم رہتے ہیں، اس لیے اگر آپ کامیابی چاہتے ہیں تو آپ کو مکمل اخلاص و محنت کے ساتھ تعلیم سے جڑنا ہوگا۔ یہ باتیں راجستھان کے ڈاکٹر محمد اعظم بیگ (سابق اسٹوڈنٹ یونین صدر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) نے کہا، وہ ایم ایس آئی (میاں صاحب اسلامیہ) انٹر کالج میں منعقدہ چار روزہ جلسۂ سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اختتامی تقریب سے بطور مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی کے ہر پہلو میں تمام فرائض خود ادا کیے اور صحابہ کرام و تمام مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی تلقین کی کیونکہ معاشرتی بدامنی سے بچنے کا واحد طریقہ فرائض کی ادائیگی ہے، اگر ہر شخص اپنی ذمہ داری کو صحیح طریقے سے ادا کرنے لگے تو دنیا میں امن اور ہم آہنگی قائم ہو سکتی ہے، دنیا کے کسی بھی خطے کا کوئی بھی شخص خواہ وہ کسی بھی ذات یا برادری سے تعلق رکھتا ہو، اگر وہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھتا ہے تو اسلام اسے مسلمانوں کی صف میں برابر کھڑا ہونے کا حق دیتا ہے، انہوں نے کالج انتظامیہ کی کاوشوں کو خوب سراہا۔ کالج کی کامیابیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے منیجر محبوب سعید حارث نے کہا کہ اگر ہم اپنی زندگیوں کو علم سے آراستہ کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے تعلیم اور اقدار دونوں کی ضرورت ہوگی، ہر کسی کو یہ چیزیں ضرور حاصل کرنی چاہیے، چاہے وہ مدرسہ میں ہو یا مکتب میں۔ پرنسپل محمد ندیم اللہ عباسی نے مہمانوں کا استقبال کیا، اس موقع پر ظفر احمد خان، مختار احمد، انیس احمد، مرزا رفیع اللہ بیگ، رضوان الحق، محمد جابر، حسن جمال بابو، شاہد نبی وغیرہ موجود رہے۔ پروگرام کے آخری روز طلبہ کے درمیان قرأت، اسلامی کوئز اور تقریر کے مقابلے ہوئے، جس میں محمد سلیم، صفوان، عبدالناصر، سلمان، حسن، سہیل، عقیب الرحمن، یوسف حسن، انس، شاہد، عفان احمد، علقمہ، ثنا تسلیم، شاہنواز، سرفراز علی، شاد، سعدان، شاہد، طاہر، توصیف، یوسف حسن، حسن عمر، محمد سلمان، محمد عاکف، سفیان، عبداللہ، فرحان، ساحل، یوسف کمال وغیرہ طلباء نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مقابلے کے مہمان خصوصی ڈاکٹر محمد اعظم بیگ نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی اور کامیاب شرکا کو سرٹیفکیٹس، شیلڈز اور ٹرافیوں سے نوازا۔

حج تربیت کا دوسرا مرحلہ: احرام باندھنے کا بتایا گیا عملی طریقہ

گورکھپور، دعوت اسلامی انڈیا کی طرف سے ضلع کے عازمین حج کو حج تربیت کے دوسرے مرحلے کی تربیت اتوار کو درگاہ حضرت مبارک خاں شہید مسجد نارمل میں دی گئی، مکہ شریف کی فضیلت اور طریقۂ زیارت پر روشنی ڈالی گئی، 8، 15، 22 اور 29 دسمبر کو بھی ٹریننگ دی جائے گی۔ حج ٹرینر حاجی محمد اعظم عطاری نے عملی طور پر بتایا کہ حج کے دوران پہنا جانے والا خاص لباس احرام ※ کیسے پہنا جائے، تلبیہ یعنی لبیک اللھم لبیک کیسے کہا جائے عمرہ کا احرام اور عمرہ کی نیت بھی بتائی گئی۔ تربیت کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا، نعت شریف پیش کی گئی، آخر میں درود و سلام عطاری، عدنان عطاری، رمضان عطاری، نہال عطاری سمیت متعدد عازمین حج نے شرکت کی۔

مہندر کمار اشک غزل اور منقبت دونوں کے ممتاز شاعر تھے: بھون شرما

کاروانِ خُلوص اور اُردو ادب سوسائیٹی نے کیا یاد

امروہہ۔ اُردو ادب کی ایک بہترین شخصیت، غزل اور منقبت کے مشہور شاعر مہندر کمار اشک کے انتقال سے امروہہ کی ادبی فضاء بھی غمگین ہو گئی۔ گزشتہ روز 80 سال کی عمر میں انکا نجیب آباد میں انتقال ہو گیا۔ مہندر کمار اشک کا شہر ادب امروہہ سے گہرا تعلق تھا۔ وہ مسلسل یہاں کی ادبی اور منقبتی محافل میں شریک ہوتے رہتے تھے۔ موصوف کے انتقال پر ایک جلسہ تعزیت کا اہتمام نواب منزل میں ادبی ادارہ کاروان خُلوص کی جانب سے کیا گیا جسکی صدارت سید محبوب حُسین زیدی نے انجام دی جبکہ نظامت کے فرائض ماہر قانون ایم اسلام عالمی نے انجام دیے۔ اس دوران اظہار خیال پیش کرتے ہوئے کاروان خُلوص کے نائب صدر پنڈت بھون شرما نے کہا کہ اُردو زبان نے آج ایک اور عظیم شاعر کھو دیا ہے۔ مہندر کمار اشک ایک بہترین انسان اور عمدہ فکر کے شاعر تھے۔ ڈاکٹر عظیم امروہوی سے انکا گہرا تعلق تھا، مسلسل امروہہ کی منقبتی محافل میں شریک ہوتے رہتے تھے۔ انہوں نے کئی بار محفل حسین ڈے، جشن مولود کعبہ، عباس ڈے میں حصہ لیا تھا گزشتہ سال محفل نور میں بھی شریک ہوئے تھے۔ اس شہر سے انکا گہرا تعلق تھا، انکے انتقال کی خبر نے اُردو کی ادبی دنیا کو غمگین کر دیا ہے۔ صدر کاروان خُلوص نے کلمات تعزیت میں اُردو کے اس عظیم شاعر کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ اُردو دنیا سے روز ایسے لوگ جا رہے ہے جنکی کمی کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔ اشک صاحب اشعار کبھی کبھی آنکھوں میں نمی لا دیتے تھے۔ انکی کمی اہل امروہہ بھی شدت کے ساتھ محسوس کرینگے۔ ایم اسلام عالمی نے دوران نظامت مرحوم کے کئی مشہور اشعار بھی پیش کیے۔ اس دوران استجاب حُسین زیدی، حکیم حامد حُسین، رضا تحسین نقوی، علی عباس خان، نواب مراد علی خان، مہتاب حسین زیدی، اختر العباس گلزار، ناز اختر، ارمان حُسین زیدی، شجاع الحسن نقوی، علی عابدی امروہوی، ارمان نواب، ذیشان حیدر، شفاعت حُسین، عالمگیر خسرو، اکرام حُسین زیدی، محمد علی افضال وغیرہ موجود تھے۔ دوسری جانب اُردو ادب سوسائیٹی نے بھی مہندر کمار اشک کے انتقال پر انکی خدمات کو یاد کیا، اس دوران اردو ادب سوسائیٹی کے صدر کوثر علی عباسی نے مہندر عاشق کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مہندر کمار اشک نہ صرف ایک اچھی فکر کے شاعر تھے بلکہ ایک ہمدرد انسان بھی تھے۔ انہوں نے اتر پردیش اُردو ادب سوسائیٹی کے آل انڈیا مشاعروں میں بھی شرکت کی۔ امروہہ کے لوگوں نے انہیں ہمیشہ بہت پسند کیا۔ ان کے انتقال سے اردو دنیا میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اتر پردیش اردو ادبی سوسائٹی مہندر کمار اشک کو ان کے انتقال پر خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔ آج اردو شاعری کی دنیا ایک ایسے عظیم شاعر سے محروم ہو گئی ہے جس کی کمی کو پُر کرنا بہت مشکل ہے۔

ختم نبوت کا عقیدہ ایمان اور کفر کی اساس اور ہدایت و گمراہی کے درمیان خط فاصل ہے: مفتی اسامہ رحمن

کانپور: حقیقت یہ ہے کہ ختم نبوت اُمت کے لئے ایک بڑی رحمت ہے، یہ اس اُمت کی عالمگیریت، اس کی وحدت، اپنے عقیدہ پر جماؤ اور استقامت اور اعتقادی انتشار اور فرقہ بندیوں سے حفاظت کا ذریعہ ہے؟ کیوں کہ اگر سلسلہ نبوت باقی ہوتو ہمیشہ ایک نئے نبی کا انتظار ہوگا اور اپنے عقیدہ پر استقامت نہ ہوگی، پھر جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے اس کے سچے اور جھوٹے ہونے کو جانچنا اور پرکھنا خود ایک امتحان ہے، کیوں کہ حقیقی نبی کا انکار بھی کفر ہے اور جھوٹے نبی پر ایمان لانا بھی کفر، اس لئے جب بھی کوئی نبی آئے گا، تو کچھ اس پر ایمان لانے والے ہوں گے اور کچھ اس کے منکر ہوں گے، ظاہر ہے کہ اس سے فرقہ بندیاں جنم لیں گی، اس لئے ختم نبوت مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی رحمت ہے اور اعداء اسلام چاہتے ہیں کہ اُمت مسلمہ کو اس عظیم نعمت سے محروم کر دیں، لیکن وہ کبھی اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے، ضرورت اس بات کی ہے کہ موجودہ حالات میں مسلمانوں کو اور خاص کر دیہات اور قریہ جات کے مسلمانوں کو ختم نبوت کی حقیقت سے واقف کرایا جائے؟ تا کہ وہ بکرے کی کھال میں آنے والے بھیڑیوں کو پہنچان سکیں اور اپنی حفاظت کر سکیں کہ ختم نبوت کا عقیدہ ایمان اور کفر کی اساس اور ہدایت و گمراہی کے درمیان خط فاصل ہے۔ مذکورہ خطاب مولانا مفتی اسامہ رحمن قاسمی استاذ جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور نے پندرہ روزہ تحفظ ختم نبوتؐ و عظمت صحابہ پروگراموں میں سے ایک پروگرام میں بمقام مسجد مرحوم عنایت جوہی نہریا پرم پوروہ کانپور بعد نماز عشاء میں کیا۔ واضح ہو کہ تحفظ ختم نبوتؐ کے ہمارے بیش قیمتی عقیدے کے تحفظ اور فرقِ باطلہ جیسے فرقہ قادیانی، فرقہ شکیلی، فرقہ پرویزی اور گوہر شاہی کے سدباب کیلئے لائحہ عمل تیار کرنے اور عوام کو ان فتنوں سے روشناس کرانے کیلئے ہی آئندہ ۳/ دسمبر ۲۰۲۴ء بروز منگل بعد نماز عشاء بمقام حلیم انٹر کالج چمن گنج کانپور میں زیر صدارت قاضیٔ شہر کانپور حضرت الحاج حافظ و قاری عبد القدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش و صدر مجلس تحفظ ختم نبوت کانپور و زیر اہتمام مجلس تحفظ ختم نبوتؐ و شہری جمعیۃ علماء کانپور ایک عظیم الشان ایک روزہ تحفظ ختم نبوتؐ و عظمت صحابہ کانفرنس منعقد ہونے جا رہی ہے جس میں ملک کے مشہور و معروف مربی حضرات کے بیانات ہوں گے۔ اس موقع پر مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کنوینر کانفرنس نے اپیل کی کہ تمام شہر کے باشندوں سے گزارش کی جاتی ہے کہ مذکورہ کانفرنس میں شرکت کے اپنے ایمان و عقیدے کی حفاظت کو یقینی بنائیں۔ اس موقع پر مولان عبد الاول جامعی کے علاوہ امام مسجد ہٰذا اور مصلیان مسجد کے ساتھ کثیر تعداد میں عامۃ المسلمین موجود رہے۔

تحریک فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام مشاعرہ

امبیڈکر نگر: قومی اردو تحریک فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام علمی و ادبی خطبات اور شاندار مشاعرے کا انعقاد ہوا۔ جس کی صدارت محمد شفیع نیشنل انٹر کالج ہنسور کے استاد محمد اسلم خاں نے فرمائی اور نظامت کے فرائض قاری جمال اشرف نظامی نے انجام دیے۔ انھوں نے حمد پاک سے مشاعرہ کا آغاز کیا اور سعید ٹانڈوی نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں نعت پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ قمر جیلانی کے ابتدائی کلمات اور قاری جمال اشرف نظامی کی ادارہ کے متعلق تعارفی تقریر کے بعد استاد محمد اسلم خان نے اپنے صدارتی خطبہ میں قومی اردو تحریک فاؤنڈیشن کے تعلیمی شعبہ جات کی بہترین کارکردگی اور ان کے تدریجی ارتقاء کا جائزہ پیش کرتے ہوئے تحریک کے بانی و صدر انس مسرور انصاری کی تعریف و توصیف کی اور انھیں قومی اردو تحریک فاؤنڈیشن کے ترقیاتی کاموں پر مبارکباد دی اور ادارہ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ ڈاکٹر امین احسن نے اپنے خطاب میں کہا کہ قومی تعلیمی پسماندگی کے تناظر میں ضرورت اس بات کی ہے اس ادارہ اور دیگر اقلیتی تعلیمی اداروں کو ہر طرح کے تعاون کے ذریعے مزید ترقی دی جائے۔ انھوں نے مزید کہا کہ قومی اردو تحریک فاؤنڈیشن،، کے وسائل اسباب محدود ہیں۔ اس لیے قوم کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ اپنے تعاون سے اس کو طاقت ور بنائیں۔

مہمانِ خصوصی وصیل خان (روزنامہ۔ اردو ٹائمز۔ ممبئ) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ادارہ پرخلوص علمی و ادبی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اردو زبان کی ترویج و ترقی کے لیے کوشاں ہے۔ اس لیے لوگوں کو چاہیے کہ اس ادارہ سے اپنے آپ کو جوڑیں۔ اجتماعی جدوجہد سے ہی کامیابیاں حاصل کی جاتی ہیں۔ میں انس مسرور انصاری کا بہت شکر گزار ہوں کہ وہ نئی نسل کو دینی و عصری علوم کے ساتھ اس کی ذہنی و فکری تربیت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ مشاعرہ میں شریک شعراء کرام کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ اویس فنا، مقسوم احمد مقصوم۔ ڈاکٹر امین احسن، ڈاکٹر اشہر سوداگر، دلشاد دل سکندر پوری، ڈاکٹر دستگیر، وصیل احمد خان۔ قمر جیلانی خان۔ انس مسرور انصاری۔ ثاقب جمال مبارکپوری۔ انصاف ٹانڈوی، ضیا کاملی، سعید ٹانڈوی، تاجدار رضا۔ فضل احمد فضل۔ وغیرہ نے شرکت کی، اور اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ مشاعرہ دیر رات تک کامیابی کے ساتھ جاری رہا۔ وہ آفتاب اگائیں گے ہم اندھیروں میں جہانِ علم و ادب روشنی سے بھر جائے۔

عظیم اور عبقری شخصیت: مولانا لیاقت حسین فاضل تلہری

شاہجہاں پور (پریس ریلیز) ضلع شاہجہاں پور میں ایک مردم خیز خطہ ہے جسے قصبہ تلہر کہا جاتا ہے۔ قصبہ تلہر ہر دور میں علم و ادب اور شعر و سخن کا گہوارہ رہا ہے۔ فکر و فن اور شعور و ادراک کے نا جانے کس قدر یہاں گلاب و یاسمین کھلے ہیں کہ ان کا احاطہ مشکل ہے۔ اس طرح تصوف اور زہد و ورع کے ایسے ایسے ماہ و خورشید نے جنم لیے ہیں کہ ان کی سنہری کرنیں آج بھی دلکش آفتاب و ماہتاب بنی ہوئی ہیں۔ جہاں تک شعر و شاعری کی بات ہے تو اس کی کھیتی آج بھی لہرا رہی ہے۔ یہاں کے لوگوں کی سوچ اور فہم و فراست میں جو چاشنی دیکھنے کو مل رہی ہے انہیں ارباب و فکر و خیال کا صدقہ جاریہ ہے، جنھوں نے ماضی قریب یا بعید میں اپنی کوششوں سے قصبہ تلہر کے ذروں کو نوازا ہے اور اپنے دامنِ تقدس کی پاکیزہ ہواؤں سے انہیں سنوارا ہے۔ انہیں عظیم اور عبقری شخصیات میں ایک اہم نام حضرت علامہ مولانا لیاقت حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔ آپ بہترین عالم دین اور زہد و ورع کے پیکر عظیم تھے۔ حضرت مولانا لیاقت حسین فاضل تلہری کا دوروزہ سالانہ عرس 2/ و 3/ دسمبر کو قصبہ تلہر کے محلہ کانکڑ میں منایا جائے گا۔ سالانہ عرس کی سبھی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ سجادہ نشین حاجی محمد صالح قادری عرف شدن میاں کی سرپرستی میں ہونے والے سالانہ عرس کے موقع پر جلسہ عید میلاد النبی میں مشہور و ممتاز علماء و شعراء تشریف لا رہے ہیں۔ 3/ دسمبر کو صبح 10/ بجے محفل قل شریف کا انعقاد کیا جائے گا۔ مولانا لیاقت حسین فاضل تلہری کی حیات و خدمات کے سلسلے میں معروف عالم دین مفتی سلطان رضا نوری نے بتایا کہ مولانا لیاقت حسین فاضل تلہری کے بے مثال اخلاق اور کردار و عمل نے انہیں جمالیات کا سراپا بنا دیا تھا۔ درس و تدریس اور علم و فن کا فروغ و ارتقاء ان کا بے مثال کارنامہ رہا ہے۔ اپنے شاگردوں کو مولانا دل اور من سے چاہا کرتے تھے۔ ان کی شخصیت کی تعمیر و تشکیل میں خود کو نثار کر دیا تھا۔ عرصہ دراز تک مدرسہ دینیات تعلیم القرآن سے منسلک رہے۔ ادارہ کے خدوخال کے سنوارنے اور اس کی الجھی ہوئی زلفوں میں اس طرح مشاطگی فرمائی کہ دور حاضر میں اس مدرسے نے زبردست ترقی کر لی۔ اس بات میں کوئی شک نہیں، جو علم و ادب کا دلدادہ ہوا کرتا ہے اس کی شخصیت عظیم ہوا کرتی ہے اور ان کی یادیں رہتی دنیا تک دلوں میں نورفشاں رہا کرتی ہیں۔ مولانا لیاقت حسین صاحب کا یہ تعارف اپنے آپ میں بہت خوب ہے۔ آپ ہی کے نام سے "خانقاہ لیاقتی منسوب ہے۔ اس کے سجادہ نشین شہزادہ گرامی حضرت حاجی محمد صالح قادری عرف شدن میاں صاحب ہیں۔ جو پاک طینت، نیک سیرت اور پاک باز کردار و علم کے مالک ہیں۔ انہوں نے بھی وہی راستہ اختیار کیا جو ان کے آباو اجداد نے کا راستہ تھا۔ یہی سبب ہے کہ قصبہ تلہر کے لوگ انہیں عالی قدر تصور کرتے ہیں اور احترام سے نوازتے ہیں، ادب بجا لاتے ہیں۔ کیوں کہ ان کی ذات و شخصیت میں وہی خوبو دیکھنے کو ملتی ہے، جو ان کے والد گرامی میں اہل نظر کو نظر آتی تھی۔ اس اعتبار سے وہ اپنے والد محترم کے سچے اور پکے جانشین ہیں اور رہیں گے۔ عرس لیاقتی: حضرت حاجی محمد صالح قادری عرف شدن میاں صاحب قبلہ اپنے والد محترم کا سالانہ عرس کا انعقاد کرتے ہیں۔ عرس میں جہاں اور فوائد ہوا کرتے ہیں۔ وہیں ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بزرگوں اور صاحب عرس کی سال بسال یادیں تازہ ہوا کرتی ہیں۔ جب دلوں میں کسی اللہ والے اور عالم ربانی کی یادیں ہوا کرتی ہیں تو وہ صرف یادیں نہیں ہوتی ہیں بلکہ ان کی یادیں نورفشاں اور جلوہ بار ہو جایا کرتی ہیں۔

اجتماعی شادی سماجی مساوات کا مظہر ہے: یوگی

ریاستی حکومت چائلڈ میرج، اچھوت اور جہیز رسوم کے خلاف مہم جاری رکھے گی

لکھنؤ۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت بیٹیوں کو جہیز کی برائی سے بچانے کے لیے سرپرست کے طور پر کام کر رہی ہے اور ان کے والدین کا سہارا بن رہی ہے۔اجتماعی شادی تقریب کا انعقاد بہت ضروری ہے۔آج یہاں ایک میلے کی طرح 1200 نئے زوجان کی شادی کی تقریب کا اہتمام کیا جارہا ہے۔یہ پروگرام سماجی مساوات کی علامت ہے۔ریاست کے تمام اضلاع میں اجتماعی شادی کا پروگرام چلایا جارہا ہے، تاکہ غریب بیٹیاں جہیز جیسی برائی کا شکار نہ ہوں، بلکہ اس کے خلاف آواز اٹھا سکیں۔ یہاں کسی قسم کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ کسی ذات، زبان، علاقے یا مذہب کی کوئی پابندی نہیں۔اس تقریب میں ہندو روایات اور مسلم مذہب کے رسم و رواج کے مطابق شادی کے پروگرام منعقد کیے جارہے ہیں۔اس پروگرام میں دیگر مذاہب کے لوگوں نے بھی اپنے اپنے رواج کے مطابق شرکت کی۔وزیر اعلیٰ آج گورکھپور ضلع میں'وزیر اعلیٰ اجتماعی شادی اسکیم' کے تحت 1200 نئے جوڑوں کی اجتماعی شادی کے پروگرام میں اپنے خیالات کا اظہار کررہے تھے۔اس موقع پر انہوں نے نوبیاہتا دولہا اور دلہن کو مبارکباد دی اور تحفہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ پروگرام جہیز جیسی خوفناک سماجی برائی پر ایک مضبوط حملہ ہے۔اس سے قبل جہیز کے لیے رقم نہ ہونے کی وجہ سے کئی بیٹیاں ازدواجی رشتہ میں شامل نہیں ہو پاتی تھیں۔ ریاستی حکومت نے 'وزیر اعلیٰ اجتماعی شادی اسکیم' کے ذریعے اس سماجی برائی کے خلاف مہم کو آگے بڑھایا ہے۔ ریاستی حکومت بچپن کی شادی، اچھوت اور جہیز کے نظام کے خلاف مہم جاری رکھے گی۔خوشی کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ 07 سالوں میں 3.84لاکھ نئے جوڑوں کو وزیر اعلیٰ اجتماعی شادی اسکیم سے جوڑا گیا ہے۔اس سیشن کی تکمیل کے بعد یہ تعداد تقریباً چار لاکھ تک پہنچ جائے گی۔عام لوگوں نے اس پروگرام کو قبول کیا ہے۔اس اسکیم میں شامل ہونے والے نوبیاہتا جوڑے نے جہیز کا تبادلہ نہ کرکے معاشرے کے سامنے ایک مثال پیش کی ہے۔ ایسے نوبیاہتا جوڑے شکریہ اور تعریف کے مستحق ہیں۔اس نے بہت جرات مندانہ قدم اٹھایا ہے۔بیٹیوں کی خود انحصاری کے لیے وزیر اعلیٰ اجتماعی شادی اسکیم بھی چلائی جارہی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ اسکیم کامیابی کی بلندیوں پر چڑھتی رہے گی۔ معاشرے کی کوئی بیٹی اب غیر شادی شدہ نہیں رہے گی بلکہ وہ جہیز کے خلاف مہم کا حصہ بنے گی اور اسے آگے لے جانے کے لیے اس پروگرام میں اپنا حصہ ڈالے گی۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر ان جوڑوں کی شادی ان کے گھر پر ہوتی تو وہ خود اور دیگر عوامی نمائندے شرکت نہ کر پاتے لیکن آج تمام عوامی نمائندے شادی کی تقریب میں آئے ہیں۔ یہ سب بہت خوش قسمت ہیں کیونکہ انتظامیہ ان کی شادی کا انتظام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب اچھی حکومتیں آتی ہیں تو اچھے کام بھی ہوتے ہیں اور ایسی اچھی مہم بھی چلائی جاتی ہے۔ 2014 سے، وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے ملک میں اچھے کاموں کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ مہم شروع کی گئی۔ بیٹیوں کو گریجویشن تک تعلیم دلانے کا کام کیا گیا۔جن کے پاس راشن کی سہولت نہیں تھی انہیں مفت راشن فراہم کرنے کا انتظام کیا گیا۔ "وزیر اعظم رہائشی اسکیم" کے تحت ضرورت مندوں کو مکان فراہم کیے گئے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ لوگوں کو علاج کے لیے بھٹکنا نہ پڑے، حکومت نے آیوشمان بھارت اسکیم کے تحت سالانہ 5 لاکھ روپے تک کے مفت علاج کا بھی انتظام کیا ہے۔اب 70 سال سے زائد عمر کے ہر بزرگ کو بغیر کسی امتیاز کے 5 لاکھ روپے سالانہ تک مفت علاج فراہم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ تمام سہولیات معاشرے کے ہر غریب طبقے کو فراہم کی گئی ہیں۔ خواتین کے وقار کی علامت بیت الخلاء فراہم کرنے اور پردھان منتری اجولا یوجنا کے تحت مفت گیس کنکشن فراہم کرنے کا کام کیا گیا۔ اس سے قبل گھروں میں ایل پی جی کنکشن نہ ہونے کی وجہ سے خواتین کو لکڑی یا کوئلے سے کھانا پکانا پڑتا تھا۔اس کوئلے یا لکڑی سے خارج ہونے والی مختلف خطرناک زہریلی گیسوں کی وجہ سے خواتین کی آنکھیں اور پھیپھڑے وقت سے پہلے ہی خراب ہو جاتے تھے۔ لیکن سبز توانائی کی دستیابی کے تئیں حکومت کے عزم کی وجہ سے آج ہر گھر میں ایل پی جی سلنڈر ہے۔ حکومت نے دیوالی اور ہولی کے تہواروں کے موقع پر مفت گیس سلنڈر فراہم کرنے کا انتظام کیا ہے، تاکہ لوگ اپنے تہواروں کو اچھی طرح منا سکیں۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت نے بہت سے عوامی فلاحی پروگراموں کو آگے بڑھایا ہے۔ مزدوروں کے بچوں کے لیے اٹل رہائشی اسکول بنائے گئے ہیں۔ ریاست میں تقریباً 1 کروڑ بے سہارا خواتین، بزرگوں اور معذوروں کو سالانہ 12 ہزار روپے کی پنشن کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ کنیا سمنگلا یوجنا کے تحت ریاست کی غریب بیٹیوں کی پیدائش سے لے کر گریجویشن تک خود انحصاری کے لیے ریاستی حکومت 25 ہزار روپے کی رقم فراہم کر رہی ہے۔اس اسکیم کے تحت اب تک 20 لاکھ بیٹیاں مستفید ہو چکی ہیں۔گورکھپور کے میئر ڈاکٹر منگلیش سریواستو، ایم ایل اے جناب راجیش ترپاٹھی، جناب مہیندر پال سنگھ نے بھی پروگرام سے خطاب کیا۔اس موقع پر ایم ایل اے جناب فتح بہادر سنگھ، جناب وپن سنگھ، ڈاکٹر وملیش پاسوان، جناب پردیپ شکلا، جناب سرون کمار نشاد کے ساتھ دیگر عوامی نمائندے، نوبیاہتا جوڑے، والدین اور حکومت اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران موجود تھے۔

بچے کے ساتھ حاملہ خاتون کو حراست میں لینا طاقت کا غلط استعمال ہے

الہ آباد ہائی کورٹ نے یوپی پولیس کو لگائی پھٹکار

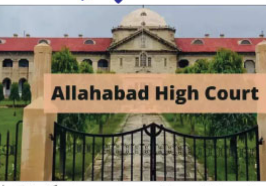

لکھنؤ: یکم دسمبر (پی این ایس) اتر پردیش پولیس کو عدالت میں سخت پھٹکار کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک حاملہ خاتون اور اس کے دو سالہ بچے کو اغوا کے ایک معاملے میں بیان ریکارڈ کرانے کے لیے غیر قانونی طور پر چھ گھنٹے سے زیادہ حراست میں رکھنے پر یوپی پولیس کو پھٹکار لگائی ہے۔ ہائی کورٹ نے اسے طاقت کا غلط استعمال اور تشدد قرار دیا۔ یہ مقدمہ خاتون کے اہل خانہ نے درج کرایا ہے۔کیس کی اگلی سماعت 11 دسمبر کو ہوگی۔ ہائی کورٹ نے پولیس کو آٹھ ماہ کی حاملہ خاتون کو ایک لاکھ روپے معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا۔الہ آباد ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کو خواتین سے متعلق معاملات کو زیادہ احتیاط سے نمٹانے کے لیے پولیس کو ہدایات جاری کرنے کی بھی ہدایت دی۔ خاتون کے اہل خانہ نے آگرہ پولیس میں شکایت درج کرائی تھی کہ اگست 2021 میں امتحان دینے جاتے وقت اسے اغوا کیا گیا تھا۔ایف آئی آر درج کی گئی لیکن کیس کی تفتیش میں زیادہ پیش رفت نہیں ہوئی۔ خاتون کے شوہر کی طرف سے دائر کی گئی ہیبیس کارپس کی درخواست کی سماعت کے دوران، اس کے وکلاء راگھویندر پی سنگھ اور محمد شیراج نے اغوا کے الزام کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ وہ شادی شدہ ہے۔ خاتون لکھنؤ میں اپنے شوہر کے ساتھ رہ رہی ہے۔ درخواست گزار کے وکلاء نے ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ کو بتایا کہ آگرہ پولیس کے ایس آئی انوراگ کمار نے متاثرہ کو حراست میں لیا ہے۔وکیل نے بتایا کہ آٹھ ماہ کی حاملہ خاتون کو اس کے دو سالہ بچے کے ساتھ 29 نومبر کو لکھنؤ میں اغوا کے ایک معاملے میں اپنا بیان ریکارڈ کرانے کے لیے حراست میں لیا گیا تھا۔ درخواست میں دعویٰ کیا گیا کہ تفتیشی افسر نے چھ گھنٹے سے زیادہ وقت تک لکھنؤ کے چنہٹ پولیس اسٹیشن میں حراست میں رکھنے سے پہلے نہ تو کیس ڈائری لائی اور نہ ہی اس کی عمر کی جانچ کی۔الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس عطاالرحمن مسعودی اور جسٹس سبھاش ودیارتھی نے سنائے گئے اپنے فیصلے میں متاثرہ کے حقوق کی خلاف ورزی پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ بنچ نے کہا کہ تفتیشی افسر ایف آئی آر میں لگائے گئے الزامات پر توجہ دینے میں ناکام رہے۔ عدالت نے ریمارکس دیے کہ پولیس نے جس انداز میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دی وہ قانون کے طریقہ کار کے مطابق نہیں۔ یہ طاقت کا غلط استعمال ہے۔ بنچ نے یہ بھی حکم دیا کہ متاثرہ کو فوری طور پر رہا کیا جائے اور لکھنؤ میں اس کے گھر واپس لے جا کر اس کے وکیل کی موجودگی میں اس کے شوہر کے حوالے کیا جائے۔

چھ سالہ بچی کو درندے نے بنایا درندگی کا شکار

لکھنؤ: یکم دسمبر (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ میں جمعہ کی دیر رات سڑک کے ایک دکاندار نے چھ سالہ بچی کو لالچ دے کر درندگی کا نشانہ بنایا۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے ملزم کو گرفتار کرلیا ہے۔ اے سی پی کا کہنا ہے کہ کیس کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے چار دن کے اندر پیر کو چارج شیٹ بھی داخل کی جائے گی۔ نگرام علاقے کے ایک گاؤں میں جمعرات کی رات تقریباً 9 بجے گاؤں کا رہنے والا مہتاب نامی ہاکر دکاندار چھ سالہ بچی کو کچھ سامان لینے کے بہانے اپنے ساتھ لے گیا۔ اس کے بعد لڑکی کی عصمت دری کی گئی۔لڑکی نے گھر پہنچ کر اپنے گھر والوں کو اپنی تکلیف بیان کی۔ جب وہ ملزم کے گھر پہنچے تو اس نے گیٹ نہیں کھولا۔ ملزم کے خلاف تھانہ صدر میں جمعہ کو مقدمہ درج کرلیا گیا۔ پولیس نے رات گئے ملزم مہتاب کو گرفتار کرلیا۔ اے سی پی موہن لال گنج رجنیش ورما نے بتایا کہ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے فوری طور پر لڑکی کا میڈیکل اور بیان لیا گیا۔ پولیس اس کیس کی سماعت فاسٹ ٹریک عدالت میں کرانے کی کوشش کرے گی۔ ملزمان کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔

مولانا آزاد انسٹی ٹیوٹ آف ہیومنٹیز سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں ماہرین فن کو اعزاز سے نوازا گیا

محمود آباد۔محمود آباد میں واقع مولانا آزاد انسٹی ٹیوٹ آف ہیومنٹیز سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (مجوزہ یونیورسٹی) میں ایک تقریب کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں اپنے میدان میں ماہرین کو اعزاز سے نوازا گیا۔اعزاز پانے والے میں پروفیسر عباس علی مہدی (وائس چانسلر ایرا میڈیکل یونیورسٹی)، پروفیسر سوریہ کانت ترپاٹھی (کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی) ڈاکٹر اقتدار حسین فاروقی (سائنسداں) پروفیسر رویندر کمار گرگ (نیورولوجی محکمہ کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی) شامل رہے۔اس پروقار تقریب میں مہمانان خصوصی کی حیثیت سے جسٹس عطاالرحمان مسعودی، ڈاکٹر نسیم زیدی (سابق چیف الیکشن کمشنر ہند)، پروفیسر عین الحسن (وائس چانسلر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدر آباد) نے شرکت کی۔ انسٹی ٹیوٹ کے بانی و سکریٹری ڈاکٹر عمار رضوی نے اعزاز یافتگان کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ملک میں کبھی بھی قابل اشخاص کی کمی نہیں رہی۔ یہ ملک اپنے ہونہار افراد کی بدولت پوری دنیا میں ہمیشہ صف اول میں نظر آیا۔آج کی یہ تقریب ایسے ہی کامیاب و کمیاب حضرات کی ہنر مندی اور خدمات کے اعتراف میں سجائی گئی ہے۔اس موقع پر پروفیسر عین الحسن نے کہا کہ میں نے محمود آباد کا نام تو سنا تھا مگر یہاں آنے کا موقع نہ مل سکا آج اس علاقے میں ایسا خوبصورت علمی مرکز دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری پوری کوشش ہوگی کہ یہاں مولانا جس طرح کا بھی تعاون میری ذات یا میری یونیورسٹی سے ہو سکے میں اس میں شامل رہوں۔ اعزاز یافتگان نے شکریہ ادا کیا اور ایک اعلیٰ تعلیمی ادارے کے قیام و استحکام کے لئے ڈاکٹر عمار رضوی کو مبارکباد دی۔ جسٹس اے آر مسعودی نے اس موقع پر کافی جذباتی تقریر کرتے ہوئے خود کو ڈاکٹر رضوی کا فرزند صحبت بتایا اور کہا کہ اس ادارے کے لئے جس طرح ڈاکٹر عمار رضوی نے کاوش کی ہیں اس کے پیش نظر یہ ادارہ یہ مزید ترقیاں حاصل کرے گا۔تقریب کی نظامت رمیش واجپئی نے کی اور پروفیسر سلیمان رضوی نے اعزاز یافتگان کا سپاس نامہ پڑھا جب کہ شکریہ کے کلمات تنظیم کی پرنسپل ڈاکٹر وبھا مشرا نے ادا کئے۔جلسہ میں علاقائی عوام و خواص کے علاوہ دیگر شہروں سے بھی لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

وزیر نندی کے فلیٹ کی بولیرو ٹریکٹر سے ٹکرائی

پریاگراج: یکم دسمبر (پی این ایس) گورکھپور انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے 35 ویں یوم تاسیس کی تقریب سے واپسی کے دوران ریاستی صنعتی ترقی کے وزیر نند گوپال گپتا نندی کی فلیٹ میں شامل ایک گاڑی حادثے کا شکار ہوگئی۔ یہ حادثہ سنت کبیر نگر ضلع کی کانتی چوکی کے قریب پیش آیا۔ سی آر پی ایف کے جوانوں کو لے جانے والی بولیرو گاڑی، جو کابینہ وزیر کی حفاظت کر رہی تھی، ایک ٹریکٹر سے ٹکرا گئی۔ حادثے میں سی آر پی ایف کے تین جوان زخمی ہوگئے۔ اچانک ایک ٹریکٹر تیز رفتار قافلے کے بیچ میں گھس گیا۔وزیر کی گاڑی فارچیونر چند سیکنڈ پہلے گزری تھی ورنہ وزیر حادثے کا شکار ہوسکتے تھے۔ سی آر پی ایف جوانوں کی بولیرو جو وزیر کی گاڑی کے بالکل پیچھے چل رہی تھی، ٹریکٹر سے ٹکرا گئی، ٹریکٹر ڈرائیور کی لاپرواہی سے پیش آئے اس حادثے میں سی آر پی ایف کے تین جوان زخمی ہوگئے اور بولیرو کا ڈرائیور نیرج بھی زخمی ہوگیا۔ وزیر نندی فوری طور پر زخمی فوجیوں کو اپنی گاڑی میں لے کر بستی ضلع کے شری کرشنا مشن اسپتال پہنچے۔ یہاں زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد دی گئی۔ اس واقعہ میں سی آر پی ایف کے دو جوانوں کے سر پر چوٹیں آئی ہیں اور ایک جوان کے ہاتھ میں چوٹیں آئی ہیں۔

70 پولیس اہلکاروں سمیت 150 سماجی کارکنوں اور صحافیوں کو اعزاز

بیدیہی ویلفیئر فاؤنڈیشن نے سورنا کرمایوگی ایوارڈ تقریب کا اہتمام کیا

امداد امام کو سماجی کاموں کے لئے اعزاز سے نوازا گیا

لکھنؤ: یکم دسمبر لکھنؤ میں ریزرو پولیس لائن کے سنگوشٹھی سدن میں ایک پروقار تقریب منعقد کی گئی جس میں 70 مرد اور خواتین پولیس اور 150 سماجی کارکنوں اور صحافیوں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ بیدیہی ویلفیئر فاؤنڈیشن کے صدر روبی راج سنہا اور جنرل سکریٹری ای پرشانت پراوین سنہا* پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ اس موقع پر شری آر این سنگھ (آئی پی ایس پولس کمشنر نارتھ)، *محترمہ منیشا سنگھ* (اے ڈی سی پی سینٹرل، پی پی ایس)، *شری یوگیش شکلا* (ایم ایل اے بخشی کا تالاب)، *شری او پی سریواستو* (ایم ایل اے لکھنؤ ایسٹ)، *موجود تھے۔ شری آنند دویدی* (صدر بی جے پی لکھنؤ مہانگر) اور *شری سنتوش سریواستو* (ڈائریکٹر نیلانش گروپ، یوتھ بی جے پی لیڈر) اور عبدالوحید، جنرل سکریٹری جرنلسٹ ایسوسی ایشن شمع روشن کر کے پروگرام کا آغاز کیا اور پولس اہلکاروں کا ان کے گراں قدر تعاون پر شکریہ ادا کیا اور سب کو یہ پیغام دیا کہ ہماری پرامن نیند کے پیچھے پولیس والوں کی دن رات فراہم کردہ سیکورٹی ہے، ڈاکٹر روبی راج سنہا اور ای پرشانت نے تمام مہمانوں کو مبارکباد دی۔ پروین سنہا کو انگاوستر، میمنٹو، ٹرافی اور چاندی کے ساتھ ساتھ، محترمہ راج کماری موریہ (کارپوریٹر جانکی پورم II لکھنؤ) سے نوازا گیا۔ *محمد علی ساحل* (سابق پولیس افسر، صدر پولیس میڈل سے نوازا گیا)، *ڈاکٹر شیلیندر شرما اٹل* (ایڈووکیٹ اودھ بار ایسوسی ایشن ہائی کورٹ)، *شری کلدیپ سنگھ* (سینئر پولیس آفیسر راج بھون)، *شری ابھیشیک گپتا* (لکھنؤ میٹروپولیٹن بی جے پی یووا مورچہ کے جنرل سکریٹری، *شری اجے ترپاٹھی منا* (ریاستی صدر بھارتیہ ادیوگ دیاپر منڈل)، *سب انسپکٹر بھوپ سنگھ یادو* (لکھنؤ ٹریفک پبلک بیداری کے دادا)، *شری عبدل واحد* (جنرل سکریٹری اتر پردیش ایکریڈیٹڈ جرنلسٹ ایسوسی ایشن)، *مسٹر پرویز اختر* (بیورو چیف اپ پولیس)، *مسٹر نوال کشور* (ایڈیٹر) ارشد مرتضیٰ وارثی* (صدر سرپرست کاشان اے وارث) اور *محمد عمران* (جنرل سکریٹری کاشان اے وارث) ✲*خصوصی مہمان*✲ کے طور پر موجود تھے جنہیں ڈاکٹر روبی اور ای پرشانت پروین نے پیش کیا۔ کورسیٹ، میمنٹوز اور ٹرافی کے ساتھ اس پروگرام کا انتظام آشوتوش اور رچی نے کیا۔ ہیملتا ترپاٹھی، دیویا گاندھی، منتو رائے، یوگیش ول، سویتا ساہو، نتن تیواری، سنی ساہو، ارجن بھیرو، راچل، جینتی شکلا، سونی ورما، جیوتی مہروترا، سندھی مشرا، سچن سریواستو، انجل پاٹھک، این عالم، شالنی تیواری، ابھے تیواری، موہت شرما، عاصم مارشل، پربھا سنگھ، آزاد حفیظ، شکیل احمد، اختر انصاری، اختر انصاری احمد، امداد امام، ریچل نمبیار، آفاق احمد رائن، انیتا ورما، جیوتی کرن، شرو مہروترا، پردیپ کمار، ارونا، وندنا ساہو، سندھیا راوت، عارف مکیم اور دیگر کو شال اور یادگاری نشانات سے نوازا گیا۔

پرتاپ گڑھ: قتل میں مطلوب ملزمین گرفتار

پرتاپ گڑھ: یکم دسمبر (یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع پرتاپ گڑھ میں پولیس نے زمینی رنجش میں ہوئے قتل کے معاملے میں دو مطلوب ملزمین کو اتوار کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس ذرائع سے ملی جانکاری کے مطابق 24 نومبر کو رات سور ہے ادم پرکاش گپتا ولد بڈلو۔گپتا (65) باشندہ گنگا پورتھان کا ہنڈور کی زمینی رنجش میں سر پر دھار دار ہتھیار سے مار کر قتل کر دیا تھا۔واقعہ کے ضمن میں 7 افراد کے خلاف تھانہ کوہنڈر میں نامزد اقدام قتل کا مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ پولیس ٹیم اس معاملے میں لگاتار مطلوب ملزمین کی تلاش کر رہی تھی۔اسی ضمن میں 02 مطلوب ملزمین کو تھانہ کوہنڈور کے ملاک موڑ سے گرفتار کر کے ان کی نشاندہی پر واقعہ میں استعمال آلہ قتل کلہاڑی برآمد کیا ہے گرفتار کئے گئے ملزمین میں اروں کمار گپتا عرف سبھاش ولد بھاگی رتھ اور بابولا گپتا ولد پربھو گپتا شامل ہیں۔

پیلی بھیت: پٹری دو حصوں میں ٹوٹی، ٹرینوں کا آمد و رفت متاثر

پیلی بھیت: یکم دسمبر (یواین آئی) پیلی بھیت ریلوے سیکشن پورن پور میلانی براسگیز ریلوے روٹ پر اتوار کی صبح ساڑھے چھ بجے میلانی کی جانب سے ایک مال۔گاڑی پورن پور سے دودھیا کھرد اسٹیشن کے لئے روانہ ہوئی۔ضلع کے دودھیا کھرد ریلوے اسٹیشن کے پاس ریلوے لائن مشتبہ حالات میں ٹوٹ ہوئی پائی گئی۔دیہی باشندوں کہنا ہے کہ مال گاڑی کے گزرتے وقت دھرما پور گاؤں کے پاس تیز آواز کے بعد اچانک ریک پٹری دو حصوں میں تقسیم ہوگئی تھی۔دیہی باشندوں کی اطلاع پر دھرما پور کھرد اسٹیشن ماسٹر نے ٹوٹی ریل۔

شوہر نے بیوی کے خلاف درج کرائی ایف آئی آر

اعظم گڑھ: یکم دسمبر (پی این ایس) شوہر نے بردہ تھانے میں ایف آئی آر درج کرائی ہے۔الزام ہے کہ فون پر کسی سے بات کرتے ہوئے اسکی اہلیہ نے کہا کہ میرا شوہر چند دنوں کا مہمان ہے اور میں روزانہ ان کے کھانے میں تھوڑا تھوڑا زہر ڈالتی ہوں۔ وہ ابھی بیمار ہے اور اپنی دوائی لینے گیا ہے۔ اس کے مرنے کے بعد اس کی ساری جائیداد ہماری ہوجائے گی۔ پھر میں سب کچھ بیچ کر چلی جاؤں گی۔ بردہ تھانہ علاقہ کے بھینسکور گاؤں کے رہنے والے ستیندر رائے کے والد کا بچپن میں ہی انتقال ہوگیا تھا۔اسی دوران والدہ کا بھی تقریباً 12 سال قبل انتقال ہوگیا تھا۔ستیندر رائے کی پرورش ان کے رشتہ داروں نے کی۔ وہ کچھ دن پڑھائی کے بعد چھوڑ دیا۔اس کے بعد اس نے پانچ بیگھہ زمین کھیتی باڑی کر کے اپنا گزارہ شروع کر دیا۔ کچھ لوگوں کی سازش سے اس کی شادی 26 فروری 2024 کو تہبر پور کے ایک گاؤں میں ہوئی۔شادی کے بعد جب اس کی بیوی گھر آئی تو وہ اسے مارتی پیٹتی تھی۔شوہر کا الزام ہے کہ اس کی بیوی گھنٹوں کسی اور سے بات کرتی تھی۔ پوچھنے پر وہ کوئی جواب نہیں دیتی تھی۔ الزام ہے کہ اس کی بیوی اسے کھانے میں کچھ ملا کر کھلاتی تھی۔ کھانا کھانے کے کچھ دیر بعد ستیندر کے گلے اور پیٹ میں درد ہونے لگا اور اس کی آواز بھی بیٹھ ہوگئی۔جس کی وجہ سے اس نے ڈاکٹر سے اپنا علاج کروانا شروع کر دیا۔ الزام ہے کہ اس کی بیوی الماری میں شیشی رکھ رہی تھی جسے اس نے دیکھا۔ الزام ہے کہ اس کی بیوی ماں کے تمام زیورات لے گئی۔ اس نے پولیس اسٹیشن میں اس کی شکایت کی تو کسی نے اس کی بات نہیں سنی۔ اس سے مایوس ہو کر اس نے عدالت سے رجوع کیا۔عدالت کے حکم پر تھانہ بردہ میں ایف آئی آر درج کر لی گئی۔

حصول اراضی: کسانوں کا احتجاج، پولیس کے سامنے لاٹھی چارج

کشی نگر: یکم دسمبر (پی این ایس) کسانوں نے کشی نگر کی ڈھاڈھا شوگر مل کو ڈسٹلری لگانے کے لیے زمین حاصل کرنے سے روک دیا تھا۔ برسوں سے کسانوں کی مخالفت کی وجہ سے زمین حاصل نہیں ہو سکی۔ اس لیے اتوار کی صبح کئی تھانوں کی پولیس زمین حاصل کرنے کے لیے پہنچی، جہاں انھیں کسانوں کی جانب سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔اس دوران پولیس اور کسانوں کے درمیان کافی ہاتھا پائی بھی ہوئی۔ موقع پر افراتفری کا ماحول بن گیا۔ پرامن ماحول برقرار رکھنے کے لیے پولیس نے درجنوں کسانوں کو حراست میں لے لیا ہے۔ جائے وقوعہ پر کشیدہ صورتحال ہے۔

کانپور میں تیزی سے بڑھ رہی ہیں رئیل اسٹیٹ کی قیمتیں

لکھنؤ: یکم دسمبر (پی این ایس) ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کے ہاؤس پرائس انڈیکس کے مطابق، تیسری سہ ماہی میں کانپور میں جائیداد کی قیمتوں میں دو فیصد کی کمی آئی ہے۔ جبکہ بنگلور میں اس میں آٹھ فیصد اضافہ ہوا ہے۔اس کے ساتھ ہی لکھنؤ سمیت تین شہروں میں اسی مدت کے دوران جائیداد کی قیمتوں میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔تاہم، کانپور اور لکھنؤ میں پراپرٹی کی قیمتوں میں گزشتہ دو سہ ماہیوں میں 4.3 اور 3.5 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ آر بی آئی دس بڑے شہروں ممبئی، دہلی، چنئی، کولکتہ، بنگلورو، لکھنؤ، احمد آباد، جے پور، کانپور اور کوچی کے لیے سہ ماہی ہاؤس پرائس انڈیکس (HPI) تیار کرتا ہے۔ان اشاریوں کی بنیاد پر گھر کی قیمت کا اوسط عشاریہ تیار کیا جاتا ہے۔ یہ عشاریے ریاستی حکومتوں کے رجسٹریشن حکام سے لیے گئے جائیداد کی قیمت کے لین دین کے سرکاری اعداد و شمار پر مبنی ہیں۔اس مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں HPI میں 4.3 فیصد کا اضافہ ہوا، جبکہ پچھلی سہ ماہی میں 3.3 فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا تھا۔ایک سال پہلے 3.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اگر ہم مکان کی قیمت کے عشاریہ کو دیکھیں تو ہر شہر میں اس میں بہت فرق ہے۔ پراپرٹی کی قیمتوں میں سب سے زیادہ 8.8 فیصد اضافہ بنگلور میں ہوا ہے۔ جبکہ کانپور میں دو فیصد کی کمی آئی ہے۔ اسی وقت، احمد آباد، لکھنؤ، کولکتہ اور چنئی میں مکانات کی قیمتوں میں 0.1 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اپریل اور جون کے درمیان پہلی سہ ماہی میں کانپور میں جائیداد کی قیمتیں لکھنؤ کے مقابلے میں تقریباً سات گنا زیادہ بڑھ گئیں۔کولکتہ پہلے نمبر پر تھا اور بنگلورو دوسرے نمبر پر تھا۔اس بار بنگلور نے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

آر ڈی ایس او میں انوریل نمائش اور کانفرنس اختتام پذیر

لکھنؤ: یکم دسمبر ۔آر ڈی ایس او کیمپس لکھنؤ میں تک منعقد ہونے والی چھٹی انوریل اور بین الاقوامی کانفرنس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔ اس باوقار تقریب کا انعقاد ریلوے سیکٹر کے مختلف اسٹیک ہولڈر کو ایک غیر جانبدار پلیٹ فارم فراہم کرنے کے مقصد سے کیا گیا تھا، جہاں کاروباری نیٹ ورکنگ، تکنیکی ترقی اور ہندوستانی ریلوے کے لیے وینڈر بیس کی توسیع پر زور دیا گیا تھا۔اس پروگرام کا افتتاح 28 نومبر 2024 کو شری ادے بورونکر، ڈائریکٹر جنرل، آر ڈی ایس او نے کیا۔ ڈائریکٹر جنرل/RDSO نے 50 سے زیادہ کمپنی کے اسٹالز کا دورہ کیا اور ان جدید ترین ٹیکنالوجیز کا مشاہدہ کیا جنہیں ہندوستانی ریلوے میں اپنایا جاسکتا ہے۔ اس نمائش میں 100 سے زائد ریلوے اور صنعت کے نمائندوں نے شرکت کی اور ریلوے ٹیکنالوجیز میں ہونے والی ترقی کا تجربہ کیا۔ اس تقریب میں بڑی تعداد میں تاجروں، دکانداروں اور عام لوگوں نے شرکت کی جو کاروباری مواقع اور تکنیکی تعاون کے امکانات تلاش کر رہے تھے۔ سافٹ ویئر اور سینسر کی بنیاد پر کنڈیشن مانیٹرنگ اور پیشن گوئی کی دیکھ بھال اور تکنیکی ترقی اور رولنگ اسٹاک میں اختراعات جیسے موضوعات پر متعدد لیکچرز اور مباحثے منعقد ہوئے۔ اختتامی دن، 30 نومبر 2024 کو، اہم معززین، جیسے کہ شری سنجے کمار پنچج/PUAM) اور MEAM) اور شری ادے بورونکر، ڈائریکٹر جنرل/RDSO، نے نمائش کا دورہ کیا۔ انہوں نے صنعت کے نمائندوں کے ساتھ بات چیت کی اور تعاون کے نئے مواقع تلاش کئے۔تقریب میں طلباء، خاندانوں اور پیشہ ور افراد کی بڑی تعداد میں شرکت دیکھنے میں آئی، جس نے اس کی کامیابی میں مزید اضافہ کیا۔ ڈائریکٹر جنرل/RDSO، شری ادے بورونکر نے پروگرام کے نتائج پر اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ اس نے ریلوے کے شعبے میں اختراعات، صنعت کی شرکت اور کاروباری ترقی کی حوصلہ افزائی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔